

قرآن اور احادیث مبارکہ اور مستند اور معتبر حوالوں سے مزین کتاب

تحقیق فی الایضال فی مسائل ایضال اثواب

صاحبزادہ ابوقاسم پیر محمد اسحاق الوری میو

مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ کے فیصل آباد

قرآن اور احادیث مبارکہ اور مستند اور معتبر حوالوں سے مزین کتاب

تفہیم القرآن

فصل

ایضالِ ثواب

از:

صاحبزادہ ابو وقاص پیر محمد اسحاق الوری میو

مہتمم جامعہ غوثیہ مجددیہ دکن الاسلام، گلبرگ بستیانہ روڈ۔ فیصل آباد



مکتبہ نوریہ رضویہ، گلبرگ کے فیصل آباد

گلبرگ کے فیصل آباد فون: 041-2626046

﴿جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں﴾

تتحقیق لاجواب فی مسئلہ ایصال ثواب	_____	نام کتاب
صاحبزادہ ابوقاسم پیر محمد اسحاق الوری میو	_____	مؤلف
سید حمایت رسول قادری	_____	ترجمین و اہتمام
208	_____	صفحات
بار اول جون 2007ء	_____	اشاعت
1100	_____	تعداد
غلام محمد یسین خاں	_____	کمپوزنگ
اشتیاق اے مشتاق پرنٹرز لاہور	_____	مطبع
مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد	_____	ناشر
150 روپے	_____	قیمت

ملنے کے پتے

نوریہ رضویہ پبلی کیشنز

11 گنج بخش روڈ لاہور فون 7313885

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے، فیصل آباد۔ فون: 041-2626046

انتساب

فقیر اپنی اس حقیر کاوش کو محبی مستشعی زبدۃ العارفین قدوة السالکین
 پیر طریقت رہبر شریعت الشاہ محمد رکن الدین الوری مجددی
 نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے نام منسوب کرنے کی سعادت
 حاصل کرتا ہے۔ جن کے فیضان کرم نے کتنے بے مایہ قطروں
 کو سمندر کی وسیع وسعت دی اور جن کی ایک ادنیٰ نگاہ التفات
 نے بے شمار ذروں کو گوہر انمول بنا دیا اور ان کی عظیم یادگار
 جامعہ مجددیہ رکن الاسلام، حیدرآباد شریف اور
 صاحبزادہ والا شان مفکر اسلام مدبر قرآن ڈاکٹر ابو الخیر
 محمد زبیر الازہری الوری ایم این اے کی خدمت میں
 جو عصر حاضر میں مسلمانان عالم کے لئے علم و فضل
 اور رشد و ہدایت کا مینارہ ہیں۔

ابو وقاص محمد اسحاق الوری میو

الاحدء

دادا جی حضور ولی کامل صوفی باصفا متبع سنت رسول
 حضرت علامہ مولانا سمیر خاں الوری رحمۃ اللہ علیہ
 جن کی دعاؤں سے اور محنت و شفقت سے قبلہ والد گرامی
 کو علم دین حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔
 دادا جی حضور کو اللہ تعالیٰ اپنے جوار رحمت میں
 جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

محمد وقاص الوری

غلام محی الدین الوری

تقریظ

مناظرِ اسلام محققِ دوراں فاضلِ اجل مجاہدِ اہلسنت مصنفِ تصانیفِ کثیرہ
حضرت علامہ مولانا محمد کاشفِ اقبال خاں مدنی رضوی

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم۔ اما بعد
اہل اسلام اپنے فوت شدگان کو قبر میں راحت و سکون پہنچانے کے لئے
مختلف طریقوں سے ایصالِ ثواب کرتے ہیں یہ بصورتِ قرآن خوانی ہو یا
بصورتِ صدقہ و خیرات یا ان کے اجتماعِ ختم شریف سے ہو اور اسی پر قدیم اہل
اسلام کا عمل رہا ہے۔

قرآن و حدیث سے بھی یہی ثابت ہے۔ مگر انگریز منحوس کے برصغیر میں
قدم لگنے کے بعد اس کی پشت پناہی سے ایک ایسا گروہ معرضِ وجود میں آیا جس کا
مقصد ہی اہل اسلام میں فتنہ و فساد برپا کرنا ہے۔ اہل اسلام کے تمام معمولات
کے خلاف طوفانِ بدتمیزی برپا کرنا ان لوگوں کا وطیرہ ہے۔

کسی مسلمان کی فوتیگی اہل اسلام کی اجتماعیت کا موقع ہوتا ہے مگر اس
موقع پر بھی یہ فتنہ پرور اہل اسلام پر فتویٰ بازی سے باز نہیں آتے کہ یہ جی ختم
شریف بدعت ہے ناجائز ہے ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

اور عوام الناس ان لوگوں کے فتنہ پرور فتوؤں سے پریشان ہو جاتے
ہیں۔ جلیل القدر علماء اہلسنت نے مسئلہ ایصالِ ثواب پر دقیق اور تفصیلی کام کیا ہے
مگر ضرورت اس امر کی تھی کہ عام فہم انداز میں ختم شریف کے تمام افعال کو دلائل
شرعیہ سے ثابت کیا جائے تاکہ ہر خاص و عام اس سے استفادہ کر سکے۔

بھرتشا! ہمارے فاضل برادرِ خطیب ذیشان حضرت علامہ مولانا محمد
اسحاق الوری صاحب نے دورِ حاضر کی اس اہم ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔ قرآن
و سنت اور عمل صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام اور مزید

اکابر وہابیہ اور اکابر دیوبندیہ سے اپنا موقف ثابت کر دیا ہے اور منکروں پر اتمام حجت کر دی ہے۔

مولانا موصوف ایک باذوق خطیب اور دور حاضر کے ایک محقق بھی ہیں ماشاء اللہ مولانا کے وسیع المطالعہ ہونے کی گواہی تو آپ بھی ان کی یہ کتاب پڑھ کر دیں گے۔ ہمیں ایسے حضرات کی اس زمانے میں زیادہ ضرورت ہے اس لئے اس وقت بد عقیدگی کے طوفان زوروں پر ہیں ہر باطل فرقہ اپنے آپ کو حق پر ثابت کرنے کے لئے مختلف داؤ چکر استعمال کر رہا ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مولانا موصوف کی اس تصنیف لطیف تحقیق لا جواب فی مسئلہ ایصال ثواب کو عام کیا جائے محافل ایصال ثواب میں اس کو تقسیم کیا جائے جہاں ہمارے حضرات دیگر طریقوں سے صدقات و خیرات کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ ایسا لٹریچر بھی لوگوں میں تقسیم کیا جائے تاکہ اس کے مطالعہ سے حقانیت اہل سنت، قرآن و سنت سے ان کے سامنے واضح ہو سکے اور عوام الناس بد عقیدہ دیوبندی وہابی پروپیگنڈہ سے متاثر نہ ہوں۔ اگر مخالفین بھی بنظر انصاف اس کا مطالعہ کریں تو ان کو بھی ہدایت مل جائے گی۔

فاضل مؤلف مولانا محمد اسحاق الوری سے فقیر کو امید واثق ہے کہ وہ دیگر مسائل پر بھی اپنی تحقیق ضرور پیش فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

دعا ہے کہ مولا تعالیٰ اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ و جلیلہ سے مولانا موصوف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اسے خواص و عوام میں شرف قبولیت اور مؤلف مصدق و قارئین کرام کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

دعاؤں کا طالب

سرپرست محمد کاشف اقبال مدنی رضوی
انجمن فکر رضا پاکستان
۲۷۔ صفر المظفر ۱۴۲۷ھ ہجری

تقریظ

جامع معقول و منقول استاذ المناظرین شیخ القرآن علامہ نور احمد نظامی
خطیب و مہتمم جامعہ دارالعلوم نور القرآن منڈی روڈ الہ روڈ، جڑانوالہ ضلع فیصل آباد
بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں نے اس کتاب تحقیق لاجواب فی مسئلہ ایصال ثواب کو چیدہ چیدہ مقامات سے دیکھا ہے۔ ماشاء اللہ فاضل محقق صاحبزادہ ابو وقاص محمد الحق الوری
میو نے اس کتاب پر بڑی محنت کی ہے اور کتاب بڑی مدلل ہے۔ ہر مسئلہ باحوالہ
تحریر کیا ہے۔ حق کے متلاشی کے لئے کافی مواد جمع کیا ہے شک و شبہات کو رفع
کرنے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ مؤلف علامہ الوری صاحب کے علم و عمل میں برکت عطا

فرمائے۔

نور احمد نظامی روڈ الہ روڈ

تقریظ

مجاہد ملت سرمایہ اہلسنت پیر طریقت رہبر شریعت عالم باعمل

حضرت علامہ پیر محمد جمیل الوری میو

آستانہ عالیہ شاہ نقشبند، جمیل پارک، فیصل آباد

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ. أَمَّا بَعْدُ!

فَاعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ

صَلَاتِكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ: اے محبوب ﷺ! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم

انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ بے شک تمہاری دعا

ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

بندہ ناچیز نے کتاب ہذا کا مطالعہ کیا اور فاضل مؤلف پیر طریقت رہبر

شریعت ابو الوقاص حافظ و علامہ قاری محمد اسحاق صاحب الوری کی سعی عظیم کو بہت

مفید اور با تحقیق پایا جس سے ہر خاص و عام کو کافی معلومات اور کافی حوالہ جات

کی روشنی میں اس موضوع پر سیر حاصل بحث سے مستفید کرنے کا کام سرانجام دیا

گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے محبوب کا صدقہ مؤلف کی اس محنت اور کوشش کو

اپنی پاک بارگاہ میں قبول فرمائے۔

دعا گو! محمد جمیل محمودی الوری میو

گلی نمبر 11، آستانہ عالیہ شاہ نقشبند جمیل پارک فیصل آباد

تقدیم

مناظرِ اسلام فاتح و ہابیت و دیوبندیت و شیعیت و موودیت محققِ دوراں

حضرت علامہ محمد کاشف اقبال خاں مدنی رضوی

سرپرست اعلیٰ انجمن فکرِ رضا پاکستان، شاہوٹ ضلع ننکانہ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم O اما بعد!

جب ہمارا کوئی مسلمان بھائی اس دنیا سے انتقال کر جاتا ہے تو ہم اس کی بخشش کے لئے مختلف طریقوں سے اس کو ثواب پہنچاتے ہیں کبھی قرآن مجید کی تلاوت سے کبھی صدقہ و خیرات سے اور کبھی دعائے مغفرت سے اور کبھی ان سب چیزوں کو اکٹھا مسلمان کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔ عرف میں اس کو ختم شریف کہتے ہیں یہ تمام امور مستحب ہیں اور جمیع اہل اسلام کا ایصالِ ثواب پر اتفاق ہے۔ مذاہبِ اربعہ کے اکابر اس کی تصریح بھی کر چکے ہیں اور پھر ان کی تصریح کو قبولیت کا درجہ حاصل ہے۔ مگر ستیاناس ہو تعصب و عناد کا کہ بعض بد عقیدہ دیوبندی و ہابی ان مبارک امور کو بدعت قرار دیتے ہیں۔ علماء اہلسنت نے ان بد عقیدہ لوگوں کی تردید میں کافی حد تک تحریری تقریری کام کیا ہے۔

برادر گرامی! خطیبِ ذیشان حضرت مولانا محمد اسحاق الوری صاحب نے اسی موضوع پر زیر نظر کتاب ”تحقیق لاجواب فی مسئلہ ایصالِ ثواب“ لکھ کر عامۃ الناس کے لئے ان امور مستحسنہ کے دلائل قرآن و سنت اور اسلاف سے ذیکر احسانِ عظیم فرمایا ہے۔ مولانا نے حوالہ جات میں نہایت احتیاط برتی ہے۔ ان کے حوالہ جات درست اور ان کی بر محل تحریر مستزاد ہے اور پھر آخر میں مسئلہ بدعت

پر مختصر مگر جامع مقالہ تحریر کیا ہے۔ ان تمام امور میں مولانا نے قرآن و سنت کے دلائل کے ساتھ وہابیہ دیوبندیہ کے اکابر سے بھی اپنا موقف ثابت کیا ہے۔ اگر کوئی معاند تعصب کی عینک اتار کر انصاف سے اس کتاب کو پڑھے گا تو یہ اس کے لئے بھی راہ ہدایت کا سبب بنے گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسا لٹریچر عام کیا جائے تاکہ بد عقیدگی کے طوفان بد تمیزی کا تدارک ہو سکے۔

مولا تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ و جلیلہ سے مولف کی اس کتاب اور کاوش اور کتاب کے قارئین کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی غفرلہ

سرپرست انجمن فکرِ رضا پاکستان شاہوٹ ضلع ننکانہ

۲۷- صفر المظفر ۱۴۲۷ھ ہجری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تمام حمد و ثناء کے لائق وہ ذات برحق ہے جس کی رحمت کا کوئی ٹھکان

نہیں اور جس کا فرمان عام ہے۔

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِیْعًا

مجھے بہت علاقوں میں جانے کا اتفاق ہوا اور ایصالِ ثواب پر تقریریں

ہوئیں تو کثرت سے مسئلہ ایصالِ ثواب پر سوالات ہوئے تو احباب نے حکم فرمایا

بالخصوص مناظر اسلام شیخ القرآن علامہ نور احمد صاحب نظامی مناظر اسلام علامہ محمد

کاشف اقبال مدنی شاہوٹ اور قاری مظہر حسین اختر الباروی نعیمی، قاری نور

الدین سیالوی اور قاری رائے شہادت علی خاں کھرل اور دیگر احباب نے فرمایا کہ

ایصالِ ثواب پر کچھ نہ کچھ لکھنا چاہیے مگر میں اپنی کم علمی کی وجہ سے خائف رہا تو

اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم کا صدقہ معاونین عطا فرمائے جن کی مدد سے میں انشاء

اللہ تحریر کے میدان میں اتر آیا حقیقت تو یہ ہے کہ معاونین حضرات نے مواد دیا

میں نے صرف ترتیب دے دی ورنہ یہ کتاب بھی ان حضرات کی طرف سے ہدیہ

قارئین ہے باقی میں قارئین کی خدمت میں عرض کروں گا کہ میں ایک انسان

ہوں اور الانسان مرکب من الخطاء والنسیان اگر کسی مقام پر کوئی غلطی ملاحظہ

فرمائیں تو دامن کرم سے اسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ فرمائیں بلکہ بندہ ناچیز

کو مطلع فرما کر شکر یہ کا موقع دیں اور اگر اس میں کوئی بھلائی ہو تو وہ خدا کی طرف

سے ہے تو اس بھلائی کی وجہ سے میرے حق میں دعا فرمائیں۔ کہ خدا مجھے ہدایت

اور ثابت قدمی عطا فرمائے اور خدائے لم یذل عزوجل سے دعا گو ہوں کہ وہ

احباب جنہوں نے میری رہبری اور معاونت فرمائی خدا ان کو اجر عظیم عطا فرمائے

اور خدائے بزرگ و برتر اس حقیر سی سعی کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر

ہمارے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

فہرست

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
35	صدقہ نورانی طبق میں رکھ کر میت کو پیش کیا جاتا ہے	22	مومن قبروں سے گناہوں سے پاک ہو کر نکلیں گے
36	صدقہ کی برکت سے قبر کی آگ بجھ جاتی ہے	23	ختم شریف میں تین چیزیں ہیں
36	ایصال ثواب کا نفع صرف اہل ایمان کو ملتا ہے	27	عرش اٹھانے والے ملائکہ کی دعا مومنوں کے حق میں
37	ایصال ثواب صرف مسلمانوں کے لئے ہے	28	حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا
38	قبر کی پہلی رات کو صدقہ خیرات کر کے مردے پر رحم کرو	28	حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت مائی حوا کی دعا
39	میت کی طرف سے سات دن صدقہ کرنا	29	حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا
39	سات دن صدقہ	29	حضرت نوح علیہ السلام کی دعا
40	نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی	29	حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ساتھیوں کی دعا
40	سات دن صدقہ	30	متقی اور پرہیزگاروں کی دعا
40	صدقے کا ثواب 70000 فرشتے بمعہ سیدنا جبریل علیہ السلام لے کر جاتے ہیں	30	سرکارِ دو عالم ﷺ کی دائمی دعا
41	سات دن تک صدقہ میت کی طرف سے کیا جائے	30	دعا سے منہ موڑنے والے لئے جہنمی ہیں
		31	صدقہ، قرآن کی تلاوت، دعا خیر
		31	میت کیلئے صدقہ تلاوت قرآن، دعائے خیر کا حکم
		32	صدقہ کا ایصال ثواب
		32	ماں کی طرف سے باغ صدقہ کر دیا
		32	ماں کی طرف سے کنواں صدقہ کر دیا
		33	منکرین کے لئے لحوہ فکریہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
51	ختم قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے	41	جمعرات کو ارواحِ مومنین اپنے گھروں کو آتی ہیں
52	کلمہ شریف کا ایصال ثواب کرنا	42	امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جمعرات کو روحیں آتی ہیں
52	اول کلمہ 70000 مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا اور مغفرت کا وعدہ	42	اکابر و ہابیہ کی تائید
53	امام ربانی مجدد الف ثانی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور اور	43	صاحب فتاویٰ نسفیہ کا عقیدہ
	70000 مرتبہ کلمہ شریف	43	شب جمعہ روحیں گھروں کو آتی ہیں
53	حضرت سید مخدوم جہانیاں <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور	44	حضرت ابن عباس <small>رضی اللہ عنہ</small> کی گواہی
	ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف	45	تلاوت قرآن پاک اور دیگر اذکار کا ایصال ثواب
53	زمانہ نبوی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> میں کلمہ شریف لاکھ بار پڑھ کر بخشا جاتا ہے	45	قبر پر تسبیحات و تکبیرات پڑھنے سے قبر کشادہ ہوگی
55	علامہ محمد جعفر قریشی حنفی اور ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف	46	سورۃ اخلاص کا ایصال ثواب
55	مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی اور	46	جن کو ایصال ثواب کیا جائے وہ ثواب بھیجنے والوں کی شفاعت کریں گے
	ایک لاکھ یا پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ شریف	47	قبروں پر سبز شاخ کے ٹکڑے رکھنا
56	مولوی عبدالرشید گنگوہی دیوبندی اور پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ شریف	48	شرح نووی
56	مولوی قاسم دیوبندی اور کلمہ شریف کا ایصال ثواب مل کر پڑھنا	49	کھانے پر قرآن پڑھنا..... یعنی یہ الکرسی کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا
57	سوالا لاکھ مرتبہ کلمہ شریف اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند	49	انصار بھی قبر پر قرآن خوانی کرتے تھے اہل قبور قرآن خوانی کی آواز سنتے ہیں
57	قرآن خوانی اور احسن الفتاویٰ دیوبندی	50	سورۃ اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا
58	70000 مرتبہ کلمہ شریف اور امام یافعی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>	51	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
70	علامہ وحید الزمان اور ایصال ثواب	59	فوت شدہ کے لئے دعا خیر اور
73	ابن قیم اور ایصال ثواب		احادیث مبارکہ
73	صدقہ، قرآن، دعا، استغفار کا فائدہ	59	مغفرت کی دعا..... قرآن سے
	میت کو پہنچتا ہے	60	حاشیہ..... تفسیر بیضاوی اور دعا
75	صدقہ یا دعایا استغفار یا قرأت	60	قبر میں میت دعا کا انتظار کرتی ہے
	قرآن سے عذاب ختم	61	دعا کی برکت سے درجہ بلند
75	ابن قیم اور ایصال ثواب	61	نیکیاں پہاڑوں کی طرح قیامت
76	مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی اور		کے دن
	ایصال ثواب	62	دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا
76	مولوی محمد بن اسماعیل امیر یمانی		خاص فضل ہوتا ہے
	وہابی اور ایصال ثواب	62	دعا مومن کا ہتھیار ہے
78	قاضی شوکانی وہابی اور ایصال ثواب	63	دعا نہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے
80	علامہ ابن النخوی کی تحقیق ایصال	63	مسلمانوں کی اجتماعی دعا قبول ہوتی ہے
	ثواب پر	63	کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا اور دعا کرنا
82	بعد تحقیق فتویٰ	65	حلہ سامنے رکھ کر پڑھنا
82	مجدد وہابیہ نواب صدیق حسن	66	فروٹ سامنے رکھ کر دعا کرنا
	بھوپالی وہابی اور ایصال ثواب	66	صدقہ سامنے آنے پر دعا کرنا
82	امت مصطفیٰ گناہوں سے پاک ہو	67	مومن کی قبر پر کرانا کا تبین قیامت
	کر قبروں سے نکلے گی بوجہ زندہ		تک ملازمت کرتے ہیں
	مسلمانوں کی استغفار کے	68	نبی کریم ﷺ نے خود اپنے بیٹے
83	قبر پر قرآن خوانی صحابہ کرام کا		سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا تیج (قل
	طریقہ ہے		شریف) کا ختم دیا
83	گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر	70	شرح برزخ مصنف ابوسعید خنسی
	ایصال ثواب کرنا	70	اکابر وہابیہ کی ایصال ثواب کی تصدیق

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
90	بھنے ہوئے چنوں اور گڑ کی نیاز در بار مصطفیٰ ﷺ میں	83	مولانا محی الدین وہابی اور ایصال ثواب
90	شاہ عبدالرحیم اور ایصال ثواب	84	اہلحدیث کا مذہب صحیح یہ ہے
91	ختم کا حلوہ مشکل کشا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی	84	فاتحہ و ختم پڑھ کر کھانا تقسیم کرنا
92	مولوی عبدالحی دیوبندی اور ایصال ثواب	85	وہابیوں کا ختم شریف اور نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی
92	مولوی اشرف تھانوی دیوبندی اور ایصال ثواب	85	دیگر ختم قادریہ ختم برائے میت
93	ثواب نہ پہنچانے کی وجہ سے قبر میں اندھیرا..... دیوبندی مولوی	85	ختم برائے میت
94	ثواب پہنچانے کا طریقہ اور مولوی دیوبندی	86	شیرینی پر ختم خواجگان پڑھنا
95	دودھ جلیبی کا ایصال ثواب اور دیوبندی عورت	86	دیوبندیوں اور وہابیوں دونوں کا امام، مولوی اسماعیل دہلوی عقیدہ ایصال ثواب جائز ہے
95	مردے کو صدقات کا ثواب ملتا ہے	87	مولوی اسماعیل دہلوی مزید لکھتے ہیں
95	خودکشی کرنے والے کو ایصال ثواب جائز ہے	87	اکابر علماء دیوبندی کی ایصال ثواب کی تصدیق
96	قبر پر شیرینی لے جا کر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا جائز ہے	87	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> اور ایصال ثواب
96	اصحاب کہف کو خاص طریقہ اور خاص کھانوں پر ایصال ثواب کرے مشکل حل..... شاہ عبدالعزیز دہلوی	87	شاہ عبدالعزیز اور ایصال ثواب
97	شاہ ولی اللہ <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا تیجہ..... شاہ عبدالعزیز دہلوی	88	فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور ایصال ثواب
		88	زبان سے ایصال ثواب کرنا
		89	جنازہ کے بعد ایصال ثواب جائز ہے
		89	ختم خواجگان مشکل کشا ہے..... شاہ ولی اللہ دہلوی
		90	اہلبیت کو ایصال ثواب اور شاہ ولی اللہ دہلوی

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
104	عرس مبارک کرنا جائز ہے	97	ایصال ثواب کے گذشتہ مضمون کی یادداشت
105	عرس مبارک کرنا بھی ایصال ثواب ہی ہے	98	گیارہویں شریف
106	سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ کرام نے سر کاٹنے کا عرس مبارک کیا	98	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور
109	سر کاٹنے اور خلفاء راشدین ہر سال شہداء کی قبروں پر جاتے تھے	99	گیارہویں شریف
109	عرس مبارک اور شاہ عبدالعزیز دہلوی	99	شیخ محقق غیر مقلدین کی نظر میں
110	حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ، حضرت مولا علی رضی اللہ عنہم حضرت نصیر الدین چراغ بریلوی کا عرس ہوتا ہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی جس نیک عمل پر چار پشتوں کا عمل ہو وہ عمل کامل ہو جاتا ہے، شاہ عبدالعزیز دہلوی	99 مولوی محمد ابراہیم میرسیالکوٹی
100	100	99	مولوی مسعود عالم ندوی غیر مقلد
100	100	99	شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
100	100	100	جہانگیر اور گیارہویں شریف
100	100	100	شاہ عبدالعزیز دہلوی..... غیر مقلدین اور دیوبندیوں کی نظر میں
100	100	100	نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں
100	100	100	مولوی محمد ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں
100	100	100	مولوی سرفراز خاں گلکھروی دیوبندی گوجرانوالہ لکھتے ہیں
111	101	101	مولوی ثناء اللہ امرتسری
112	101	101	گیارہویں شریف جائز ہے۔
114	102	102	مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی
114	102	102	گیارہویں شریف جائز ہے ایصال ثواب کی نیت سے..... مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد
115	103	103	گیارہویں شریف حقیقت میں آقا ﷺ کا جہلم شریف ہے
115	103	103	مولوی اسماعیل دہلوی اور عرس مبارک کا ثبوت

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
123	ایصال ثواب کا ہر طریقہ جائز ہے حاجی امداد اللہ مہاجر کی	116	عرس مبارک جائز ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر کی <small>رحمۃ اللہ علیہ</small>
124	چیلنج	117	شاہ عبدالرحیم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> کا عرس مبارک کا واقعہ
124	نماز عیدین کے بعد دعا ثابت نہیں مگر جائز ہے	117	عرس غوث اعظم <small>رحمۃ اللہ علیہ</small> میں صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی شرکت
125	بعض اہم باتوں کی وضاحت	118	حضرت ہود <small>علیہ السلام</small> کا عرس مبارک ہوتا ہے
125	حلوہ ہی کا اہتمام..... کیونکہ سرکار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کو پسند ہے	119	دن مقرر کرنا
126	پراٹھیا پوری گھی کی تیار کی ہوئی سرکار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کو پسند ہے	120	مقرر دنوں میں روزہ رکھنا
126	کوٹڈا کرنا جائز ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی	120	سرکار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے
127	کوٹڈوں کی ایجاد شیعوں کی نہیں ہے اعتراض	120	تیر ہویں، چود ہویں، پندر ہویں کو روزے رکھنا
128	حضرت امیر معاویہ کی تاریخ وفات اقوال کی تفصیل	121	دن مقرر کر کے نیاز پکانا
128	تعزیت کا حکم	121	شاہ عبدالعزیز دہلوی..... دن مقرر کرنا جائز ہے
129	سرکار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> نے فرمایا	122	کوٹڈوں کا ختم اصل ایصال ثواب ہی ہے
129	عزت کا جوڑا		جس بات کی ممانعت نہ آئی ہو وہ جائز ہے..... وہابی
130	عمدۃ القاری شرح بخاری	122	عورت کا دودھ پینا جائز ہے
130	میت کے اہل خانہ کیلئے کھانا تیار کرنا	123	جس کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے
131	جس کا بچہ فوت ہو جائے		
131	سرکار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کا تعزیت فرمانا	123	

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
140	قاضی شوکانی وہابی کا عقیدہ	132	مجلس میں احباب کو کہنا کہ دعا کرو..... دوسرے یا تیسرے دن میت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا
141	امام الوہابیہ ابن تیمیہ وہابی کا عقیدہ	132	سرکار کو تین بار دعا مانگنا پسند تھا
141	مجدد وہابیہ، نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی کا عقیدہ	133	وَمَا أَهْلَ بِهِ لِضَيْرِ اللَّهِ
141	شاہ عبدالقادر وہابی کا عقیدہ	134	سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فیصلہ
142	شبیر احمد عثمانی دیوبندی کا عقیدہ	134	امام عبدالرحمن بیضاوی رضی اللہ عنہ کا فیصلہ
142	مولوی وحید الزمان غیر مقلد وہابی کا عقیدہ	135	حضرت ربیع بن انس اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا عقیدہ
142	علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ	135	علامہ آلوسی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
144	شاہ ولی اللہ دہلوی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ	135	عمدۃ المفسرین امام علی بن محمد خازن کا عقیدہ
144	مجدد وہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی کی تصدیق	135	امام نسفی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
145	جانوروں پر غیر اللہ کا نام اور جانور حلال ہیں	136	امام سلیمان بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
145	قربانی امت کی طرف سے یعنی قربانی مینڈھا	137	امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
146	رسول اللہ ﷺ کیلئے بکری ذبح کرنا	137	حافظ عماد الدین ابن کثیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
146	مہمان کیلئے جانور ذبح کرنا دوزخ سے آزادی	138	حضرت ملا جیون صاحب نورالانوار کا عقیدہ
147	عقیقہ کا بکرایا بکری	139	حضرت غلاما ساعیل حقی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ
148	مجموعۃ الفتاویٰ..... مولوی عبدالحی	139	شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا عقیدہ
149	اعتراض	140	وہابیوں اور دیوبندیوں کے اکابرین کی تصدیق
149	صدقہ نافلہ	140	مولوی محمد امین احسن اصلاحی
149	صدقہ نافلہ حدیث میں		دیوبندی کا عقیدہ

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
166	وحید الزمان وہابی کی گواہی	150	صدقہ نافلہ تمام لوگ کھا سکتے ہیں
166	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا بدعت	151	قاضی زاہدالحی دیوبندی
	حسنہ ایجاد کرنا	152	اکابر وہابیہ اور دیوبندیوں کی
167	وحید الزمان وہابی کی گواہی		تصدیق۔ امداد الفتاویٰ اشرف
168	قرآنی اعراب بھی بدعت حسنہ ہیں		تھانوی دیوبندی
168	حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا	152	امداد الفتاویٰ اشرف تھانوی دیوبندی
	بدعت حسنہ ایجاد کرنا	153	فتاویٰ رحیمیہ۔ مفتی عبدالرحیم دیوبندی
168	مساجد کے محراب بدعت ہیں۔	153	فتاویٰ عزیزی۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی
	وہابیوں کی گواہی	153	فتاویٰ ستاریہ۔ مولوی عبدالستار وہابی
170	بدعت کی قسمیں، دیوبندیوں اور	154	فتاویٰ نذریہ۔ مولوی نذیر حسین وہابی
	وہابیوں کے گھر کی گواہی۔	155	ذکر واذکار بھی صدقہ ہے
173	بدعت دو قسم کی ہے	156	خود کھانا بیوی بچوں کو کھلانا بھی
174	مولوی عبدالرحمن مبارکپوری وہابی		صدقہ ہے
176	بدعت حسنہ سنت ہے، مولوی	158	بدعت کا فیصلہ کن بیان
	عبداللہ روپڑی وہابی	159	امام الوہابیہ ابن قیم کی گواہی
177	ہر محدث کام بدعت نہیں ہوتا۔	159	بدعت اور قرآن
	مولوی عبداللہ روپڑی وہابی	159	بدعت کے لغوی معنی نئی چیز
179	بدعت کی قسمیں، قاضی شوکانی وہابی	160	آسمان وزمین کو ایجاد کیا
180	مولوی نواب قطب الدین دہلوی دیوبندی	161	بدعت اور احادیث مبارکہ
182	عیدین کے بعد دعا ثابت نہیں مگر		بدعت حسنہ کی بنیاد سر کا علیہ السلام نے
	جائز ہے		خود ڈالی
182	سوالا کھ مرتبہ آیت کریمہ پڑھنا ثابت	161	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بدعت
	نہیں مگر جائز ہے	163	حسنہ ایجاد کرنا
183	سر کا علیہ السلام کے زمانے کے بعد کے افعال		سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بدعت
			حسنہ ایجاد کرنا

صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
195	ربوہ میں عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا گیا	183	بدعت کی تعریف، مولوی مودودی کے قلم سے
196	جشن عید میلاد النبی ﷺ پر بیٹھائی تقسیم پر اعتراض کا جواب۔	186	در باروں پر حاضری کے منکر صدر ضیاء الحق کی قبر پر
197	مولانا رشید احمد گنگوہی کی یاد میں تقریب	186	ختم بخاری قرون ثلثہ میں نہیں مگر جائز ہے
197	مولانا قاسم نانوتوی کی یاد میں جلسہ	187	معتبر اور مستند احباب کے فیصلے
197	جشن میلاد النبی ﷺ کی تقریب	188	امام ملا علی بنیہ کا فیصلہ
197	مولانا عثمانی کا دن منایا جائے گا	189	بدعت کی قسمیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ السلام
198	اشرف تھانوی کا بدعت کی تقسیم کرنا	190	سنت کے خلاف جو عمل ہو وہ بدعت ہے۔ (غزالی)
199	قرون اولیٰ کے برعکس بعض مروجہ امور جو سرکار ﷺ کے زمانہ میں نہ تھے	192	منکروں کا حق نواز جھنگوی کی قبر پر پھولوں کی چادریں چڑھانا
201	اعتراض	193	ایصال ثواب کے منکروں کا رسم قلم کرنا۔ مولوی مختار سیال کی رسم قلم، مولانا اعظم طارق نے بھی شرکت کی
203	دوسرا جواب	193	جشن عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس کے منکروں کا جلوس نکالنا
203	بدعت کی تعریف حدیث سے	194	دیوبندیوں کا جلوس نکالنا
204	ضروری وضاحت	195	دیوبندیوں کا جلوس نکالنا، سپاہ صحابہ چیچہ وطنی کے زیر اہتمام جلوس
		195	دیوبندیوں نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَهُ. وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ. وَلَا رِسَالَةَ
 بَعْدَهُ. وَلَا رَسُوْلَ بَعْدَهُ وَلَا كِتَابَ بَعْدَهُ. وَلَا اُمَّةَ بَعْدَهُ. وَلَا مِلَّةَ بَعْدَهُ.

اَمَّا بَعْدُ

فَاعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.
 (1) وَالَّذِیْنَ جَاءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاٰخِوَانِنَا الَّذِیْنَ
 سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمٰنِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ
 رءُوْفٌ الرَّحِیْمُ (پ 28 آیت 10، سورۃ حشر)

ترجمہ: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب ہمیں
 بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں
 ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ اے ہمارے رب بے شک تو ہی نہایت
 مہربان رحم والا ہے۔

(2) رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ
 (سورۃ ابراہیم، پ 13، آیت 41)

ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب
 مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

ان آیات بینات سے معلوم ہوا کہ پہلے گزرے ہوئے مسلمان بھائیوں
 کے لئے دعا کرنا یعنی مغفرت طلب کرنا حکم خالق کائنات ہے اور اس سے فوت
 شدہ مسلمان بھائیوں کو فائدہ ہوتا ہے جیسا کہ علماء فقہاء اور ائمہ اکرام محدثین
 حضرات اور آئمہ تفاسیر کا اجماع ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ ہے:

عن ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال! قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ. صَدَقَةٌ جَارِيَةٌ أَوْ عِلْمٌ يُنْضَعُ بِهِ. أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ يَدْعُو لَهُ ۝

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ انسان جب مر جاتا ہے تو اس کے عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نیک اولاد جو والدین کے لئے دعا خیر کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۴۱، سنن ابی داؤد ج ۲/۲۹۸۔ جامع الصغیر سیوطی ج ۱/۱۴۱، سنن دارقطنی ج ۳/۱۸۸۔ مؤطا امام مالک ج ۸۳/۸۳۔ مسند امام احمد بن حنبل ج ۲/۳۷۲۔ تفسیر ابن کثیر ج ۷/۴۴۰۔ سنن کبریٰ بیہقی ج ۶/۲۷۸)

ان احادیث مبارکہ سے بھی پتہ چلا کہ مرنے کے بعد انسان کے اعمال کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے لیکن تین عمل ایسے ہیں جو مرنے کے بعد بھی جاری رہتے ہیں اور ان پر میت کو ثواب ملتا رہتا ہے۔

پور زندوں کی دعا استغفار کی برکت سے اللہ تعالیٰ مردوں کو مزید برکتیں عطا کرتا ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ:-

مومن قبروں سے گناہوں سے پاک ہو کر نکلیں گے:

أُمَّتِي أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ تَدْخُلُ قُبُورِهَا بِذُنُوبِهَا وَتَخْرُجُ مِنْ قُبُورِهَا لَا ذُنُوبَ عَلَيْهَا لِمَحْضِ عَنْهَا بِاسْتِغْفَارِ الْمُؤْمِنِينَ لَهَا.

ترجمہ: میری امت امیر مہربانہ ہے جس پر بے پایاں رحم کیا گیا ہے کہ لوگ

اپنی قبروں میں اپنے گناہوں کے ساتھ داخل ہوں گے اور جب قبروں سے نکلیں گے تو ایک گناہ کا بوجھ بھی ان پر نہ ہوگا یہ اس وجہ سے کہ ان کے بعد دنیا میں زندہ مومنین ان کے لئے دعائے استغفار کرتے رہیں گے۔

(شرح الصدور ص ۱۲۸۔ امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ۔ قضیۃ المقدور ص ۷۶۔ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی۔ تفسیر مظہری۔ مسند الفردوس۔ طبرانی شریف) ختم شریف میں تین چیزیں ہیں:

(۱) صدقہ (۲) قرآن کی تلاوت (۳) دعائے خیر

اب ہم ان تینوں عملوں پر تفصیل کے ساتھ لکھیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ تسلی ہو جائے گی سب سے پہلے صدقے کا حکم ملاحظہ فرمائیں۔

اول: صدقہ اور قرآن:

(۱) هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْكَ وَمَا أُنزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ (پ ۱ آیت ۲ سورۃ بقرہ)

ترجمہ: ہدایت ہے ڈروالوں کو وہ جو بے دیکھے ایمان لائیں اور نماز قائم رکھیں اور ہماری دی روزی سے ہماری راہ میں اٹھائیں اور وہ کہ ایمان لائیں اس پر جو اے محبوب تمہاری طرف اترا اور جو تم سے پہلے اترا اور آخرت پر یقین رکھیں۔

(۲) وَأَنْفِقُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ ۝ وَأَحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ (پ ۲، آیت ۱۹۵، سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو اور بھلائی والے ہو جاؤ بے شک بھلائی والے اللہ کے محبوب ہیں۔

(۳) وَيَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُونَ قُلِ الْعَفْوَ. (بقرہ، آیت ۱۲۹ پ ۲)

ترجمہ: اور تم سے پوچھتے ہیں کیا خرچ کریں تم فرماؤ جو فاضل ہے۔

(۴) مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضِعَّهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً

وَاللَّهُ يَقْبِضُ وَيَبْسُطُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ (پ ۲، آیت ۲۴۵، سورۃ بقرہ)

ترجمہ: ہے کوئی جو اللہ کو قرضِ حسنہ دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے

اور اللہ تنگی اور کشائش کرتا ہے اور تمہیں اسی کی طرف پھر جانا چاہیے۔

(۵) يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا مِمَّا رَزَقْنَاكُمْ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَ يَوْمَ لَا بَيْعَ

فِيهِ وَلَا خُلَّةٌ وَلَا شَفَاعَةٌ. (پ ۳، آیت ۲۵۴، سورہ بقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو اللہ کی راہ میں ہمارے دیئے میں سے خرچ کرو وہ دن

آنے سے پہلے جس میں نہ خرید و فروخت ہے نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

شفاعت۔

(۶) إِنْ تَبَدُّوا الصَّدَقَاتِ فَبِعِمَّا هِيَ. وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُوتُوهَا الْفُقَرَاءَ

فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ ۝ (پ ۳، آیت ۲۷۱، سورۃ بقرہ)

ترجمہ: اگر خیرات اعلانیہ دو تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر چھپا کر فقیروں کو

دو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے۔

(۷) لَنْ نَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۝

(پ ۳، آیت ۹۲، سورۃ ال عمران)

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز نہ خرچ

کرو۔

(۸) إِنَّ الْمُسْدِقِينَ وَالْمُصَدِّقَاتِ وَالْفِرْضُ وَاللَّهُ قَرْضًا حَسَنًا يُضْعِفُ

لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ ۝ (پ ۲۷، سورہ حدید، آیت ۱۸)

ترجمہ: بے شک صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو اچھا قرض دیا اور ان کے دونے ہیں اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے۔

دوئم: تلاوت کلام پاک اور قرآن:

(۱) وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ۝

(پ ۹، آیت ۲۰۴، سورہ اعراف)

ترجمہ: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔

(۲) فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ۝

(پ ۱۴، سورہ النحل، آیت ۹۸)

ترجمہ: تو جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ مانگو شیطان مردود سے۔

(۳) وَلَقَدْ يَسْرُنَا الْقُرْآنَ لِذِكْرٍ فَهَلْ مِنْ مَّدْكِرٍ ۝

(پ ۲۷، سورہ القمر آیت ۳۲)

ترجمہ: اور بے شک ہم نے قرآن یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا ہے تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔

(۴) وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلاً ۝ (پ ۲۹، آیت ۴، سورہ منزل)

ترجمہ: اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

(۵) فَأَقْرَأْ وَأَمَّا تيسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط (پ ۲۹، آیت ۲۰، سورہ منزل)

ترجمہ: اب قرآن میں جتنا تم پر آسان ہوا اتنا پڑھو۔

(۶) الَّذِينَ اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ يَتْلُونَهُ حَقَّ تِلَاوَتِهِ ط أُولَئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ ط

وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخٰسِرُونَ ۝ (پ آیت ۱۲۱، سورۃ بقرۃ)

ترجمہ: جنہیں ہم نے کتاب دی ہے وہ جیسی چاہیں اس کی تلاوت کرتے ہیں وہی اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کے منکر ہوں تو وہی زیاں کار ہیں۔

(۷) اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِيًّا تَفْشَعِرُ مِنْهُ

جُلُوْدُ الدّٰيْنِ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۝ (پ ۲۳، آیت ۲۳، سورۃ زمر)

ترجمہ: اللہ نے سب سے عمدہ بات اتاری ہے یکساں کتاب بار بار پڑھی جانے والی جس (کے پڑھنے) سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں۔

(۸) وَنُنزِلُ مِنَ الْقُرْآنِ مَا هُوَ شِفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وَلَا يَذِيْدُ

الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ۝ (پ ۱۵، آیت ۸۲، سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ہم قرآن میں اتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور اس سے ظالموں کو نقصان ہی بڑھتا ہے۔

(۹) اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ۝ فَاِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ۝

(پ ۲۹، سورۃ القیمۃ، آیت ۱۸-۱۷)

ترجمہ: بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھنا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو۔

(۱۰) اِقْرٰ بِاِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ اِقْرٰ

وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمُ ۝

ترجمہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے جس نے قلم سے لکھنا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

(۱۱) كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: جیسا ہم نے تم میں بھیجا ایک رسول تم سے کہ تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور تمہیں پاک کرتا اور کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جس کا تمہیں علم نہ تھا۔

دعا اور قرآن:

(۱) وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ط أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيبُوا لِي وَلْيُؤْمِنُوا بِي لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُونَ ۝

(پ ۲، سورۃ بقرہ، آیت ۱۸۶)

ترجمہ: اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکاریں تو انہیں چاہیے میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں کہ کہیں راہ پائیں۔

(۲) عرش اٹھانے والے ملائکہ کی دعا مومنوں کے حق میں:

الَّذِينَ يَحْمِلُونَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهُ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ ۝
رَبَّنَا وَأَدْخِلْهُمْ جَنَّاتِ عَدْنٍ الَّتِي وَعَدْتَهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ ط وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهُ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْذُ الْعَظِيمُ ۝ (پ ۲۲، آیت ۸-۷، سورۃ المؤمن)

ترجمہ: وہ جو عرش اٹھانے والے ہیں اور جو اس کے گرد ہیں اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور اس پر ایمان لاتے اور مسلمانوں کی مغفرت مانگتے ہیں۔ اے رب ہمارے تیرے رحمت و علم میں ہر چیز کی سمائی ہے تو انہیں بخشدے جنہوں نے توبہ کی اور تیری راہ پر چلے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔ اے ہمارے رب اور انہیں داخل کر بسنے کے باغوں میں جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو جو نیک ہوں ان کے باپ دادا اور بیبیوں اور اولاد میں بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے تو اس دن گناہوں کی شامت سے بچائے تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے۔

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَالْوَالِدَيْنِ وَاللِّمُوْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

(پ ۱۳، آیت ۴۱، سورہ ابراہیم)

ترجمہ: اے ہمارے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو جس دن حساب قائم ہوگا۔

(۴) حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت مائی حوا کی دعا:

رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ

الْخٰسِرِيْنَ ۝ (پ ۸، آیت ۲۳، سورہ الاعراف)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

(۵) حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ قَدْ أَتَيْتَنِي مِنَ الْمَلِكِ وَعَلَّمْتَنِي مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ
فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِيَّ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا
وَالْحَقِّنِي بِالصَّالِحِينَ ۝ (پ ۱۳، آیت ۱۰۱، سورہ یوسف)

ترجمہ: اے میرے رب بیشک تو نے مجھے ایک سلطنت دی اور مجھے کچھ باتوں
کا انجام نکالنا سکھایا اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے تو میرا کام بنانے
والا ہے اور آخرت میں مجھے مسلمان اٹھا اور ان سے ملا جو تیرے قرب خاص
کے لائق ہیں۔

(۶) حضرت نوح علیہ السلام کی دعا:

رَبِّ غْفِرْ لِيْ وَالْوَٰلِدَيْ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ ط وَلَا تَذِدِ الظَّالِمِيْنَ الْاِتْبَارًا ۝ (پ ۲۹، سورہ نوح، آیت ۲۸)

ترجمہ: اے میرے رب مجھے بخش دے اور میرے ماں باپ کو اور ان سے جو
ایمان کے ساتھ میرے گھر میں ہے اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان
عورتوں کو اور کافروں کو نہ بڑھا مگر تباہی۔

(۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ساتھیوں کی دعا:

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ رَبَّنَا
لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِينَ كَفَرُوا وَاعْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝
(سورہ الممتحنہ، آیت ۴، ۵، پ ۲۸)

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم نے تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری طرف رجوع لائے
اور تیری ہی طرف پھرنا ہے۔ اے ہمارے رب ہمیں کافروں کی آزمائش میں نہ

ڈال اور ہمیں بخش دے اے ہمارے رب بے شک تو ہی عزت و حکمت والا ہے۔

(۸) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ ۝ رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ۝ (پ ۳، سورہ ال عمران، آیت ۹-۸)

ترجمہ: اے رب ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر بعد اس کے کہ تو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا کر بے شک تو ہے بڑا دینے والا۔ اے رب ہمارے تو سب لوگوں کو جمع کرنے والا ہے اس دن کے لئے جس میں کوئی شبہ نہیں بے شک اللہ کا وعدہ نہیں بدلتا۔

(۹) متقی اور پرہیزگاروں کی دعا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ (پ ۴، آیت ۱۴۷، سورہ ال عمران)

ترجمہ: اے رب ہمارے بخش دے ہمارے گناہ اور جو زیادتیاں ہم نے اپنے کام میں کیں اور ہمارے قدم جما دے اور ہمیں ان کافروں پر مدد دے۔

(۱۰) سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی دعا:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ (پ ۲، سورہ بقرہ، آیت ۲۰۱)

ترجمہ: اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ سے بچا۔

(۱۱) دعا سے منہ موڑنے والے جہنمی ہیں:

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عَنِّي

عِبَادَتِي سَيِّدُ خُلُوقٍ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ ۝ (پ ۲۲، سورۃ المؤمن، آیت ۴۰)
 ترجمہ: اور تمہارے رب نے فرمایا مجھ سے دعا کرو میں قبول کروں گا۔ بیشک وہ جو میری عبادت سے اونچے کھینچتے ہیں عنقریب جہنم جائیں گے ذلیل ہو کر۔
وضاحت: ہم اب تک تین چیزوں کا ذکر قرآن پاک سے کر چکے ہیں جو جان ہے ختم شریف کی یعنی

صدقہ، قرآن کی تلاوت، دعا خیر

یہ تینوں چیزیں قرآن سے ثابت ہیں اور ان کا منکر مسلمان نہیں ہو سکتا۔
 اب مزید احادیث مبارکہ سے ثابت کریں گے کہ اسی ترتیب سے انشاء اللہ تعالیٰ

میت کے لئے صدقہ، تلاوت قرآن، دعا خیر کا حکم

قَالَ، أَفَادَى الْحَدِيثُ أَنَّ الْقَبْرَ مَنْزِلٌ وَحُشَّةٌ يَتَحَيَّرُ فِيهِ الْفِطْنُ
 وَالْمَلَائِكَةُ يَسْأَلُونَهُ فَإِنْ أَصَابَ فِي الْجَوَابِ يَنْجَى وَإِلَّا فَقَدْ هَلَكَ.
 فَأَعِينُوهُ بِالصَّدَقَةِ وَقِرَاءَةِ شَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْأَدْعِيَةِ.

(شرح برزخ ص ۱۲۴ ابو سعید خنی، در مطبع رضوی معسکر بنگلور محمد علی رضا طبع نمود)

ترجمہ: فائدہ دیتی ہے یہ حدیث اسی پر کہ قبر مقام و ہشت ہے جو حیران ہے اس میں عقل و انا کی ملائکہ سوال کرتے ہیں میت سے قبر میں پس اگر صحیح جواب دیا تو نجات پایا ورنہ مبتلائے عذاب ہو گا پس مدد پہنچاؤ میت کو ساتھ ثواب بخشنے صدقہ کے اور تلاوت قرآن کے اور ساتھ دعا کرنے کے۔

نوٹ:- تو اب ہم تفصیل کے ساتھ صدقہ اور تلاوت قرآن اور دعا خیر کا فائدہ میت کو اور اس کا ثبوت احادیث مبارکہ اور صحابہ کرام اور بزرگان دین کے عمل سے ثابت کریں گے۔

صدقہ کا ایصال ثواب:

(۱) ماں کی طرف سے باغ صدقہ کر دیا:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عِبَادَةَ تُوَفِّيتُ أُمَّهُ وَهُوَ غَائِبٌ فَاتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ أُمَّيْ مَائَتْ وَأَنَا غَائِبٌ فَهَلْ يَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ وَقَالَ إِنِّي أَشْهَدُكَ إِنْ حَائِطِي الْمِخْرَافِ صَدَقَةٌ عَلَيْهَا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ موجود نہ تھے پس جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی اور میں موجود نہ تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پس انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخرف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔

(بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۸۶۔ ابوداؤد شریف ۴۲۲۔ ترمذی شریف ج ۱، ص ۸۵۔ نسائی شریف ج ۲، ص ۱۲۲۔ مسند احمد، ج ۱، ص ۳۳۳۔ بیہقی کبریٰ ج ۴، ص ۲۷۸۔ مصنف عبدالرزاق، ج ۹، ص ۵۹۔ مسند ابویعلیٰ، ج ۴، ص ۲۹۳۔ طبقات ابن سعد ج ۳، ص ۶۱۵۔ موطا امام مالک۔ قضیۃ المقدور، نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی، ص ۷۶)

(۲) ماں کی طرف سے کنواں صدقہ کر دیا:

عَنْ سَعْدِ بْنِ عِبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ بِأَيِّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلَ قَالَ الْمَاءُ فَحَفَرَ
بِئْرًا وَقَالَ هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ

ترجمہ: سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سعد کی یعنی میری والدہ فوت ہو گئی پس کونسا صدقہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے واسطے صدقہ ہے۔ (نسائی۔ ابو داؤد ج ۱، ص ۲۳۶، تفسیر قرطبی الترغیب والترہیب، سنن کبریٰ بیہقی، قضیۃ المقدور نواب صدیق حسن وہابی، ص ۷۶) یہ کنواں تقریباً 1000 سال بعد تک آباد رہا اور لوگ اس سے پانی پیتے رہے جس کا ذکر مشہور مورخ علامہ نور الدین سمہودی فرماتے ہیں۔ (کتاب الوفاء)

منکرین کے لئے لمحہ فکر یہ:

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معتبر اور مستند احادیث سے ثابت ہو گیا کہ میت کی طرف سے صدقہ کیا جائے تو فائدہ ملتا ہے تو اب بھی اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ یہ فروٹ صدقہ کرنا کہاں لکھا ہے یا پانی صدقہ کرنا کہاں لکھا ہے تو افسوس کی بات نہیں کیونکہ ہم تو صرف چند ٹوکڑے فروٹ کے اور ایک گلاس پانی کا رکھتے ہیں تو جن لوگوں کو احادیث مبارکہ میں پورا باغ صدقہ ہوتا اور پورا کنواں صدقہ ہوتا نظر نہیں آیا انہیں ہمارے فروٹ کا ادنیٰ نذرانہ اور پانی کا گلاس کہاں نظر آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

(۳) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْيَجْعَلْهَا عَنْ أَبِيهِ فَيَكُونَ لَهَا أَجْرُهَا وَلَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ شَيْئَانِ

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص نفلی صدقہ کرے اور اس کو اپنے والدین کی طرف سے کر دے تو اس کے والدین کو اس کا اجر ملتا ہے اور اس کے اجر میں سے بھی کچھ کمی نہیں ہوتی۔ (شرح الصدور سیوطی۔ طبرانی فی الاوسط، ج ۷ ص ۱۳۱۔ کنز العمال، ج ۶، ص ۴۲۸۔ مجمع الزوائد۔ تاریخ دمشق۔ جامع الصغیر سیوطی ۲-۱۳۵)

(۴) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِنَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمَّيْ أَقْتَلْتُ نَفْسَهَا وَلَمْ تَوْصِ وَأَظْنُهَا لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ ۝

ترجمہ: ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ میری والدہ اچانک فوت ہو گئی ہے میرا خیال ہے کہ اگر وہ کوئی بات کرتی تو صدقہ کرتی اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کوئی صدقہ کروں تو کیا میری ماں کو اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ہاں۔

(بخاری شریف۔ مسلم شریف عربی۔ مسلم شریف مترجم۔ وحید الزمان وہابی۔ موطا امام مالک۔ ابوداؤد شریف)

یاد رہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کو

بَابُ وُضُوءِ ثَوَابِ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ إِلَيْهِ

یعنی صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ میں نقل کیا ہے۔

(مسلم شریف عربی۔ مسلم شریف مترجم۔ وحید الزمان وہابی)

(۵) عَنْ حَنْشِ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيًّا لِضِحِّي بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ مَا هَذَا

فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَوْ صَانِي أَنْ أُضِحِّي عَنْهُ

فَإِنَّا أَضْحَىٰ عَنْهُ ۝

ترجمہ: حضرت حفص رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے مولا علی رضی اللہ عنہ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے ہوئے دیکھا تو عرض کیا یہ کیا ہے تو آپ نے فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی طرف سے قربانی کیا کروں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے بھی قربانی کرتا ہوں۔ (ابوداؤد شریف۔ مشکوٰۃ شریف۔ ترمذی)

صدقہ نورانی طبق میں رکھ کر میت کو پیش کیا جاتا ہے:

(۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ يَمُوتُ مِنْهُمْ وَيَتَصَدَّقُونَ عَنْهُ أَهْلُهُ بَعْدَ مَوْتِهِ إِلَّا أَهْدَا مَالَهُ جِبْرِيلُ عَلَى طَبَقٍ مِنْ نُورٍ قَمَّ يَقِفُ عَلَى شَفِيرِ الْقَبْرِ فَيَقُولُ يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِيقِ هَذِهِ هَدِيَّةٌ أَهْدَاهَا إِلَيْكَ أَهْلُكَ فَأَقْبَلْهَا فَيَدْخُلُ عَلَيْهِ فَيَفْرَحُ بِهَا فَيُسَبِّشِرُو وَيَحْزَنُ جِيرَانُهُ الَّذِينَ لَا يَهْدِي إِلَيْهِمْ شَيْءٌ ۝

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جس گھر میں سے کوئی فوت ہو جائے اور وہ اس کی طرف سے اس کے مرنے کے بعد کچھ صدقہ کریں تو جبریل امین علیہ السلام اس کو نور کے طبق میں رکھ کر اس کی قبر کے کنارے کھڑے ہو کر فرماتے ہیں اے گہری قبر والے یہ ہدیہ تیرے گھر والوں نے بھیجا ہے اسے قبول کر پس اس کی قبر میں وہ ہدیہ داخل کر دیا جاتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور بشارت حاصل کرتا ہے اور اس کے

وہ ہمسائے غمگین ہوتے ہیں جن کو کوئی ہدیہ نہیں بھیجا جاتا۔

(طبرانی شریف۔ شرح الصدور۔ تفسیر مظہری پارہ ۲۷، سورہ نجم۔ انوار

شریعت ج ۱، ص ۱۵۰۔ قفیۃ المقدور۔ نواب صدیق حسن وہابی)

(۷) صدقہ کی برکت سے قبر کی آگ بجھ جاتی ہے:

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لِتُطْفِئُ عَنْ أَهْلِهَا حَدَّ الْقُبُورِ ۝

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

نے فرمایا۔ بے شک صدقہ قبر والوں سے قبور کی آتش (یعنی) آگ بجھا دیتا

ہے۔ (طبرانی الکبیر۔ ابن عدی فی الکامل۔ شرح الصدور)

اس حدیث اور دیگر احادیث سے معلوم ہوا کہ صدقہ جو متوفی کے

لواحقین اس کی طرف سے دیں گے اس صدقہ کی برکت سے فوت شدہ کو قبر میں

پڑے فائدہ ہوتا ہے اور غیر کا فعل بھی عذاب سے چھٹکارے کا سبب بنتا ہے۔

(۸) ایصال ثواب کا نفع صرف اہل ایمان کو ملتا ہے:

عَنْ عُمَرَ بْنِ شُعْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ الْعَاصِ بْنَ وَائِلٍ أَوْصَى

أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةٌ رَقَبَةٍ فَأَعْتَقَ ابْنُهُ هَشَامٌ خَمْسِينَ رَقَبَةً فَإِذَا أَرَادَ ابْنُهُ

عُمَرُ أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ الْخَمْسِينَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ

يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَوْصَى أَنْ يُعْتَقَ عَنْهُ مِائَةٌ

رَقَبَةً وَإِنْ هَشَامًا أَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِينَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُونَ رَقَبَةً فَأَعْتَقَ

عَنْهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا

فَاعْتَقَهُمْ عَنْهُ أَوْ تَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ أَوْ حَبَجْتُمْ عَنْهُ بَلَّغَهُ ذَالِكَ ۝

ترجمہ: حضرت عمر بن شعب اپنے والد وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ میری طرف سے سو غلام آزاد کر دیئے جائیں چنانچہ اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کرنے کا ارادہ کیا تو کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لوں تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی طرف سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور ہشام نے اس کی طرف سے پچاس غلام آزاد کر دیئے اور میرے ذمے پچاس باقی ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے بقیہ پچاس غلام آزاد کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو پھر تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اس کو ان اعمال کا ثواب پہنچتا۔ (ابوداؤد شریف۔ بیہقی سنن کبریٰ۔ ابن قدامہ فی المغنی، مصنف عبدالرزاق۔ مشکوٰۃ شریف)

نوٹ:- اس حدیث اور سابقہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ مسلمان کی طرف سے اگر صدقہ و خیرات اور غلام آزاد یا حج وغیرہ کیا جائے تو اس کے مرنے کے بعد بھی اس کو فائدہ پہنچتا ہے اور ثواب ملتا ہے اور اہل سلام کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ ایصال ثواب کا نفع اس شخص کو حاصل ہوتا ہے جو حالت ایمان میں فوت ہوا ہو اور جو کفر پر مرا ہوا اس کو قطعاً کوئی نفع نہیں پہنچتا اب فیصلہ خود فرمائیں۔

ایصال ثواب صرف مسلمانوں کیلئے ہے:

(۹) إِنَّ الْعَاصِ بْنِ وَايِلَ نَذَرَنِي الْجَاهِلِيَّةَ أَنْ يُنَحَرَ مِنْهُ بَدَنَةٌ وَأَنَّ

هَشَامُ بْنُ الْعَاصِ نَحَرَ حَصِيَّةً خَمْسِينَ بَدَنَةً وَأَنَّ سَالَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ. فَقَالَ أَمَا أَبُوكَ لَوْ كَانَ أَقْرَبًا لَتُوجِّدَ فَصُمْتَ وَتَصَدَّقْتَ عَنْهُ نَفْعَهُ ذَلِكَ ۝

ترجمہ: بے شک عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سواونٹوں کی قربانی کی منت مانی اور بے شک اس کے بیٹے ہشام نے اس کی طرف سے پچاس اونٹ قربان کر دیئے عمرو نے اس کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اگر تمہارا باپ توحید کا اقرار کر لیتا یعنی مسلمان مرتا تو پھر تم اس کی طرف سے روزے رکھتے اور صدقہ کرتے تو اسے ان سے نفع حاصل ہوتا۔
(مسند احمد - کنز العمال)

(۱۰) قبر کی پہلی رات کو صدقہ خیرات کر کے مردے پر رحم کرو:

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مردہ پر پہلی رات سے زیادہ اور کوئی سخت رات نہیں آتی سو تم اپنے مردوں پر خیرات کر کے رحم کرو اور جو شخص خیرات کرنے کی کوئی چیز نہ پاوے تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔ جن میں سورہ فاتحہ اور آیۃ الکرسی۔ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ گیارہ دفعہ پڑھنے اور نماز سے فارغ ہو کر یوں دعا کرے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ صَلَّیْتُ هَذِهِ الصَّلٰوةَ وَتَعَلَّمْتُ مَا اَرِیْدُ اَللّٰهُمَّ اِنْعَمْ

ثَوَابِهَا اِلٰی قَبْرِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

خدا تعالیٰ اس وقت اس میت کی قبر کی طرف ہزار فرشتے بھیجتا ہے جن میں سے ہر ایک فرشتے کے پاس نور اور تھمہ ہوتا ہے یہ فرشتے قبر میں جا کر مردہ کو ہر طرح کا اطمینان دلاتے ہیں اور دلجوئی اور تسلی کرتے رہتے ہیں اس کی وحشت و

گھبراہٹ کو دور کرتے اور اسے اپنے ساتھ مانوس بناتے ہیں اور قیامت تک یوں ہی کرتے رہیں گے یہ ثواب مردہ کو پہنچتا ہے۔ پڑھنے والے کو خدا تعالیٰ ان تمام چیزوں کی تعداد کے مطابق نیکیاں دیتا ہے جن میں سورج کی تیز اور چمکیلی کرنیں پڑتی ہیں اس کے چالیس ہزار درجے بلند ہوتے ہیں اور چالیس ہزار حج و عمرہ کا ثواب ملتا ہے اس کے لئے ہزار شہر جنت میں بنائے جاتے ہیں اور ہزار شہیدوں کا ثواب ملتا ہے اور جنت میں ہزار بیش قیمت خلیے پہنائے جائیں گے۔ نذہتہ المجالس۔

(۱۱) میت کی طرف سے سات دن صدقہ کرنا:

رَوَى أَحْمَدُ عَنْ طَاوُسٍ فِي كِتَابِ الذُّهْدَانَةِ قَالَ إِنْ الْمَوْتَى يَفْتِنُونَ فِي قُبُورِهِمْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ يَسْتَجِيبُونَ أَنْ يُطْعَمَ عَنْهُمْ تِلْكَ وَالْأَيَّامُ ۝
ترجمہ: امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الزہد میں طاؤس تابعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے انہوں نے کہا ہے کہ مردے اپنی قبروں میں سات دن آزمائش میں ڈالے جاتے ہیں اس لئے صحابہ کرام ان دنوں میں مردوں کی طرف سے کھانا کھلانا مستحب جانتے تھے۔

(حیوۃ الحیوان - علامہ دمیری رحمۃ اللہ علیہ - شرح الصدور ص ۱۳۲)

(۱۲) سات دن صدقہ:

يُنْبَغِي أَنْ يَوَاطَبُ عَلَى الصَّدَقَةِ لِلْمَيِّتِ إِلَى سَبْعَةِ أَيَّامٍ وَقِيلَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ فَإِنَّ الْمَيِّتَ يَشُوقُ إِلَى بَيْتِهِ ۝

ترجمہ: چاہے کہ سات دن تک متواتر صدقہ دیا جائے میت کی طرف سے اور بعض نے کہا چالیس روز تک کیونکہ میت اپنے گھر کی طرف سے اتنا عرصہ آرزو

مند اور مائل ہوتی ہے۔ (شرح برزخ۔ محدث ابو سعید حنفی ص ۳۳۹۔ خزائن الروایات)

نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی..... سات دن صدقہ:

طاؤس نے کہا مردے اپنی قبروں میں آزمائے جاتے ہیں۔ سات دن تک اس لئے سلف درست رکھتے تھے کہ ان سات دنوں میں ان کی طرف سے کھانا کھلایا جائے۔ (بذل الحیات، ص ۲۹)

(۱۳) صدقے کا ثواب 70000 فرشتے بمعہ سیدنا جبریل

علیہ السلام لے کر جاتے ہیں:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَصَدَّقَ لِلرَّجُلِ بِنِيَّةِ الْمَيِّتِ مَرَّ اللَّهُ تَعَالَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يُحْمَلَ فِي قَبْرِهِ مَعَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلَكٍ فِي أَيْدِي كُلِّ مَلَكٍ نُورٌ فَيَحْمِلُونَ إِلَى قَبْرِهِ فَيَقُولُونَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ هَذِهِ هَدِيَّةُ فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ إِلَيْكَ قَالَ فَيَبْلَأُ قَبْرَهُ وَأَعْطَاهُ اللَّهُ أَلْفَ مَدِينَةٍ فِي الْجَنَّةِ وَزَوْجَهُ أَلْفَ حَوْرَاءَ وَ أَلْبَسَهُ أَلْفَ حُلَّةٍ وَقَضَى أَلْفَ حَاجَةٍ ۝

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس وقت کوئی شخص کسی میت کی نیت سے صدقہ دیتا ہے اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی قبر کے پاس 70000 ستر ہزار فرشتوں کو ساتھ لے جا کر اس طور پر کہ سب کے ہاتھ میں نور ہوں یہ فرشتے اس صدقہ کو اس مردے کی قبر کے پاس لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں تجھ پر سلامتی ہو اے اللہ تعالیٰ کے ولی فلاں شخص نے جو فلاں شخص کا بیٹا ہے بعد یہ تحفہ تمہارے پاس بھیجا ہے اس سے اس کی قبر روشن ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہزار شہر

اس کو بہشت میں دیتا ہے ہزار حوریں اس کی زوجیت میں دیتا ہے اور ہزار حلے پہناتا ہے اور ہزار حاجت برلاتا ہے۔ (کفایہ شععی)

(۱۴) سات دن تک صدقہ میت کی طرف سے کیا جائے:

و مستحب است کہ تصدقاً کردہ شود از میت بعد از رفتن اورز عالم تا صفت اورز و تصدق از میت نفع میکند اور ابے خلاف میان اہل علم و وارد شدہ است ذواں حدیث صحیحہ خصوصاً و بعضے از علماً گفتہ اند کہ نمی رسولہ میت مگر صدقہ و دعا و در بعض روایات آمد است کہ روح میت می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر میکند کہ تصدق میکند از وے یا نہ ۵

ترجمہ: اور مستحب ہے کہ میت کے اس دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ خیرات کیا جائے کہ میت کی طرف سے صدقہ و خیرات کرنا اسے فائدہ دیتا ہے اس سلسلہ میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں اور اس کے جواز میں خصوصاً احادیث صحیحہ وارد ہیں بعض علماء نے کہا ہے کہ میت کو صرف صدقہ اور دعا کا ثواب پہنچتا ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ کو اپنے گھر آتی اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ج ۱، ص ۷۱۶)

جمعرات کو ارواح مومنین اپنے گھروں کو آتی ہیں:

شیخ محقق عبدالحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض روایات آمد اس کہ روح میت می آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظر میکند کہ تصدق میکند از وے یا نہ۔
ترجمہ: بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ میت کی روح شب جمعہ یعنی

(جمعرات) کو اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے اس کے گھر والوں میں سے کوئی صدقہ کرتا ہے یا نہیں۔

(انوارِ ساطعہ ص ۱۳۹، مولوی عبدالسمیع۔ اشعۃ للمعات شرح مشکوٰۃ، ج ۱ ص ۷۱۶)

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ جمعرات کو روحیں آتی ہیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تحقیق ارواح مومنوں کے شب جمعہ (یعنی جمعرات) کو آتی ہیں اور دروازوں پر اپنے گھروں کے کھڑے رہ کر ندا کرتیں ہیں ساتھ غمگین آواز کے اے میرے اہل اے میری اولاد اے میرے اقربا مہربانی کرو تم ہم کو ساتھ فاتحہ اور ثواب بخشی کے ہمیشہ ہمارا یاد رکھو تم اور مت فراموش کرو ہم کو اور رحم کرو ہماری غربتی پر پس اگر ان کو فاتحہ اور ثواب بخشی سے یاد کریں وہ خوش ہوتے ہیں ورنہ واپس جاتے ہیں اور ان کے حق دعا بد کرتے ہیں۔ (احیاء العلوم۔ شرح برزخ ص ۲۵۳۔ محدث ابوسعید حنفی۔ علم الیقین۔ محمد جعفر قریشی حنفی، ص ۱۴۷)

اکابر وہابیہ کی تائید:

رات جمعہ دی مغرب پچھے تک روایت آئی

آون روح گھر اپنے خویشاں یا جتھ ہے آشنائی

باہر گھروں کھلوتے دیکھن کم جو دنیا کردے

آکھن کدے تے اسیں بھی آہے دخت اینویں ہی بھردے

اے بھی تہاں نہ غفلت چھوڑی مویاں دیکھ اسانوں

کھیاں اسان حساب بھی بھریا آیا کم تہانوں

ہن اسی ہوئے محتاج کما کر چھوڑ وڑیوچ قبراں
 کچھ دیہو اساں اللہ دے کارن لیو غریباں خبراں
 منتاں عاجذیاں کر منکن روون کر کر گزاری
 جے کوئی پڑھ کر بخشے یا کچھ دیوے چیز پیاری
 کر دعائیں راضی ہوون خوشیاں کر دے جاون
 تے جے کوئی کچھ نہ بخشے دیوے سوندیاں تیک ٹکاون
 ناں امید عشاؤں پچھے ہو کر آکھن بار خدایا
 رحمت تھیں انہاں خالی رکھیں جیوں انہاں سانوں بھلایا
 (احوال الآخرت ص ۲۶-۲۵ مولوی محمد بن بارک اللہ لکھو کے وہابی)

صاحب فتاویٰ نسفیہ کا عقیدہ:

بے شک اہل ایمان روحیں آتی ہیں ہر جمعہ کی رات کو اور دن کو یوں
 کھڑی ہوتی ہیں اپنے گھروں کے سامنے پھر پکارتی ہے ہر روح غمگین آواز سے
 اے میرے اہل اے میری اولاد اے میرے رشتہ داروں ہم پر مہربانی کرو ساتھ
 خیرات کے یاد کرو ہم کو اور مت بھولو اور ترس کھاؤ ہمارا ہماری غربت میں یہ مال
 جو تمہارے ہاتھوں میں ہے یہ ہمارے ہاتھ میں تھا۔ پھر وہ روحیں پھر جاتی ہیں
 اُلٹی روتی ہوئی اداس اور آواز غمگین سے کہتی ہیں۔ یا اللہ نا امید کیجیو ان کو اپنی
 رحمت سے جیسا نا امید پھیرا انہوں نے ہم کو دعا اور صدقہ سے۔ (بحوالہ کنز العباد)
 شب جمعہ روحیں گھروں کو آتی ہیں:

عن بعض العلماء المحققين ان الارواح تتخلص ليلة الجمعة

و تنتش فجائوا ای مقابرهم تم جائو فی بینو تسہم ۰

ترجمہ: بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شب جمعہ چھٹی پاتی اور پھیلتی

جاتی ہیں پہلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں آتی ہیں۔

(خزانة الروایات)

ان ارواح المؤمنین یاتون فی کل لیلۃ الجمعة و یوم الجمعة
فیقومون بقضاء بیوتهم تم ینادی کلوا احد منهم بصوت حزین یا اہلی
ویا اولادی ویا اقربائی اعطفوا علینا بالصدقة واذکرونا ولا تنسو
نا و ارحمونا فی غربتنا ۵

ترجمہ: بے شک مسلمانوں کی روحیں ہر روز و شب جمعہ اور یوم جمعہ اپنے گھر
آتی اور دروازے پر کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر
والو اے میرے بچو اے میرے عزیزو ہم پر صدقہ کرو ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ۔
ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ۔ (دستور القضاء)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی گواہی:

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا کان یوم عید او یوم
عاشورہ و لیلۃ النصف شعبان ثانی ارواح الاموات ویقومون او یوم
جمعه او یوم علی ابواب بیوتهم فیقولون هل من احویذ کرناہل من
احد یترحم علینا حل من احدیذ کر غربتنا. الحدیث.

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشوراء کا دن
ہوتا ہے یا شب برات ہوتی ہے اموات کی روحیں آ کر اپنے گھروں کے
دروازوں پر کھڑی ہوتی ہیں اور کہتی ہیں، ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے ہے کوئی ہم پر
ترس کھائے ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔

(خزانة الروایات، دقائق الاخبار ص ۱۲۳، امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

اب تک جو دلائل دیئے گئے ہیں وہ صدقہ۔ تلاوت قرآن۔ اور دعا کے دلائل ہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں اور روحوں کا گھروں کو آنا ذکر ہوا چونکہ ختم شریف میں خاص تین عمل ہوتے ہیں۔ صدقہ، تلاوت قرآن، دعا تو الحمد للہ ہم صدقے کے بارے عرض کر چکے اب ہم تلاوت قرآن اور دیگر اذکار کا ذکر کریں گے۔

تلاوت قرآن پاک اور دیگر اذکار کا ایصال ثواب:

قبر پر تسبیحات و تکبیرات پڑھنے سے قبر کشادہ ہوگئی:

عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ انصاری عنہ قال اخرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما الی سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ حین توفی قال فلما صلی اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ووضع فی قبرہ وسوی علیہ سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فسبحنا طویلا ثم کبر فکبرنا فعیل یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم سبحت تم کبرت قال لقد تضایق علی هذا العبد الصالح قبرہ حتی فرجه اللہ عزوجل O

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک دن نکلے جب سعد بن معاذ فوت ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی اور ان کو قبر میں رکھا گیا اور مٹی ڈال دی گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تسبیحات پڑھی پھر ہم نے بھی طویل تسبیحات پڑھیں پھر آپ نے تکبیرات پڑھیں

ہم نے بھی تکبیرات پڑھیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ آپ نے تسبیح اور تکبیر کس لئے پڑھیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اس نیک بندے پر قبر تک ہو گئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کو کشادہ کر دیا۔ (مسند احمد ج ۳، ص ۳۶۰)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ذکر و اذکار تسبیحات کا قبر پر پڑھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ذکر و اذکار سے فوت شدہ کو فائدہ حاصل ہوتا اور اس کی قبر وسیع ہو جاتی ہے۔

سورۃ اخلاص کا ایصال ثواب:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ . قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَرَّ عَلَى الْمَقَابِرِ وَقَرَأَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ . إِحْدَى وَعِشْرِينَ مَرَّةً ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهُ لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِيَ مِنَ الْأَجْرِ بَعْدِ الْأَمْوَاتِ .

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان سے گزرے اور اکیس مرتبہ قل هو اللہ احد (سورہ اخلاص) پڑھ کر قبرستان والوں کو بخشے جتنے لوگ وہاں دفن ہوں گے ان کی تعداد کے برابر اسے ثواب ملے گا۔ (کنز العمال ج ۱۵، ص ۲۵۵۔ فردوس الاخبار ج ۴، ص ۳۸۔ تفسیر مظہری۔ وضاء القرآن۔ تفسیر روح البیان)

جن کو ایصال ثواب کیا جائے وہ ثواب بھیجنے والوں کی شفاعت کریں گے:

حضرة ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ قال . قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب وقل هو الله

احد والهاکم التکائر ثم قال انی جعلت ثواب قرات من کلامک
 لاهل المقابر من المومنین والمومنات کما لو اشفعاء له الی اللہ ۵
 ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قبرستان میں داخل ہو پھر فاتحہ اور سورہ اخلاص اور
 سورۃ التکائر پڑھے پھر یہ کہے کہ الہی میں نے تیرے کلام سے جو پڑھا ہے اس کا
 ثواب اس قبرستان کے مومن مردوں اور مومن عورتوں جو یہاں دفن ہیں کو بخشا
 ہوں تو یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کی شفاعت کریں گے۔
 (شرح الصدور، تفسیر مظہری پ ۲۷۔ تفسیر ضیاء القرآن، پ ۲۷)

نوٹ:- حضرت علامہ حافظ عبدالرحمن جلال الدین سیوطی وہ بزرگ ہیں جن کو
 حالت بیداری میں آقا علیہ السلام کی کم و بیش 75 چھتر مرتبہ زیارت ہوئی ہے
 اور بہت ساری روایات کی تصحیح بھی کروائی ہے اور شہرہ آفاق تصانیف یعنی شرح
 الصدور جیسی آپ کی ہی کتاب ہے۔ (فیض الباری شرح بخاری ج ۱ ص ۲۰۴
 انور شاہ کشمیری۔ شرح برزخ ص ۲۹۰۔ محدث ابو سعید حنفی۔ سعادت الدارین۔
 زیارت نبی بحالت بیداری ص ۵۶۔ عبدالمجید ایڈووکیٹ دیوبندی۔ رحمت کائنات
 ص ۲۴۳۔ قاضی زاہد الحسنی دیوبندی)

قبروں پر سبز شاخ کے ٹکڑے رکھنا:

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال مر د النبی صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم بقبرین فقال انہما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدہما
 فکان لایستر من البول واما الاخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ
 جریدۃ رطبۃ فتقھا نصفین فغرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ

صلى الله عليه وآله وسلم لم فعلت هذا لعله يخفف عنهما ما لم
يبسأه

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے تو فرمایا ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے۔ اور عذاب کسی بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں ہو رہا ان میں ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغلخوڑتا پھر آپ نے ایک ہری شاخ لی اور اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر گاڑ دیا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا تو آپ نے فرمایا کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہیں ہوں گی ان کے عذاب میں تخفیف رہے گی۔ (بخاری شریف ج ۱، ص ۳۴-۳۵۔ مسلم شریف، ج ۱، ص ۱۴۱۔ ابو داؤد شریف، ج ۱، ص ۴، ابن خذیمہ ج ۱، ص ۳۳۔ مصنف ابن ابی شیبہ ج ۳، ص ۳۷۷، جامع ترمذی ج ۱، ص ۲۱)

شرح نووی:

وستحب العلماء قراءة القرآن عند القبر لهذا الحديث لانه اذا كان يرجى التخفيف تسبيح الجديد قيتلاوة القرآن اولى والله اعلم وقد ذكر البخارى في صحيحه ان بريده بن الحبيب الاسلمى الصحابى اوصى ان يجعل فى قبره جريدتان فيه انه رضى الله تعالى عنه تبرك بفعل النبى.

ترجمہ: اور اس حدیث کی بنا پر علماء نے قبر پر قرآن مجید پڑھنے کو مستحب جانا اس لئے کہ جب کھجور کی شاخ کی تسبیح سے تخفیف عذاب کی امید ہے تو قرآن مجید

کی تلاوت سے بدرجہ اولیٰ امید ہوئی۔ واللہ اعلم اور بے شک امام بخاری نے اپنی صحیح میں ذکر کیا ہے کہ بریدہ بن حصیب اسلمی صحابی نے وصیت کی کہ ان کی قبر پر دو کھجور کی شاخیں رکھی جائیں۔ حضرت بریدہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فعل سے برکت حاصل کی۔ (مسلم مع نووی ج ۱، ص ۱۴۱)

کھانے پر قرآن پڑھنا..... یعنی ایۃ الکرسی:

عن حضرت عائشہ ان رجلا الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فشكا اليه ان ماضى بيته ممحوق من البركة فقال اين انت من آية الكرى ماتليت على طعام ولادام الاسما الله بركة دانك الطعام ولادام الى انما الله وبركة ذلك الطعام ولادام O

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ اس کے گھر میں بے برکتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو آیت الکرسی سے غافل ہے کیونکہ جس کھانے اور سالن پر آیت الکرسی پڑھی جائے اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈال دیتا ہے۔ (درمنثور، ج ۱، ص ۳۲۳، کنز العمال)

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا:

عن عائشہ قالت قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا كل احدكم طعام فليقل بسم الله فان نسي في اوله فليقل بسم الله اوله و آخره.

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھائے تو بسم اللہ پڑھے اگر

شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کہے بسم اللہ اولہ و آخرہ۔ (جامع ترمذی ج ۲، ص ۸، ابن ماجہ ص ۶۴۲)

تو اب معلوم ہوا کہ قرآن پاک پڑھنے سے کھانے میں برکت پیدا ہوتی ہے کیونکہ بسم اللہ بھی قرآن اور آیۃ الکرسی بھی قرآن کی آیت ہے۔ اگر اس کے پڑھنے سے کھانا حرام نہیں ہوتا تو چند مزید سورتیں پڑھنے سے کیونکر حرام ہوگا۔ اللہ تعالیٰ شرم و حیا کی دولت عطا فرمائے۔

انصار بھی قبر پر قرآن خوانی کرتے تھے:

اخرج الخلال فی الجامع عن الشعبي قال كانت الانصار اذا مات لهم الميت انطلقوا الى قبره يقرؤن القرآن.
ترجمہ: یعنی انصار کے یہاں جب کوئی مرتا تو لوگ اس کی قبر پر جاتے اور قرآن پاک پڑھتے۔ (مرقات بشرح مشکوٰۃ ج ۲، ص ۳۸۲، شرح الصدور ص ۴۱۸، مصنفہ ابن ابی شیبہ ج ۳، ص ۲۳۶، تذکرۃ الموتی للقرطبی، ص ۴۹)

اہل قبور قرآن خوانی کی آواز سنتے ہیں:

ان ثواب القراءة للقاری وللमित ثواب الاستماع ولذلك تلحقه الرحمة قال قال الله تعالى واذا قرء القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون O ولا ليعرفی کرم الله تعالى ان يلحقه ثواب القراءة والاستماع معا..... الخ.

ترجمہ: بلاشبہ، قبر پر پڑھنے والے کو جب اونچی آواز سے پڑھے قرأت کا ثواب ملتا ہے اور سننے والے صاحب قبر کو قرأت کے سننے کا اور اسی لئے اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور جب قرآن پڑھا جائے تو

اسے سنو اور چپ رہو تا کہ تم پر رحمت کی جائے اور اللہ کے کرم سے دور نہیں کہ وہ صاحب قبر کو دو گنا ثواب دے قاری کی قرأت کا ثواب اس نے اس کو بخشا اور اس کے قرآن سننے کا دو ثواب اکٹھے عطا فرمائے۔ (شرح الصدور، اردو، ص ۳۰۸)

سورة اخلاص گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا:

اخرج ابو محمد السمرقندی من مرعلى المقابر وقرأ قل هو الله احد احدی عشر مرة ثم وهب اجرها للاموات اعطى الله تعالى من الاجر بعدد الاموات بلا نقص قال دل الحديث على جواز القراءة للميت ووصول الاجر اليه ۰

ترجمہ: ابو محمد سمرقندی نے روایت کی ہے جو شخص کہ گزرا قبور پر اور گیارہ مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو پہنچائے تو اللہ تعالیٰ موافق تعداد مردوں کے اس کو اجر دے گا مؤلف کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ قرآن پڑھ کر موتی کو ایصال ثواب کرنا ثابت ہوتا ہے۔ (شرح برزخ ص ۳۳۲، محدث ابو سعید حنفی رضی اللہ عنہ، عنایت علی شاہ دیوبندی، باغ جنت، ص ۲۵۸، شرح الصدور، ص ۳۰۷، سیوطی، دارقطنی، درمختار، کنز العمال، ج ۱۵، ص ۴۰۰)

ختم قرآن پر دعا قبول ہوتی ہے:

وعن حميد الاعرج قال من قرأ القرآن وختمه ثم دعا امن على دعائه اربعة الاف ملك ثم لا يذالون يدعون له وه يستغفرون ويصلون عليه الى المساء او الى الصباح ۰

ترجمہ: حضرت اعرج سے روایت ہے کہ جو شخص قرآن ختم کرے پھر دعائے مانگے تو اس کی دعا پر چار ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں۔ پھر اس کے لئے دعا کرتے

رہتے ہیں اور مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔ شام یا صبح تک۔ (تفسیر روح البیان پارہ ۷، سورۃ النعام)

نوٹ:- الحمد للہ یہ تو ایک ختم قرآن پاک کی بات ہے اور ماشاء اللہ ایصال ثواب کے پروگرام میں تو لا تعداد قرآن پاک ختم کئے جاتے ہیں اور صدقہ و خیرات کیا جاتا ہے اور لا تعداد کلمہ شریف پڑھا جاتا ہے تو اس جگہ پر خدا کی رحمت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور سورہ اخلاص کو بھی تین مرتبہ پڑھا جائے تو پورے قرآن کی تلاوت کا ثواب ملتا ہے اور ہر ختم میں سورہ اخلاص پڑھی جاتی ہے۔

کلمہ شریف کا ایصال ثواب کرنا:

وجاء فی الاخبار ان ختم للمیت الکلمة الطيبة الف مرة
غفر له وکان السلف يفعلون ذالک.
ترجمہ: حدیثوں میں آیا ہے کہ اگر میت کے لئے ایک ہزار کلمہ ختم کر کے اس کا
ثواب میت کو بخشیں تو اس میت کے لئے بخشش ہے اور سلف صالحین کا اسی پر عمل
ہے۔ (شرح برزخ ص ۱۲۵، محدث ابوسعید خنسی)

اول کلمہ 70000 مرتبہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا اور مغفرت کا وعدہ:
قال الشيخ محی الدین ابن عربی انه یلغن عن النبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم انه من قال لا اله الا اللہ سبعین غفر اللہ تعالیٰ ومن
قیل له غفر له ایضاً فکنت ذکرت التهليلة بالعود المروى من غیر ان
انوی لاحد بالخصوص فحضرت طعاما مع بعض الاصحاب وفیهم
شاب مشهور جا لکشف فاذا هو فی اثناء الاکل اظهر البکاء فسالته
عن السبب فقال اری امی فی العذاب فوهبت فی باطنی ثواب التهليلة

المذكورة لها فضحك وقال انى اراها الان فى حسن الماب فقال
الشيخ فمعرفة صحة الحديث بصحة كشفه وصحة كشفه بصحة
الحديث.

ترجمہ: سیدی شیخ اکبر امام محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص ستر ہزار مرتبہ لا الہ
الا اللہ کہے اس کی مغفرت ہو اور جس کے لئے پڑھا جائے اس کی مغفرت ہو میں
نے لا الہ الا اللہ اتنے بار پڑھا تھا اس میں کسی کے لئے خاص نیت نہ تھی اپنے
بعض رفیقوں کے ساتھ ایک دعوت میں گیا ان میں ایک جوان کے کشف کا شہرہ
تھا کھانا کھاتے کھاتے رونے لگا میں نے سب پوچھا کہا اپنی ماں کو عذاب میں
دیکھتا ہوں میں نے اپنے دل میں کلمہ کا ثواب اس کی ماں کو بخش دیا فوراً وہ جوان
ہنسنے لگا اور کہا اب میں اسے اچھی جگہ دیکھتا ہوں۔ امام محی الدین ابن عربی رضی
اللہ عنہ فرماتے ہیں تو میں حدیث کی صحت اس جوان کے کشف کی صحت سے
پہچانی اور اس کے کشف کی صحت اس حدیث کی صحت سے جانی۔

(مرقات شرح مشکوٰۃ ج ۳، ص ۹۸)

امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور 70000 مرتبہ کلمہ شریف:
بیاران و دوستان فرمابند کہ ہفتاد ہزار بار کلمہ طیبہ لا الہ
الا اللہ بروحانیت موحومی خواجہ محمد صادق بروحانیت مرحومہ
ہمشیرہ ام کلثوم بخوانند و ثواب ہفتاد ہزار بار بروحانیت یکمے
بخشند و ہفتاد ہزار بار دیگر را بروحانیت دیگرے از دوستان
دعائو فاتحہ سنول است.

ترجمہ: یاروں اور دوستوں کو کہہ دیں کہ ستر ہزار مرتبہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ مرحومی خواجہ محمد صادق کی روحانیت کے لئے اور ستر ہزار بار ان کی ہمشیرہ مرحومہ ام کلثوم کی روحانیت کے لئے پڑھیں اور ستر ہزار کلمہ کا ثواب ایک کی روح کو اور ستر ہزار کلمہ کا ثواب دوسرے کی روح کو بخشیں دوستوں سے فاتحہ اور دعا کے لئے التماس ہے۔ (مکتوبات شریف، امام ربانی، ج ۲، ص ۱۴)

حضرت سید مخدوم جہانیاں رضی اللہ عنہ اور ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف:
من قال لا الہ الا اللہ مائة الف مرة وجعل الثواب للمیت
غفر اللہ کذا لک المیت وان کان موجبا للعقوبة.

ترجمہ: یعنی جو شخص لا الہ الا اللہ ایک لاکھ بار کہے اور اس کا ثواب مردے کو بخشے تو اللہ تعالیٰ اس مردے کو بخش دے گا اگرچہ وہ عقوبت کا مستحق ہو۔

(ملفوظات مخدوم جہانیاں، ج ۱، ص ۱۶۷)

زمانہ نبوی میں کلمہ شریف لاکھ بار پڑھ کر بخشا جاتا تھا:

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ نبوی میں جب کوئی مرتا تھا تو ہم لوگ مل کر ایک لاکھ بار کلمہ پڑھ کر اس کا ثواب اس کو بخشتے تھے۔ (انیس الواعظین ص ۳۱۷، علامہ ابوبکر بن محمد علی القرشی)

یاد رہے کہ اس کتاب کے ابتدا میں کچھ تاثر مفتی محمد شفیع دیوبندی کے لکھے جو کہتے ہیں کہ مصنف ابوبکر بن محمد علی القرشی کا شمار اللہ کے ولیوں میں ہوتا ہے اور ایک بلند پایہ صوفی تھے بلکہ ایک جلیل القدر عالم دین تھے اور انیس الواعظین آپ کی شہرہ آفاق کتاب ہے۔

علامہ محمد جعفر قریشی حنفی اور ایک لاکھ مرتبہ کلمہ شریف:

حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بعد از نماز فرض تین بار لا الہ الا اللہ کہے اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا اور جو شخص بعد از نماز فجر کے سات مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ کے ساتوں طبقے حرام کر دے گا اور جو شخص آٹھ بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہشت کے آٹھوں دروازے کھول دے گا اور جو ستر بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو نگاہِ رحمت سے ستر بار دیکھے گا اور جو سو بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے ماں باپ کو بخش دے گا اور جو ہزار بار پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو پل صراط کے ہزار عذابوں سے دور رکھے گا اور جو شخص ایک لاکھ بار پڑھے کر میت کو اس کا ثواب بخشے گا تو اللہ تعالیٰ اس میت کے تمام گناہ معاف فرمائے گا اور اس کی مغفرت کرے گا اگرچہ وہ مستحق عذاب ہی کیوں نہ ہو۔ (علم الیقین، ص ۹۴، علامہ محمد جعفر قریشی حنفی رحمۃ اللہ علیہ)

مولوی محمد قاسم نانوتوی دیوبندی اور ایک لاکھ یا چھتر ہزار مرتبہ کلمہ شریف:

نقل حضرت جنید رضی اللہ عنہ کے کسی مرید کا رنگ یکا یک متغیر ہو گیا آپ نے سبب پوچھا تو بروئے مکاشفہ اس نے یہ کہا کہ اپنی اماں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ حضرت جنید رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ یا چھتر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھا تھا یہ سمجھ کر کہ بعض روایتوں میں اس قدر کلمہ کے ثواب پر وعدہ مغفرت ہے اپنے جی ہی جی میں اس مرید کی ماں کو بخش دیا اور اس کو اطلاع نہ کی مگر بخشے ہی کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جوان ہشاش بشاش ہے۔ آپ نے پھر سبب پوچھا اس نے عرض کیا کہ اب اپنی والدہ کو جنت میں دیکھتا ہوں۔ سو آپ نے اس پر یہ فرمایا کہ اس جوان کے مکاشفہ کی صحت تو مجھ کو حدیث سے معلوم ہوئی اور حدیث کی تصحیح اس

کے مکاشفہ سے ہو گئی۔ (تحذیر الناس ص ۴۴، مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی)

مولوی عبدالرشید گنگوہی دیوبندی اور پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ شریف:

سوال: یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ جس میت کے واسطے پچھتر ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھا جاوے وہ جنتی ہے پس اگر دوسرے روز پڑھتے ہیں تو دو جا اور تیسرے روز پڑھیں تو تیجا علیٰ ہذا القیاس چوتھا وغیرہ ہیں اس کو علماء بدعت کہتے ہیں۔ پس اب میت کو ثواب کس طرح پہنچایا جاوے؟

جواب: جس وقت میت پر جمع ہوتے ہیں اس کی تجہیز و تکفین کے واسطے وہاں جو لوگ کاروبار میں مشغول ہیں وہ اپنے کاروبار میں رہیں اور باقی کلمہ پڑھے جاویں جس قدر ہو جاوے اور باقی مقدار کو اپنے اپنے گھر پڑھ دیویں کوئی حاجت اجتماع کی بھی نہیں حدیث میں ایک جلسہ میں پڑھنا یا جمع ہو کر پڑھنا تو نہیں ذکر ہوا پڑھنا فرمایا ہے جس طرح ہو پڑھ دیوے۔ (تذکرہ الرشید ص ۱۴۰، مولوی عاشق الہی میرٹھی، دیوبندی۔ فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶۳۔ مولوی عبدالرشید گنگوہی دیوبندی)

مولوی قاسم دیوبندی اور کلمہ شریف کا ایصال ثواب مل کر پڑھنا:

میر واجد علی صاحب قنوجی فرماتے ہیں میرے مرشد حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نے مجھ سے بیان فرمایا کہ میں ایک مرتبہ گنگوہ گیا خانقاہ میں ایک کورا بدھنا رکھا ہوا تھا میں نے اس کو اٹھایا کہ کنویں میں سے پانی کھینچا اور اس میں بھر کر پیا تو پانی کڑوا پایا ظہر کی نماز کے وقت حضرت سے ملا اور یہ قصہ بھی عرض کیا آپ نے فرمایا کنویں کا پانی تو میٹھا ہے کڑوا نہیں ہے میں نے وہ کورا بدھنا پیش کیا جس میں پانی بھرا تھا۔ حضرت نے بھی پانی چکھا تو بدستور تلخ تھا آپ نے فرمایا اچھا اس کو رکھ دو یہ فرما کر نماز ظہر میں مشغول ہو گئے۔ سلام

پھیرنے کے بعد حضرت نے نمازیوں سے فرمایا کہ کلمہ طیب جس قدر جس سے پڑھا جائے پڑھو اور خود بھی حضرت نے پڑھنا شروع کیا تھوڑی دیر بعد حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ دعا مانگ کر ہاتھ منہ پر پھیر لیے اس کے بعد بدھنا اٹھا کر پانی پیا تو شیریں تھا اس وقت مسجد میں جتنے نمازی تھے سب نے چکھا کسی قسم کی تلخی اور کڑواہٹ نہ تھی تب حضرت نے فرمایا اس بدھنے کی مٹی اس قبر کی ہے جسے عذاب ہو رہا تھا الحمد للہ کلمہ کی برکت سے عذاب رفع ہو گیا۔

(تذکرہ الرشید ص ۲۱۲، حصہ دوم، مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

سوالا کہ مرتبہ کلمہ شریف اور فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:

سوال: سوالا کہ دفعہ کلمہ شریف پڑھ کر اگر میت کو بخشا جاوے تو امید مغفرت کی ہے یہ روایت کون سی کتاب میں ہے لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہیے یا محمد رسول اللہ بھی ملایا جاوے۔

جواب: یہ روایت کسی حدیث کی کتاب میں نظر سے نہیں گزری بعض مشائخ نے اس کو نقل فرمایا ہے لہذا عمل اس پر درست ہے اور معمول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے کا نہیں بلکہ صرف لا الہ الا اللہ کا اور کبھی کبھی لا الہ الا اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملانے کا ہے اور حدیث ترمذی وابن ماجہ میں لکن الذکر لا الہ الا اللہ۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵، ص ۴۴۲)

قرآن خوانی اور احسن الفتاویٰ دیوبندی:

سوال: قرآن پڑھ کر ثواب مردہ کو بخشا جائے تو عذاب میں تخفیف ہوتی ہے یا نہیں؟

جواب: ومنہ الصدق والصواب۔

قال الخطاب فيہ دليل على استحباب تلاوة الكتاب العزيز على القبور لانه اذا كان يرجى عن الميت التخفيف بتسبيح الشجر فتلاوة القرآن العظيم اعظم رجاء و بركة. (عمدة القارى ج ۱، ص ۸۷۵) وايضاً عن انس رضى الله عنه يرفعه من دخل المقابر فقرأ يس خفف الله عنهم يومئذ ومن زار قبر والديه او احدهما فقرأ عنده او عندهما يس غفر له. (عمدة القارى ج ۱ ص ۸۷۵، مولوى رشيد احمد ديوبندى، احسن الفتاوى ج ۴، ص ۲۰۵)

70000 مرتبہ کلمہ شریف اور امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ:

حضرت شیخ ابو یزید قرطبی رضى الله عنه سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے بعض آثار میں سنا تھا کہ جو کوئی لا الہ الا اللہ ستر ہزار بار پڑھے تو اسے دوزخ سے نجات ہو جائے گی میں نے بخيال برکت اس وعدے کے یہ عمل اپنی بیوی کے لئے بھی کیا اور اپنے لئے چند نصاب پورے کئے جنہیں اپنا ذخیرہ آخرت سمجھتا تھا ان دنوں ہمارے ساتھ بحیرہ میں ایک نوجوان رہتے تھے۔ مشہور تھا کہ انہیں بعض اوقات میں جنت اور دوزخ کا کشف ہوتا ہے اور ساری جماعت باوجود صغریٰ کے ان کی تعظیم کرتی تھی مگر میرے ذہن میں ان کی طرف سے کچھ شبہ تھا اتفاقاً بعض برادران نے دعوت کر کے ہمیں اپنے گھر بلایا جب ہم کھانا تناول کر رہے تھے اور وہ شخص بھی ہمارے ساتھ تھے ناگاہ انہوں نے ایک بھیانک آواز سے چیخ ماری اور اس کا سانس پھولنے لگا اور کہنے لگے اے میرے چچا یہ میری ماں دوزخ میں ہے اور وہ ایسی شدت سے چیخ رہے تھے کہ سننے والے کو یقین ہوتا تھا کہ ضرور یہ کسی مصیبت کی وجہ سے چیخ رہا ہے۔ جب میں نے ان

کی گھبراہٹ دیکھی میں نے اپنے جی میں کہا کہ آج اس شخص کی سچائی کا تجربہ کروں چنانچہ میرے دل میں القا ہوا کہ ایک نصاب ستر ہزار لا الہ الا اللہ کا جس کو میں نے پڑھا تھا اور اسے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا اس کی ماں کو فدیہ کروں اور میں نے جی میں یہ بھی کہا کہ حدیث صحیح ہے اور اس کے راوی صادق ہیں، یا اللہ ستر ہزار کلمہ اس عورت پر قربان کرتا ہوں جو اس کی ماں ہے ابھی یہ خیال میں پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ اس نے کہا اے چچا وہ دوزخ سے نکالی گئی۔ الحمد للہ رب العلمین مجھے اس سے دو فائدے ہوئے ایک اس حدیث کے صدق پر ایمان ہو گیا۔ دوسرے اس جوان کے متعلق جو شبہ تھا جاتا رہا اور اس کے سچے ہونے کا یقین ہو گیا۔ (روض الریاحین ص ۳۳۵ امام یافعی یمینی رضی اللہ عنہ)

(۳) فوت شدہ کے لئے دعا خیر اور احادیث مبارکہ:

اب تک ہم نے صدقہ قرآن سے، تلاوت قرآن سے، دعا خیر قرآن سے ثابت کیا اور صدقہ برائے ایصال ثواب احادیث مبارکہ اور تلاوت قرآن اور دیگر ذکر و اذکار کا ایصال ثواب احادیث مبارکہ اور فتاویٰ جات کی روشنی میں پیش کیا اب انشاء اللہ تعالیٰ فوت شدہ کو دعائے خیر کا فائدہ احادیث مبارکہ سے ہم تحریر کرتے ہیں آپ ملاحظہ فرمائیں۔

مغفرت کی دعا..... قرآن سے:

والذین جاؤو من بعدہم یقولون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین

سبقونا بالایمان ۵ (سورۃ حشر آیت نمبر ۱۰، پ ۲۸)

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے وہ لوگ جو ان کے بعد آئے کہتے ہیں

خداوند! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کی مغفرت کر جو ہم سے

پہلے ایمان لائے ہیں۔

حاشیہ..... تفسیر بیضاوی اور دعا:

قوله يقولون الآية وفيه ترغيب للخلف للدعاء للسلف
 لاسيما العلماء الاقدمين فانهم آباء تعليم الدين وان الدعاء بالمغفرة اهم
 ترجمہ: یعنی اس آیت کریمہ میں خلف کو رغبت دینا ہے سلف کے لئے دعا
 کرنے کی خصوصاً اگلے علماء کے لئے کہ وہ دینی تعلیم کے باپ ہیں اور یہ کہ
 مغفرت کی دعا سب سے اہم ہے۔ (حاشیہ تفسیر بیضاوی ج ۷، ص ۱۵۴)
 تفسیر روح البیان اور دعا:

وضحا لاية دليل على ان الترحم والا استغفار واجب على
 المومنين الاخرين للسابقين منهم لاسيما لابائهم و معلميهم امور الدين
 ترجمہ: یہ آیت ربنا اغفر لنا میں اس امر پر دلیل ہے کہ گزشتہ مسلمانوں کے لئے
 رحمت کی دعا کرنا اور مغفرت چاہنا پچھلے مسلمانوں پر واجب ہے خصوصاً اپنے آباء
 و اجداد اور دینی علوم کے اساتذہ کرام کے لئے۔ (تفسیر روح البیان ج ۶، ص
 ۲۱۰، علامہ اسماعیل حقی رضی اللہ عنہ)

قبر میں میت دعا کا انتظار کرتی ہے:

عن عبد الله بن عباس رضي الله تعالى عنهما قال . قال رسول
 الله صلى الله عليه وآله وسلم ما الميت في القبر الا كالغريق المتغوث
 لينظر دعوة لحقه من اب او ام او اخ او صديق فاذا لحقنه كان احب اليه
 من الدنيا وما فيها وان الله تعالى ليدخل على اهل القبور من دعاء اهل
 الارض امثال الجبال وان هدية الاحياء الى الاموات الاستغفار لهم.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میت قبر میں اس حالت میں ہوتی ہے جس طرح کوئی ڈوبتا ہوا آدمی اسے انتظار ہوتا ہے کہ اسے کوئی دعا پہنچے۔ ماں یا باپ یا بھائی یا کسی دوست کی طرف سے تو جب اس کو دعا پہنچ جاتی ہے تو وہ دعا سے دنیا و ما فیہا سے محبوب ہوتی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ زمین والوں کی دعا سے اہل قبور کو پہاڑوں کے برابر ثواب عطا کرتا ہے اور بے شک اہل قبور کے لئے زندوں کا ہدیہ ان کے لئے دعائے مغفرت کرنا ہے۔

(بیہقی فی شعب الایمان ج ۶، ص ۲۰۳، دیلمی فی فردوس الاخبار، ج ۴، ص ۳۹۱، مشکوٰۃ ص ۲۰۶، تفسیر مظہری زیر آیت وان لیس الانسان، ص ۲۷، تفسیر عزیز کی زیر آیت والقمر اذا لتسق، پارہ ۳۰)

دعا کی برکت سے درجہ بلند:

عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ عزوجل لیرفع الدرجه للعبد الصالح فی الجنۃ فیقول یارب انی لی ہذہ فیقول باستغفار ولدک۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نیک بندے کا درجہ جنت میں بلند فرماتا ہے تو بندہ عرض کرتا ہے اے رب مجھے یہ درجہ کیسے ملا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تیرے بچے کی تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۰۶، رواہ احمد)

نیکیاں پہاڑوں کی طرح قیامت کے دن:

عن ابو سعید خدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم يتبع الدجل يوم القيامة من الحسنات امثال الجبال فيقولون الى هذا فيقال باستغفار اولادك لك.

ترجمہ: قیامت میں گناہگار جب نیکیاں پہاڑوں کی طرح دیکھے گا تو کہے گا یہ کہاں سے آئیں حکم ہوگا کہ یہ تیری اولاد کی بخشش مانگنے سے ہیں۔

(مشکوٰۃ ص ۱۹۸، شرح الصدور ص ۱۲۷)

دعا کرنے والے پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہوتا ہے:

عن ابو هريره رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان الله تعالى يقول ان عند ظن عبدي بي وانا معه اذا دعاني.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں اور میں اس کے ساتھ ہوں جب وہ مجھ سے دعا کرے۔

(صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۳۳، بخاری ج ۲، ص ۱۲۱، ترمذی ج ۲، ص ۲۰۰،

مسند احمد ج ۲، ص ۲۰۱)

دعا مومن کا ہتھیار ہے:

عن جابر بن عبد الله رضى الله عنهما قال . قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تدعون الله تعالى في ليلكم ونهاركم فان الدعاء سلاح المومن.

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا رات دن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہو کہ دعا

مسلمان کا ہتھیار ہے۔ (فزاویٰ رضویہ، کنز العمال)

دعا نہ کرنا غضب الہی کا سبب ہے:

عن ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم من لم یسال اللہ یغضب علیہ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ سے دعا نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس پر غضب فرمائے

گا۔ (ابن ماجہ ج ۲، ص ۴۸۰، مسند احمد ج ۲، ص ۴۴۳، کنز العمال ج ۲، ص ۶۸،

درمنثور سیوطی، ج ۵، ص ۳۵۶)

مسلمانوں کی اجتماعی دعا قبول ہوتی ہے:

عن حبیب بن مسلمہ فہری رضی اللہ عنہ قال . قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجتمع ملا فیذعو بعضهم ویومن

بعضہم الا اجابہم اللہ تعالیٰ.

ترجمہ: حضرت حبیب بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جگہ جمع ہو کر لوگ دعا کریں کہ کوئی دعا کرے اور سب

آمین کہیں تو سب کی دعا قبول ہوتی ہے۔

(مستدرک للحاکم، ج ۳، ص ۳۹۰، مجمع الزوائد، ج ۱۰، ص ۱۷۰،

کنز العمال، ج ۲، ص ۱۰۷، مجمع الزوائد، ج ۴، ص ۱۶)

کھانا سامنے رکھ کر پڑھنا اور دعا کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ تبوک کے دن بھوک نے لوگوں

کو خوب ستایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرش ایسا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

ادعناهم بفضل ازوادهم ثم ادع الله لهم عليها بالبركة فقال
 نعم فدعاء بتطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادهم فجعل الرجل يجي
 بكف ذرة ويجي الاخر يكف تمر ويجي الاخر بكسرة حتى اجتمع
 على النطع شيء يسير فدعا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
 بالبركة ثم قال خذوا في ادعيتكم فاخذوا في اوخيتهم حتى ماتر
 كوا في العسكر وعاء الاملاوة قال فاكلوا حتى شعرو او فضلت فضله
 فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اشهد ان لا اله الا الله واني
 رسول الله لا يلقى الله بهما عبد غير شاك فيحجب عن الجنة.

ترجمہ: روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جب غزوہ تبوک
 کا دن ہوا تو لوگوں کو بھوک نے گھیر لیا جب عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم ان لوگوں سے ان کے بچے ہوئے تو شے منگائیے پھر ان کے لئے
 اللہ تعالیٰ سے اس کھانے پر برکت کی دعا کیجئے فرمایا ہاں چنانچہ دسترخوان منگایا
 اسے بچھایا پھر ان کے بچے ہوئے تو شے منگائے تو کوئی شخص ایک مٹھی جوار لانے
 لگا اور کوئی ایک مٹھی چوہا رہے اور کوئی دوسرا روٹی کا ٹکڑا حتیٰ کہ دسترخوان پر تھوڑی
 سی چیز جمع ہو گئی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے برکت کی دعا کی پھر فرمایا
 کہ اسے اپنے برتنوں میں لے لو چنانچہ لوگوں نے اپنے برتنوں میں لے لیا حتیٰ کہ
 لشکر میں کوئی برتن نہ چھوڑا مگر اسے بھر لیا پھر کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے اور باقی بچ رہا
 تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے
 سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں کوئی بندہ اس گواہی کو لے کر اللہ سے
 نہ ملے گا جب کہ شک نہ کرے پھر وہ جنت سے حجاب میں بھی رہے۔

(مشکوٰۃ ص ۵۳۸، مسلم شریف ج ۱، ص ۴۳، اشعۃ اللمعات فارسی، ج ۴، ص

(۵۷۵، مسند احمد ج ۳، ص ۱۱)

حلوہ سامنے رکھ کر پڑھنا:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح ہوا ہی تھا کہ میری والدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کچھ چھوہارے، گھی، اور پنیر کا ارادہ کیا اس سے حلوہ بنایا اسے ایک پیالا میں ڈالا اور کہا اے انس یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے جاؤ اور عرض کرو کہ میری والدہ ماجدہ نے بھیجا ہے وہ آپ کو سلام عرض کرتی ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آپ کے لئے ہماری طرف سے قلیل ہدیہ ہے چنانچہ میں گیا اور میں نے یہ عرض کیا تو آپ نے فرمایا رکھ دو پھر فرمایا جاؤ فلاں فلاں کو اور فلاں کو میرے پاس بلا لاؤ جن کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نام لیا اور جسے تم ملو ہمارے پاس بلا لاؤ میں انہیں بھی بلا لایا جن کا نام لیا تھا اور اسے بھی جو راستے میں ملا تھا۔ پھر میں گھر لوٹا تو گھر حاضرین سے بھرا ہوا تھا حضرت انس سے کہا کہ تم کتنے لوگ ہو گئے تو انس نے عرض کیا تین سو کے قریب۔

فَرَأَى نَبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى

تِلْكَ الْحَسِينَةَ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللَّهُ.

ترجمہ: پس میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اس حلوہ پر ہاتھ رکھا اور جو اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ پڑھا پھر دس دس کو بلانے لگے وہ اس سے کھانے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرماتے تھے کہ اللہ کا نام لو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے فرمایا کہ لوگوں نے کھایا حتیٰ کہ سیر ہو گئے ایک ٹولہ نکلتا تھا

دوسرا ٹولہ آتا تھا حتیٰ کہ سب نے کھایا پھر مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس اٹھا لو میں نے اٹھا لیا۔ جب اٹھایا تو مجھے پتہ نہیں جب رکھا گیا تھا جب زیادہ تھا یا جب اٹھایا گیا۔

(مشکوٰۃ شریف، ص ۵۳۸، ۵۳۹۔ مسلم شریف ص ۴۶۱، ۴۶۲،

مستدرک حاکم، ج ۲، ص ۴۱۷)

فروٹ سامنے رکھ کر دعا کرنا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اذا اتى باول الثمره قال اللهم بارك لنا في مدینتنا وفي

تمارنا وفي مدنا وفي صاعنا برکة مع برکة ثم ینادله اصغر من بحفرتہ

من الولدان ۵

(مسلم، ج ۱، ص ۴۴۲، ابن ماجہ ص ۲۴۷، الادب المفرد، ص ۵۴)

ترجمہ: سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی خدمت اقدس میں جب موسم کا پہلا پھل پیش کیا جاتا تو آپ دعا فرماتے

کہ اے اللہ ہمارے شہر کو ہمارے لئے بابرکت بنا ہمارے پھلوں میں ہمارے ناپ

تول میں برکت ہی برکت دے پھر ان میں سے جو سب سے کم عمر ہوتا وہ پھل

تقسیم فرمادیتے۔

صدقہ سامنے آنے پر دعا کرنا:

عن عبداللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقہم قال اللهم صل علی ال

فر فلان فاتاہ ابی الصدقہ فقال اللهم صل علی ابی اوفی.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جب کوئی قوم صدقہ لے کر آتی تو آپ اس کے لئے دعا فرماتے چنانچہ ابو اوفیٰ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۲۰۳)

مومن کی قبر پر کراماً کا تبین قیامت تک ملازمت کرتے ہیں:

عن ابو سعید رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول اذا قبض اللہ روح المؤمن سعد ملکاه الی السماء فقال اربنا و کلمة بعدک المؤمن نکتب عملہ وقد قبضناہ الیک فاذن لنا ان نسکن السماء فيقول اللہ تعالیٰ سمائی مملوۃ من ملائکتی یسبحون فيقولن فاذن لنا ان لسکن الارض فيقول اللہ تعالیٰ ارضی مملوۃ من خلقی یسبحون ولكن قوماً علی قبرہ فسبحانی وھلانی و کبرانی الی یوم القيمة و اکتبہ بعدی.

ترجمہ: روایت کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندہ مومن کی روح قبض فرماتا ہے تو اس کے دونوں فرشتے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔ کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے ہم کو اپنے بندہ مومن پر مقرر کیا تھا۔ ہم اس کا عمل لکھتے تھے اور تو نے اس کو اپنی طرف بلا لیا ہم کو اذن دے کہ ہم آسمان میں رہیں پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرا آسمان میرے فرشتوں سے بھرا ہوا ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں اور اذن طلب کرتے ہیں کہ زمین میں رہیں اللہ فرماتا ہے کہ زمین میری خلق سے بھری ہوئی ہے وہ میری تسبیح کرتے ہیں اور لیکن تم میرے بندہ کی

قبر پر کھڑے رہو سو میری تسبیح و تہلیل کرتے رہو روز قیامت تک اور اس کے حسنت میرے بندے کے لئے لکھو۔

(شرح برزخ ص ۳۲۳، محدث زماں ابو سعید خنی رضی اللہ عنہ، قضیۃ المقدس ص ۷۴، نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی، دقائق الاخبار ص ۱۰۸، امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے بیٹے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کا تیجے (قل شریف) کا ختم دیا:

مولانا محمد بن عبدالعزیز شمس الائمہ رحمۃ اللہ علیہ حدیث نقل کرتے ہیں۔

کان الیوم الثالث عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاء ابو ذر عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معہ لبن الناقة وخبذ الشعیر فوضعها عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قصرء النبی علیہ السلام الفاتحة مرة وسورة الاخلاص ثلاث مرات وقرأ . اللهم صل علی محمد انت لها اهل وهو لها اهل فرفع یدیه ومسح وجهه فامر بابی ذران یقسهما وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثواب هذه الاطعمة لانی ابراہیم ۵

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات سے تیسرا دن یعنی تیجہ تھا ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے ان کے ساتھ اونٹنی کا دودھ اور جو کی روٹی تھی۔ پس اس کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رکھ دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ اخلاص تین بار پڑھی اور یہ درود شریف۔

اللهم صل على محمد انت لها اهل وهو لها اهل پڑھا۔ یعنی اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا کہ تو جس کے لائق ہے اور وہ جس کے لائق ہے پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور اپنے منہ پر پھیرے اور ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس کو تقسیم کر دے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کھانے کا ثواب میرے بیٹے ابراہیم کے لئے ہے۔

(فتاویٰ اجملیہ ج ۳، ص ۵۲۸، ہدیۃ الحرمین ص ۴۹، علامہ عبدالحکیم محدث دہلوی۔ شرح برزخ ص ۱۰۱، محدث زماں ابوسعید حنفی رحمۃ اللہ علیہ، جامع الفتاویٰ انوار شریعت، ج ۱، ص ۲۳۷، ایصال ثواب کا شرعی طریقہ، ص ۱۳۲۔ علامہ محمد صالح حنفی رحمۃ اللہ علیہ)

نوٹ:- اوز جندی کتاب واقعی مولانا محمد بن عبدالعزیز شمس الائمہ کی ہے اور حضرت تلمیذان، حضرت شمس الائمہ کرنی رحمۃ اللہ علیہ میں سے تھے اور حضرت اوز جندی چھٹی صدی کے امام تھے۔ چنانچہ کتاب صدیق الحنفیہ ص 239 میں مسطور ہے اور فتاویٰ جامع الفوائد ص 227 و ص 251 بحوالہ جواہر خلاطی و فتاویٰ زبدہ و محیط سے اپنا دعویٰ ثابت کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ فتاویٰ اوز جندی بے شک فتاویٰ ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ مولوی عبداللہی وغیرہ کا یہ لکھنا کہ یہ فتاویٰ اوز جندی کوئی کتاب نہیں محض غلط اور کم فہمی پر دال ہے اور جو کسی صاحب نے لکھا ہے قال ملا علی قاری فی الاوز جندی یہ محض کاتب کا سہو ہے فقیر کے نزدیک یوں ہونا چاہیے تھا۔ قال محمد بن عبدالعزیز فی فتاویٰ اوز جندی بحوالہ انوار شریعت مرتبہ مفتی محمد اسلم قادری۔

شرح برزخ مصنف ابو سعید خنی:

کی وہ کتاب ہے جس کی تصدیق چھبیس علماء کرام نے کی ہے۔ جن میں عرب، لکھنؤ، ذہلی، لاہور، بمبئی، حیدرآباد، دکن، مدراس، بنگلور کے علماء کے علاوہ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی نے اپنی کتاب اتحاف النبلا میں اس کتاب کی تصدیق کی ہے کہ یہ واقعی حدیث کی کتاب ہے۔

(اتحاف النبلا، ص ۹۵ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

اکابر وہابیہ کی ایصال ثواب کی تصدیق:

علامہ وحید الزمان اور ایصال ثواب:

(۱) منها نذر اللہ فی موضع الشرك او اوقات الشرك لان الاحتراز من التشبه بالمشركين واجب ودلیلة حدیث هل كان فیها بیوانه سال فیها النبی هل كان فیها وتن من اوثان الجاهلیه هل كان فیها عید من اعیادهم اما النذر لغير الله خسرک صریح لان النذر عبادة قال النبی انما النذر ما اتبغی به وجه الله ولو نذر الله وصل توابعه الی روح نبی او ولی او احد من الاموات فهذا يجوز ویسمیه الناس بالفتاحه فی هذا لزمان صریح بجوازہ مولانا عبدالعزیز ومولانا محمد اسحاق وغیرہما وقال بعض العلماء انه لیس لهذا العمل اصل شرعی بعتمد علیہ فیکون بدعة ومنها عتہ واجاب عنه البعض بان له اصلا شرعیاً وهو حدیث بیرام سعد وقال ابو طلحة لیرحاء فہی الی الله عزوجل والی رسولہ وفی رواية اخرى صدقه الی الله والی رسولہ

صلى الله عليه وآله وسلم قلت هذا لعمل متداول عند الصوفية كافة
من غير تكبير واختلاف بينهم ۝

ترجمہ: رہی غیر اللہ کی نذر تو صریح شرک ہے کیونکہ نذر عبادت ہے اور نبی کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا انما النذر ما ابتغى به وجه الله اور اگر نذر اللہ
تعالیٰ کے لئے ہے اور اس کا ثواب نبی یا ولی اموات میں سے کسی کو پہنچانا مقصود
ہے تو یہ جائز ہے اور اس زمانہ میں اس کا نام فاتحہ ہے اور اس کی صراحت مولانا
عبدالعزیز دہلوی اور مولانا محمد اسحاق اور دوسروں نے کی ہے۔ بعض نے کہا کہ
اس عمل کی اصل شرح میں نہیں پائی جاتی لہذا بدعت قرار پائے گی۔ جب کہ
دوسروں نے ان کے جواب میں کہا اس کی اصل شریعت میں موجود ہے اور وہ
حضرت ام سعد کے کنوئیں کی حدیث ہے اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے حاک کے
کنوئیں کے لئے کہا کہ یہ اللہ عزوجل کی طرف اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہے اور دوسری روایت میں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف صدقہ ہے۔ میں کہتا ہوں یہ عمل تمام
صوفیاء کرام کے درمیان بغیر اختلاف اور انکار کے متداول اور مروج ہے۔

(ہدیۃ المہدی عربی ص ۳۸، اردو ص ۷۶۔ وحید زماں)

(۲) فائده شاع بين الناس في زمننا انهم يطبخون الطعام او
يضعون الحلوة ويقولون هذا نياز فلان من الاولياء او الانبياء كان
كان معنى التياز التحفة او الهدية ولا يقصدون النذر لغير الله بل
ايصال ثواب الى روحه فحسب فالراجح حلتہ كما ذكر تا من قبل
والا فالراجح حرمة.

ترجمہ: فائدہ ہمارے زمانے کے لوگوں میں یہ امر مشہور ہے کہ وہ کھانا پکاتے

ہیں اور حلوہ تیار کرتے ہیں اور کہتے ہیں یہ فلاں انبیاء و اولیاء کی نیاز ہے۔ پس اگر نیاز کا معنی ہدیہ تحفہ ہے اور غیر اللہ کی نذر مقصود نہیں بلکہ اس کی روح کو ایصال ثواب کرنا مقصود ہے تو رائج صورت کی حیثیت سے حلال ہے جس کا ہم ذکر کر چکے ہیں اور اگر رائج کے علاوہ ہے تو اس کی حرمت ہے۔

(ہدیۃ المہدی عربی ص ۴۰، اردو ص ۷۸، علامہ وحید الزماں وہابی)

(۳) اما علماء مکة فقالوا في رسالتهم الى محمد بن عبد الوهاب ان كان النذر لله و ذكر النبي والوئى لبيان المصرف او بطريق التوسل بان يقول يا الله ان قضيت حاجتى التصديق على خوام قبر فلان النبي او اولى او اللهم الفقراء على بابہ او يقول يا الله ان قضيت حاجتى ببركة فلان التصديق كذا اى اهدى ثوابه له او يقول يا نبى الله يا ولى الله ادع فى قضاء حاجتى من الله ان قضى الله حاجتى اهدى لك ثواب صدقة كذا فالنذر فى هذه الصدر كلها جائز واما يقولون هذا نذرانى وهذا نذر الولى فليس بنذر شرعى ولا داخل فى النهى و ليس فيه معنى النذر الشرعى و ما يهدى الى الاكابر يقال له فى العرف النذر. انهى.

ترجمہ: علمائے مکہ نے محمد بن عبد الوہاب کو لکھے گئے خطوط میں کہا اگر نذر اللہ کے لئے ہو اور مصرف کے بیان میں نبی یا ولی کا تذکرہ ہو یا توسل کے طریق پر یوں کہے۔ یا اللہ اگر میری حاجت پوری ہو جائے تو فلاں نبی یا فلاں ولی کے خدام پر صدقہ کروں گا یا اس کے دروازے پر فقیروں کو کھانا کھاؤں گا۔ یا یوں کہے یا اللہ فلاں کی برکت سے میری حاجت کو پوری فرما اور ایسے ہی وہاں پر صدقہ کرے یا انہیں ثواب کا ہدیہ پہنچائے۔ یا یوں کہے یا نبی اللہ یا ولی اللہ میرے لئے

اس حاجت میں اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالیٰ میری حاجت کو پورا فرما دے تو میں آپ کو صدقے کا ثواب ہدیہ کروں گا تو ان تمام صورتوں میں نذر جائز ہے۔ رہا یہ کہنا کہ نبی کی نذر ہے اور یہ ولی کی نذر ہے تو یہ نذر شرعی نہیں اور نہ ہی اس میں نذر شرعی کے معنی پائے جاتے ہیں اور جو اکابر کو ہدیے دیئے جاتے ہیں انہیں عرف عام میں نذر کہتے ہیں۔ (ہدیۃ المہدی عربی ص ۴۱، اردو ص ۷۹ و حید الزمان وہابی)

ابن قیم اور ایصال ثواب:

صدقہ، قرآن، دعا، استغفار کا فائدہ میت کو پہنچتا ہے:

فصل: لاخلاف بین اهل السنة فی ان الاموات تنفع بسعی الاحیاء فی امرین احدهما ما تسبب الیه المیت فی حیاته والثانی دعاء المسلمین و استغفارهم له والصدقه والحج واختلف اصحابنا فی ثواب العبادات البدنیہ كقراءة القرآن وغیرها وموهب المحققین من هل الحدیث ان ثواب كل عبادة بدقیة كانت كنتم القرآن او مالیه كالصدقه یعل الیهم سواء اهدى لهم كل الثواب او نصفه اوربعة نص علیہ الامام احمد وقال یصل الی المیت كل شئی من صدقة و صلوة وحج واعتكاف وقرارة وذكرو غیر ذلك وقوله تعالی و ان لیس للانسان الا ما سعی محمول علی الایمان یعنی لا ینفع الانسان ایمان غیره ان لم یکن هو مومنأ او المراد بالانسان ابوجهل او عقبه او ولید بن مغیره او منسوخ بایه اخرى والذین امنوا واتبعتم ذریتهم بایمان

الایة واللہ مجب الدعوات ویقضى الحاجات قال شیخنا ابن القیم
 قراءة القرآن واهواءها للمیم تطوعاً بغير اجرة توصل الثواب الیه
 وهذا وان لم یکن معروفاً فی السلف ولكن الدلیل یقضیه فانه
 اذا وصل ثواب الحج والصیام والدعا والا ستغفار والصدقه الی
 المیت بنصوص الاحادیث الصحیحة فای مانع یمنع من وصول
 ثواب القرآن نعم اذا عمل عملاً لنفس ثم بعد ذلك اراد ان یجعل
 ذلك بغيره لم یملك ذلك اوله ذلك فیہ قولان قلت وهذا ظهر
 فساد ما قال بعض الاعلام من اصحابنا ان اهداء ثواب العبادات
 البونیة للاموات بدعة نعم الاجماع لقراءة القرآن او تعین یوم لهذا
 الامر لا شک فی کونه بدعة.

ترجمہ: فصل: اہلسنت کے درمیان اس امر میں اختلاف نہیں کہ اموات
 زندوں کی کوشش سے دو امور سے نفع حاصل کرتے ہیں ایک یہ کہ جو اسباب میت
 کی طرف اس کی حیات میں تھے اور دوسرا مسلمان کی دعا اور ان کے لئے
 استغفار، صدقہ اور حج وغیرہ۔ ہمارے ساتھیوں میں بدنی عبادات کے ثواب میں
 اختلاف ہے جیسا کہ قرأت قرآن وغیرہ اور اہلحدیث میں سے محققین کا مذہب یہ
 ہے کہ ہر بدنی عبادت کا ثواب مردے کو پہنچتا ہے جیسا کہ ختم قرآن یا مال کا
 ثواب جیسا کہ صدقہ تو یہ ان کی طرف پہنچتا ہے اور برابر ہے کہ ان کے لئے تمام
 ثواب ہدیہ کرے یا نصف یا چوتھا حصہ اس پر امام احمد رضی اللہ عنہ سے نص ہے اور
 کہنا میت کو صدقہ، نماز، حج، اعتکاف اور قرأت قرآن ذکر اور اس کے علاوہ کا
 ثواب پہنچتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وان لیس للانسان الا ما سعى۔

اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش، یعنی انسان کو دوسرے کا ایمان نفع نہیں دیتا اگر وہ مومن نہیں ہوگا۔ یا انسان سے مراد ابو جہل یا عتبہ یا ولید بن مغیرہ ہے۔ یا یہ کہ یہ اس دوسری آیت سے منسوخ ہے۔ والذین امنوا واتبعتهم ذریعتهم بسایمان۔ اور جو ایمان لائے اور ان کی اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی پیروی کی اور اللہ مجیب الدعوات اور قاضی الحاجات ہے۔ ہمارے شیخ ابن قیم نے کہا میت کے لئے قرآن کی قرأت اور بغیر اجرت کے ہدیئے اور صدقہ کا ثواب اسے پہنچتا ہے۔ اگرچہ یہ امر سلف میں معروف نہیں لیکن دلیل اس کی مقتضی ہے بے شک نصوص حدیث سے حج، روزہ، دعا، استغفار اور صدقہ کا ثواب میت کو پہنچتا ہے پس قرآن کا ثواب پہنچنے سے کون سی چیز مانع ہے۔ ہاں جب عمل اس کی ذات کے لئے ہو پھر اس کے بعد ارادہ کرے کہ اسے دوسرے کے لئے مقرر کرے تو یہ اس پہلے کا مالک نہیں اس میں دو قول ہیں میں کہتا ہوں ہمارے بعض ساتھیوں کی اس بات کی فساد نیت ظاہر ہے کہ اموات کو بدنی عبادت کا ہدیہ کرنا بدعت ہے۔ ہاں قرأت قرآن کے لئے اجماع ہے رہا تعین یوم تو اس امر کے بدعت ہونے میں شک نہیں۔ (ہدیۃ المہدی عربی ص ۱۰۷، ۱۰۸، اردو ص ۱۹۱، ۱۹۲)

صدقہ یا دعایا استغفار یا قرأت قرآن سے عذاب ختم:

ابن قیم اور ایصال ثواب:

دوسری قسم کا قبر کا عذاب وقتی ہوتا ہے جو تھوڑے سے گناہگاروں پر ان کے گناہوں کے مطابق ایک مقررہ وقت تک ہوتا ہے پھر ختم ہو جاتا ہے جیسا کہ گناہگاروں کو ایک خاص وقت تک دوزخ میں عذاب ہوگا پھر عذاب موقوف ہو

جائے گا اس قسم کا عذاب قبر دعا سے یا صدقہ سے یا استغفار سے یا قرآن کی تلاوت سے جو کسی عزیز کی طرف سے مردے کو پہنچتی ہے۔ موقوف ہو جاتا ہے جیسا کہ دنیا میں کسی کو کچھ سزا دی جاتی ہے پھر کوئی سفارش کر کے اسے چھڑا لیتا ہے۔ دنیوی شفاعت میں اجازت کا حصول لازم و ملزوم نہیں۔

(کتاب الروح ص ۱۷۱، علامہ بن قیم اکابر وہابیہ)

مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی اور ایصال ثواب:

سوال: کسی شخص کے مر جانے کے بعد چوتھے یا چالیسویں دن یا اس کے علاوہ متعین غیر متعین دنوں میں کسی مردے کے نام پر قرآن خوانی کر کے اور غرباء کو کھانا کھلا کے ایصال ثواب کرنا جائز یا ناجائز؟

جواب: قرآن مجید پڑھ کر یا صدقہ خیرات کر کے میت کے لئے استغفار کرنا جائز بلکہ احسن طریق ہے رکمی طور پر دن مقرر نہ کرنا چاہیے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۳۴، مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی)

مولوی محمد بن اسماعیل امیر یمانی وہابی اور ایصال ثواب:

ان هذه الادعية ونحوها نافعة للميت بلا خلاف واما غيرها من قراءة القرآن له فالشافعي يقول لا يصل ذلك اليه وذهب احمد وجماعته من العلماء الى وصول ذلك اليه وذهب جماعة من اهل السنة والحنفية الى ان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلوة كان او صوما او حججا او صدقة او قراءة قرآن اور ذكر او الى نوع من انواع القرب وهذا هو القول الارجع دليلا وقد اخرج دار قطنى ان رجلا سال النبي صلى الله عليه وآله وسلم انه كيف يبر ابويه هو موتها

فاجابه يانه يصلى لهما مع صلوته ويصوم لهما مع صيامه و اخرج ابو داؤد من حديث معقل بن يسار عنه صلى الله عليه وآله وسلم اقراء واعلى موتاكم سورة يس وهو شامل للميت بل هو الحقيقه فيه و اخرج الشيخان انه صلى الله عليه وآله وسلم كان يضحى عن نفسه بكبش وعن امته بكبش وفيه اشارة الى ان الانسان ينفعه عمل غيره وقد بسطنا الكلام فى حواشى ضوء النهار بما ينفع منه هذا المذهب انتهى.

ترجمہ: یعنی یہ زیارتِ قبر کی دعائیں اور مثل ان کے اور دعائیں میت کو نافع ہیں بلا اختلاف اور میت کے لئے قرآن پڑھنا سو امام شافعی کہتے ہیں کہ اس قرآن کا ثواب میت کو نہیں پہنچتا ہے اور امام احمد اور علماء کی ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ قرآن پڑھنے کا یہ ثواب میت کو پہنچتا ہے اور علماء اہل سنت سے ایک جماعت کا اور حنفیہ کا یہ مذہب ہے کہ انسان کو جائز ہے کہ اپنے عمل کا ثواب غیر کو بخشے نماز ہو یا روزہ یا صدقہ یا خیرات قرآن یا کوئی اور ذکر یا کسی قسم کی کوئی اور عبادت اور یہی قول دلیل کی رو سے زیادہ راجح ہے اور دارقطنی نے روایت کیا ہے کہ ایک مرد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ وہ اپنے والدین کے ساتھ ان کے مرنے کے بعد کیونکر نیکی و احسان کرے۔ آپ نے فرمایا اپنی نماز کے ساتھ ان دونوں کے لئے نماز پڑھے اور اپنے روزے کے ساتھ ان دونوں کے لئے روزہ رکھے اور ابو داؤد میں معقل بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اپنے مردوں پر سورۃ یسین پڑھو اور یہ حکم میت کو بھی شامل ہے۔ فی الحقیقت میت ہی کے لئے ہے اور صحیح بخاری، صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک بھیڑ اپنی طرف سے قربان کرتے

تھے اور ایک اپنی امت کی طرف سے اور اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ آدمی کو غیر کا عمل نفع دیتا ہے اور ہم اپنے حواشی ضوء النہار میں اس مسئلہ پر مبسوط کلام کیا ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ یہی مذہب قوی ہے۔

(سبل السلام شرح بلوغ المرام ج ۱، ص ۲۰۶، مولوی محمد بن اسماعیل امیر

یمانی وہابی۔ بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ ج ۲، ص ۳۵، مولوی ثناء اللہ امرتسری وہابی۔ فتاویٰ

علماء حدیث ج ۵، ۳۶۳، مولوی علی محمد سعیدی وہابی)

قاضی شوکانی وہابی اور ایصال ثواب:

والحق انه یخصص عموم الایة بالصدقة من الولد کما فی احادیث الباب و بالحج من الولد کما فی خبر الخشمیہ ومن غیر الولد ایضا کما فی حدیث المحرم عن اخیه شیرمة ام لا وبالغق من الولد کما وقع فی البخاری فی حدیث سعد خلا فاللما لکیة علی المشهور عندهم وبالصلوة من الولد ایضا لما روی الدارقطنی ان رجلا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه کان لی ایوان ابرہما فی حال حیاتہما فکیف لی ببرہما بعد موتہما فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان من البر بعد البر ان تصلی لہما مع صلاحک وان تصوم لہما مع صیامک وبالصیام من الولد لهذا الحدیث ولحدیث ابن عباس عند البخاری ومسلم ان امرأة قالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان امتی ماتت وعلیہا صوم نذر فقال ارایت لم کان دین علی امک واخرج مسلم و ابو داؤد والترمذی من حدیث بريدة ان امرأة قالت انه کان علی امی صوم شهر فاصوم عنہا قال صومی عنہا ومن

غیر الولد ایضا لحديث من مات وعليه صيام صام عنه وليه متفق عليه
 وبقرأة يس من الولد وغيره لحديث اقرأوا اعلى موتاكم يس وبالذعا
 من الولد لحديث او ولد صالح يدعوله ومن غيره لحديث استغفرو
 الاخيكم وسلوا له الثبیت ولعوله تعالى . وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ
 يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ ۝ ولما ثبت من
 الدعاء للميت عند الزيادة الخ . وبجميع ما يفعله الولد لو االديه من
 اعمال البر لحديث ولو الانسان من سعيه انتهى .

ترجمہ: حاصل و خلاصہ ترجمہ اس عبارت کا بقدر ضرورت یہ ہے کہ حق یہ ہے کہ
 آیت وان لیس للانسان الا ما سعی۔ اپنے عموم پر نہیں ہے اور اس کے عموم سے اولاد
 کا صدقہ خارج یعنی اولاد اپنے مرے ہوئے والدین کے لئے صدقہ کرے اس کا
 ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور اولاد اور غیر اولاد کا حج بھی خارج ہے اس واسطے کہ
 نثریہ کی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ اولاد جو اپنے والدین کے لئے حج کرے
 اس کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے اور شہرمہ کے بھائی کی حدیث سے ثابت ہے کہ
 حج کا ثواب میت کو غیر اولاد کی طرف سے بھی پہنچتا ہے اور اولاد جو اپنے والدین
 کے لئے غلام آزاد کرے تو اس کا بھی ثواب والدین کو پہنچتا ہے جیسا بخاری میں
 سعد کی حدیث سے ثابت ہے اور اولاد جو اپنے والدین کے لئے نماز یا روزہ
 رکھے سو اس کا بھی ثواب والدین کو پہنچتا ہے اس واسطے کہ دارقطنی میں ہے کہ
 ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ تھے ان کی
 زندگی میں ان کے ساتھ نیکی اور احسان کرتا تھا پس ان کے مرنے کے بعد ان
 کے ساتھ کیونکر نیکی کروں۔ آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد نیکی یہ ہے کہ اپنی
 نماز کے ساتھ اپنے والدین کے لئے بھی نماز پڑھ اور اپنے روزہ کے ساتھ اپنے

والدین کے لئے بھی روزہ رکھ اور صحیحین بخاری و مسلم میں ابن عباس کی حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری ماں مر گئی اور اس کے ذمہ نذر کے روزے تھے آپ نے فرمایا بتا اگر تیری ماں کے ذمہ قرض ہوتا اور اس کی طرف سے تو ادا کرتی تو ادا ہو جاتا یا نہیں اس نے کہا ہاں ادا ہو جاتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا روزہ رکھ اپنی ماں کی طرف سے اور صحیح مسلم وغیرہ میں ہے کہ ایک عورت نے کہا کہ میری ماں کے ذمہ ایک مہینے کے روزے ہیں تو کیا میں اس کی طرف سے روزہ رکھوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی ماں کی طرف سے روزہ رکھ اور غیر اولاد کے روزہ کا بھی ثواب میت کو ملتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث متفق علیہ میں آیا ہے کہ جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا بھی روزہ رکھے اور سورۃ یسین کا ثواب بھی میت کو ملتا ہے اولاد کی طرف سے بھی اور غیر اولاد کی طرف سے بھی اس واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں پر سورۃ یسین پڑھو اور دعا کا نفع بھی میت کو پہنچتا ہے اولاد دعا کرے یا کوئی اور جو جو کار خیر اولاد اپنے والدین کے لئے کرے سب کا ثواب والدین کو پہنچتا ہے۔ اس واسطے کہ حدیث میں آیا ہے کہ انسان کی اولاد اس کی سعی سے ہے۔ (نیل الاوطار حصہ ۴، ص ۱۰۰، قاضی شوکانی وہابی۔ فتاویٰ علماء حدیث، ج ۵، ص ۶۴، مولوی علی محمد سعیدی فتاویٰ ثنائیہ، ج ۲، ص ۳۵، مولوی ثناء اللہ امرتسری)

علامہ ابن النخوی کی تحقیق ایصال ثواب پر:

لا یصل عندنا ثواب القراءة علی المشہور والمختار الوصول

اذا سال اللہ ایصال ثواب قرأت وینفی الجزم بہ لانه دعا فاذا جاز

الدعاء للميت بما ليس لداعي فلان يجوز بما هو له اولى ويبقى الامر فيه موقوفاً على استجابة الدعاء وهذا المعنى لا يختص بالقراءة بل يجرى في سائر الاعمال والظاهر ان الدعاء متفق عليه انه ينفع الميت والحى والقريب والبعيد يوميه وغيرها وعلى ذلك احاديث كثيرة بل كان افضل ان يدعو لا خيه بظهر الغيب انتهى.

ترجمہ: یعنی ہمارے نزدیک مشہور قول پر قرأت قرآن کا ثواب سب کو نہیں پہنچتا اور مختار یہ ہے کہ پہنچتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ سے قرأت قرآن کے ثواب پہنچنے کا سوال کرے یعنی قرآن پڑھ کر دعا کرے اور یہ سوال کرے کہ یا اللہ اس قرأت کا ثواب فلاں میت کو تو پہنچا دے اور دعا کے قبول ہونے پر امر موقوف رہے گا یعنی اگر دعا اس کی قبول ہوئی تو قرأت کا ثواب میت کو پہنچے گا اور اگر دعا قبول نہ ہوئی تو نہیں پہنچے گا اور اس طرح قرأت کے ثواب پہنچنے کا جزم کرنا لائق ہے اس واسطے کہ یہ دعا ہے پس جبکہ میت کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا جائز ہے جو داعی کے اختیار میں نہیں ہے تو اس کے لئے ایسی چیز کی دعا کرنا بدرجہ اولیٰ جائز ہوگا جو آدمی کے اختیار میں ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ دعا کا نفع میت کو بالاتفاق پہنچتا ہے اور زندہ کو بھی پہنچتا ہے۔ نزدیک ہو خواہ دور ہو اور اس بارے میں بہت سی حدیثیں آئی ہیں بلکہ افضل یہ ہے کہ آدمی اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرے۔ (شرح المنہاج، علامہ ابن النخوی، فتاویٰ علماء حدیث، ج ۵، ص ۳۶۶، مولوی علی محمد سعیدی، بحوالہ فتاویٰ ثنائیہ، ج ۲، ص ۳۸، مولوی ثناء اللہ امرتسری، نیل الاوطار حصہ ۴، ص ۹۹، قاضی شوکانی اکابر وہابیہ)

بعد تحقیق فتویٰ:

قرأتِ قرآن سے ایصالِ ثواب کے متعلق بعد تحقیق یہی فتویٰ ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن مجید کی تلاوت کر کے ثواب میت کو بخشے تو اس کا ثواب میت کو پہنچتا ہے بشرطیکہ پڑھنے والا خود بغرضِ ثواب بغیر کسی رسم و رواج کی پابندی کے پڑھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ، ج ۲، ص ۳۹، مولوی ثناء اللہ امرتسری)

مجددِ وہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی اور ایصالِ ثواب:

رواہ طبرانی، اس کو دیلمی نے بھی معاویہ بن حیدہ سے روایت کیا ہے انس مرفوعاً کہتے ہیں جس گھر میں کوئی مر جاتا ہے اور اس کی طرف سے بعد اس کے مرنے کے کوئی ہدیہ بھیجتا ہے تو جبریل علیہ السلام اس کو ایک نور کے طباق میں رکھ کر کنارہ قبر پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں۔ اے گہری قبر والے یہ تحفہ بھیجا ہے تجھ کو تیرے گھر والوں نے تو اس کو لے پھر وہ ہدیہ اس پر داخل ہوتا ہے۔ وہ بہت خوش ہوتا ہے اس کے ہمسایہ جن کو کوئی ہدیہ بھیجا نہیں گیا ہے غمگین ہوتے ہیں۔

(قضیۃ المقذور ص ۷۶، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

امتِ مصطفیٰ گناہوں سے پاک ہو کر قبروں سے نکلیں گی

بوجہ زندہ مسلمانوں کی استغفار کے:

انس نے مرفوعاً کہا ہے یہ امت میری امت مرحومہ ہے قبروں میں گناہ لے کر داخل ہوتی ہے۔ جب نکلے گی بے گناہ نکلے گی ان کے گناہ بسبب استغفار مومنوں کے دور ہو جائیں گے۔

(قضیۃ المقذور، ص ۷۶، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

قبر پر قرآن خوانی صحابہ کرام کا طریقہ ہے:

حافظ شمس الدین بن عبدالواحد نے کہا ہے قدیم سے ہر شہر میں مسلمان جمع ہوتے ہیں اور مردوں کے لئے قرآن پڑھتے ہیں سو یہ گویا ان کا اجتماع ہے شعبی نے کہا انصار میں جب کوئی مرجاتا تو اس کی قبر کی طرف جا کر اس کے لئے قرآن پڑھتے۔ (قضیۃ المقدور ص ۷۸، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی)

گیارہ مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر ایصالِ ثواب کرنا:

رواہ الخلال علی مرتضیٰ نے مرفوعاً کہا ہے جس کسی کا گزر مقابر پر ہوا اور وہ گیارہ بار قل ھو اللہ احد پڑھ کر اس کا ثواب اموات کو بخشے تو اس کو بعد مردگان ثواب دیا جاتا ہے۔ ابو محمد السمرقندی ابو ہریرہ کا لفظ مرفوعاً یہ ہے جو کوئی مقابر میں جا کر فاتحہ و قل ھو اللہ احد و اَلْہَاکُمُ التَّکَاثُرُ پڑھے اور کہے یہ جو میں نے پڑھا اس کا ثواب میں نے مومنین و مومنات اہل قبور کو دیا تو وہ سب مردے اس کے لئے طرف اللہ کے شفیع ہوتے ہیں۔

(قضیۃ المقدور ص ۷۸، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

مولانا محی الدین وہابی اور ایصالِ ثواب:

موت کی بیماری کی حالت میں غلام آزاد کرنا جائز ہے لیکن اس میں سے ورثاء کی رعایت کے لئے ایک تہائی ہی آزاد ہوتا ہے لہذا اگر مرض الموت میں تین غلام آزاد کرے تو ان میں ایک آزاد ہوگا اور دو آزاد نہیں ہوں گے اور نہ ہر ایک میں سے تہائی آزاد ہوگا اور مرض الموت میں غلام کو آزاد کر کے واپس لینا درست یعنی پہلے ایک غلام آزاد کیا پھر اسے واپس لے کر دوسرا آزاد کر دیا تو یہ درست اور

میت کی طرف سے غلام آزاد کرنا درست ہے اور اس کو اس کا ثواب ملتا ہے۔
فائدہ: اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ عبادت مالی کا ثواب میت کو ملتا ہے اور اس پر
 سب علماء کا اتفاق ہے اور عبادت بدنی میں اختلاف ہے اور درست یہ ہے کہ میت
 کو اس کا بھی ثواب ملتا ہے۔

(محمدی زیور المعروف فقہ محمدیہ ص ۳۱۷، مولوی محی الدین وبابی)

اہل حدیث کا مذہب صحیح یہ ہے:

جو شخص مر جائے اور اس کے ذمے فرض روزے ہوں تو اس کا وارث یا
 رشتہ دار اس کے بدل اس کی طرف سے روزے رکھ لے (اہل حدیث کا یہی قول
 ہے) اسی طرح حج بھی اس کی طرف سے اس کا وارث یا رشتہ دار ادا کر سکتا ہے
 اس حدیث میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ جسمانی عبادات کا ثواب میت
 کو نہیں پہنچتا۔ اہل حدیث کا مذہب صحیح یہ ہے کہ ہر قسم کی عبادت خواہ مالی ہو یا بدنی
 میت کو اس کا ثواب پہنچنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

(لغات الحدیث کتاب، ص ۱۱۶، علامہ وحید الزمان وبابی)

فاتحہ و ختم پڑھ کر کھانا تقسیم کرنا:

در مجلس فاتحہ و ختم برائے حاضران مجلس باشد اگر ایں جماعت آن
 باموات برسد و اگر در خانہا باشند بر حاضران تقسیم شود ہم قباحتی ندارد۔
 ترجمہ: مجلس میں فاتحہ و ختم برائے حاضرین مجلس ہے اگر یہ جماعت برسر قید
 ہے اس جگہ تقسیم ہو اور ثواب اس کا ان اموات کو پہنچے اور اگر گھر میں ہو تو
 حاضرین میں تقسیم کرے۔ اس قسم میں کوئی قباحت نہیں۔

(فتاویٰ شاہ رفیع الدین ص ۹، مولوی شاہ رفیع الدین دہلوی)

وہابیوں کا ختم شریف اور نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی:

اس کو مشائخ نے واسطے برآمد امرمہم کے مجرب سمجھا ہے عروج ماہ میں پینچشنبہ سے شروع کر کے تین دن تک پڑھے بسم اللہ معہ فاتحہ و کلمہ تجید و درود سورہ اخلاص ہر ایک کو ایک سو گیارہ بار پھر شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر اور ثواب اس کا روح برفنوح آنحضرت و مشائخ طریقت کو دے کر تقسیم کرے۔

(الداء والدواء ص ۱۵۴، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

دیگر ختم قادریہ:

پہلے دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ اخلاص گیارہ بار پھر بعد سلام کے یہ درود ایک سو گیارہ بار پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ ۝ پھر شیرینی پر فاتحہ شیخ جبلی رضی اللہ عنہ پڑھ کر تقسیم کر دے۔

(الداء والدواء ص ۱۵۴، مولوی نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

ختم برائے میت:

جس کے پاس ختم قرآن یا تہلیل ہو اس سے کہے کہ دس بار قل ھو اللہ بمعہ بسم اللہ پڑھے پھر دس بار درود پھر دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ پھر دس بار اَللّٰهُمَّ اغْفِرْهُ وَارْحَمْهُ پھر ہاتھ اٹھا کر سورہ فاتحہ پڑھ کر آواز بلند سے کہے کہ ثواب ان کلمات طیبات کا جو اس حلقہ میں پڑھے گئے اور ثواب ختم قرآن تہلیل کا فایاں کی روح کو پیش کیا لوگ حلقے کے یوں کہیں رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِیْمُ ۝

(کتاب التعویذات المعروف الداء والدواء ص ۱۵۴، مولوی نواب صدیق حسن

(بھوپالی وہابی)

شیرینی پر ختم خواجگان پڑھنا:

ایک طریقہ ختم خواجگان کا یہ ہے کہ سو درود کے ہر چیز کو مع تسمیہ پڑھے
فاتحہ سات بار درود ایک سو بار الم نشرح نہتر بار سورہ اخلاص ایک ہزار بار پھر فاتحہ
سات بار درود ایک سو بار اور کسی قدر شیرینی پر فاتحہ حضرات مشائخ پڑھ کر تقسیم
کردے۔

(کتاب التعویذات المعروف الدعاء الدواء ص ۱۵۳، مولوی نواب صدیق حسن
بھوپالی وہابی)

دیوبندیوں اور وہابیوں دونوں کا امام، مولوی اسماعیل دہلوی

عقیدہ ایصال ثواب جائز ہے:

پس ہر عبادتیں کہ ہزار مسلمان ادا شود و ثواب آن بروح کے از
گزستگان برساند و طریق رسانیدن آن دعاء خیر بجناب الہی است پس اس خود
البتہ بہتر و مستحسن است و در خوبی اس قدر امر از امور مرسومہ فاتحہاء و اعراس و نذرو
نیاز اموات شک و شبہ نیست۔

ترجمہ: پس ہر وہ عبادت جو مسلمان ادا کرے اور اس کا ثواب کسی گزرے
ہوئے کن روح کو پہنچائے اور اس کے لئے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرے تو یہ بہت
ہی بہتر اور خوب ہے اور رسوم میں فاتحہ پڑھنے، عرس کرنے، مردوں کی نذرو نیاز
کرنے کی رسموں کی خوبی میں شک و شبہ نہیں ہے۔

(صراط مستقیم، فارسی، ص ۵۵، اردو ۶۷۔ مولوی اسماعیل دہلوی)

مولوی اسماعیل دہلوی مزید لکھتے ہیں:

نہ ہند اند کے نفع رسانیدن باموات باطعام و فاتحہ خوب نیست چہ این
معنی بہتر و افضل است۔ ہر گاہ ایصالِ نفع بمیت منظور دارد و موقوف بر طعام نگزار
و اگر میسر باشد بہتر است والا صرف ثواب سورۃ فاتحہ و اخلاص بہترین ثواب است۔
ترجمہ: یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ مردوں کو کھانے اور فاتحہ خوانی کے ساتھ نفع پہنچانا اچھا
نہیں ہے (یعنی اچھا ہے) جب میت کو نفع پہنچانا مقصود ہو تو کھانے ہی پر موقوف
نہ کرنا چاہیے اگر میسر ہو تو بہتر ہے ورنہ سورۃ فاتحہ اور سورۃ اخلاص کا ثواب بہترین
ثواب ہے۔

(صراطِ مستقیم اردو، ص ۸۹، فارسی ۶۴، مولوی محمد اسماعیل دہلوی دیوبندی و بابی)

اکابر علماء دیوبند کی ایصالِ ثواب کی تصدیق:

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ اور ایصالِ ثواب:

جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا دیا اور ارشاد ہوا
کہ اس پر موائنا روم کی نیاز بھی کی جائے۔ گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز
کی گئی اور شربت تقسیم کیا گیا۔ (شائم امدادیہ ص ۶۸، حاجی امداد اللہ)

شاہ عبدالعزیز اور ایصالِ ثواب:

جس کھانے کا ثواب حضرت امین کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ و درود
پڑھا جائے وہ کھانا تبرک ہو جاتا ہے۔ اس کا کھانا بہت خوب ہے۔

(فتاویٰ عزیزی اردو ص ۱۸۹، شاہ عبدالعزیز دیوبند)

دوسری صورت یہ ہے:

کہ بہینت اجتماعیہ مردمان کثیر جمع ہوں اور ختم قرآن شریف کریں اور شیرینی یا کھانا فاتحہ کریں اور اس کو حاضرین میں تقسیم کریں۔ ایسا معمول زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفاء راشدین میں نہ تھا۔ لیکن ایسا کرنے میں مضائقہ بھی نہیں۔ اس واسطے کہ اس میں کوئی بُرائی نہیں بلکہ اس میں احیاء و اموات کو فائدہ حاصل ہوتا ہے۔ (فتاویٰ عزیزی اردو ص ۷۷، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند اور ایصال ثواب:

سوال: میت کو ثواب صدقہ و خیرات کا پہنچتا ہے یا نہیں اور دعا زندوں کی مردوں کے لئے نافع ہے یا نہیں؟

الجواب: میت کو ثواب صدقہ و خیرات و تلاوت قرآن شریف وغیرہ کا پہنچتا ہے۔ اہلسنت و جماعت اصل ایصال ثواب میں متفق ہیں عبادات بدنیہ میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور جمہور سلف و خلف عبادات بدنیہ میں وصول ثواب کے قائل ہیں۔ امام شافعی اور امام مالک عدم وصول کے قائل ہیں صدقات مالیہ کے ثواب میں کچھ اختلاف نہیں اس میں سب متفق ہیں۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۵، ص ۴۳۰، تالیف مولوی عزیز الرحمن دیوبندی)

زبان سے ایصال ثواب کرنا:

سوال: اور وقت ثواب رسانی کے اگر چہ نیت کا ہونا کافی ہے لیکن زبان سے جو کہا جائے وہ کن الفاظ سے وقت پہنچانے کے ثواب کے کہا جائے؟

جواب: یہ کہا جائے کہ یا اللہ اس عمل کا ثواب فلاں کو پہنچادے فقط۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۵، ص ۴۵۱، مولوی عزیز الرحمن دیوبندی)

جنازہ کے بعد ایصال ثواب جائز ہے:

سوال: بعد نماز جنازہ قبل دفن اولیاء میت مصلیوں سے کہتے ہیں کہ آپ لوگ تین تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھ کر میت کو اس کا ثواب بخش دیویں۔

جواب: ایصال ثواب میں کوئی حرج نہیں ہے پس اگر بعد نماز جنازہ کے تمام لوگ یا بعض سورۃ اخلاص کو تین بار پڑھ کر میت کو ثواب پہنچاویں۔ تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ البتہ دعا کو بعد جنازہ کے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے کیونکہ نماز جنازہ خود دعاء للمیت ہے پس اس کے بعد اور کوئی دعا مشروع نہیں ہے۔ فقط۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۵، ص ۴۸، مولوی عبدالرحمن دیوبندی)

دیگر

سوال: بعد نماز جنازہ قبل دفن چند مصلیوں کا ایصال ثواب کے لئے سورۃ فاتحہ اور سورہ اخلاص تین بار آہستہ آواز سے پڑھنا اور امام جنازہ یا کسی نیک آدمی کا دونوں ہاتھ اٹھا کر مختصر دعا کرنا شرعاً درست ہے یا نہیں۔

جواب: اس میں کچھ حرج نہیں ہے لیکن اس کو رسم کر لینا اور التزام کرنا مثل واجبات کے اس کو بدعت بنا دے گا کما حرج یہ الفقہاء فقط۔

(فتاویٰ دارالعلوم ج ۵، ص ۴۳۴، مولوی عزیز الرحمن دیوبندی)

ختم خواجگان مشکل کشا ہے..... شاہ ولی اللہ دہلوی:

ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرار ہم کا جو طریقہ حضرت شیخ نظام الدین نارنولی کے اخلاف کے ذریعے ہم تک پہنچا وہ یہ ہے کہ جب کوئی مشکل آئے وضو کرے قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائے پہلے دس مرتبہ درود پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ یہ دعا پڑھے۔ لا ملجاء ولا ینجی من اللہ الا اللہ اس کے بعد تین سو

ساتھ دفعہ سورۃ الم نشرح پڑھے اور پھر تین سو ساٹھ مرتبہ ذکر کردہ دعا پڑھے۔ آخر میں دس مرتبہ درود پڑھے اس کے بعد کچھ مٹھائی پر خواجگان چشت کے لئے فاتحہ پڑھے اب اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سوال کرنے کی ضرورت نہیں ہے اسی طرح وہ ہر روز یہ عمل دہراتا رہے چند دنوں میں مشکل حل ہو جائے گی اور مقصود حاصل ہوگا۔
(الاعتقاد فی سلاسل اولیاء اللہ اردو، ص ۲۰۷، شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اہلبیت کو ایصال ثواب اور شاہ ولی اللہ دہلوی:

در ایام عاشورہ از جانب ائمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین مکرر ارشادات معلوم شد کہ چیزے برائے فاتحہ ریشاں باید کرد بنا بر آں روزے چیزے از حلاوت حاضر کردہ شد و قرآن ختم نمودہ فاتحہ خواندہ شد پس سرور و ابتجاج از ارواح طیبه ایشان مشاہدہ افتاد۔

ترجمہ: ایام عاشورہ میں ائمہ اہلبیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف سے ایک سے زیادہ بار یہ اشارات ملے کہ ان کی فاتحہ کے لئے کچھ اہتمام کرنا چاہیے۔ اس لئے ایک دن کچھ شیرینی منگائی گئی اور قرآن کریم پڑھ کے فاتحہ پڑھی گئی تو ان حضرات کی ارواح پاک کی طرف سے خوشی کی کیفیت نظر آئی۔

(القول الجلی، ص ۴۸، مولوی عاشق پھلتی دیوبندی)

بھنے ہوئے چنوں اور گڑ کی نیاز دربار مصطفیٰ میں:

شاہ عبدالرحیم اور ایصال ثواب:

ربیع الاول کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیاز شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بھی دلایا کرتے تھے۔ فرماتے ہیں: ایک سال در ایام وفات حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چیزے فتوت نہ شد کہ نیاز آن دستہ بلعائے

مختہ شود قدرے نخود بریاں وقت سیاہ نیاز کردم شبے در واقعہ دیدم کہ انواع طعام بحضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرضہ سیدادند و در اں میان آن نخود بریاں وقت سیاہ نیز معروض داشتند یہ نہایت ابہتاج و بشتاشت اقبال فرمودند آنرا طلبیدند و چیزے ازاں تناول کردند باقی در صحاب قسمت فرمودہ اند۔

ترجمہ: حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی لکھتے ہیں میرے والد گرامی حضرت شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے دن میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نیاز پکاتا۔ میرے پاس بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ تھا میں نے بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ نیاز کے طور پر تقسیم کر دیئے رات کو میں نے خواب میں واقعہ دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں قسم قسم کے کھانے پیش ہیں اور سب کے درمیان بھنے ہوئے چنے اور کالا گڑ بھی موجود ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بہت خوشی کے ساتھ قبول فرمایا اور طلب فرمایا اور ان میں سے کچھ تناول فرمایا اور باقی دوستوں میں تقسیم فرمادیئے۔

(انفاس العارفین، ص ۴۱، شاہ ولی اللہ محدث دہلوی)

ختم کا حلوہ مشکل کشا ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی:

عرب کا ایک شخص احمد بارجانام لرزہ و بخار میں مبتلا ہوا بیماری روز بروز بڑھتی گئی۔ ایک دن اس نے خواب دیکھا کہ سید عبدالرحمن سفاف جو سادات آل علی رضی اللہ عنہ میں سے ایک ہیں اور حضرت موت میں دفن ہیں کہ مزار پر زیارت کے لئے گیا اور ہمارے حضرت اقدس بھی وہاں تشریف فرما ہیں اور آپ نے ان بزرگوں کے لئے بغرض ایصال ثواب سورۃ یسین پڑھی اور اس شخص نے

سورۃ ملک پڑھی۔ بعد ازاں دونوں نے فاتحہ پڑھا حضرت اقدس یعنی (شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ) نے تھوڑا حلوہ اسے عنایت کر کے فرمایا کہ لو اسے کھا لو تمہارے مرض کا ازالہ اسی حلوہ کے کھانے میں ہے۔ بعد ازاں وہ جاگ پڑا اور حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ عرض کیا آپ نے اس واقعہ کی تصدیق فرماتے ہوئے سورۃ یسین اور پھر سورۃ ملک تلاوت فرمائی اور ان بزرگ پر فاتحہ پڑھا اور حلوہ منگوا کر اس سے فرمایا کہ کھاؤ تمہارا ازالہ مرض اسی میں ہے۔ وہ تعمیل ارشاد میں اسے کھا کر اپنے گھر واپس گیا چند ہی روز بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اکلت الحلوی زالت البلوی۔

(القول الجلی ص ۱۸۴، مولوی محمد عاشق پھلتی)

مولوی عبدالحی اور ایصال ثواب:

سوال: کھانا یا کپڑا یا اور کوئی چیز خدا کی راہ پر کسی کو دی یا نفل نماز پڑھی اور نفل حج ادا کر کے کسی کو اس کا ثواب بخشا تو پہنچتا ہے یا نہیں۔

جواب: عبادت مالی ہو یا بدنی خواہ دونوں سے مرکب ہو اگر اس کا ثواب کسی کو بخشا جائے تو پہنچتا ہے۔ (فتاویٰ عبدالحی یعنی مجموعۃ الفتاویٰ، اردو ص ۸۶، مولوی عبدالحی صاحب)

مولوی اشرف تھانوی دیوبندی اور ایصال ثواب:

خاں صاحب نے فرمایا کہ مولوی عبدالقیوم صاحب اور میاں جی محمدی صاحب فرماتے تھے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کا معمول تھا کہ شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالرحیم صاحب کے مزارات پر سال بھر میں ایک مرتبہ تشریف لے جاتے۔ آپ کے متعلقین بھی آپ کے ساتھ جاتے اور وہاں جا کر فاتحہ پڑھتے

فاتحہ کے بعد قرآن شریف یا مثنوی کا وعظ فرماتے اور وعظ کے بعد چنے یا الائچی دانے یا کچھ تقسیم فرما دیتے مگر شاہ اسحاق صاحب بھی آپ کے ہمراہ جاتے لیکن جس وقت فاتحہ پڑھ لیتے تھے تو شاہ صاحب شاہ اسحاق صاحب سے فرماتے کہ میاں اسحاق بیٹھو گے یا جاؤ گے اس پر شاہ صاحب فرماتے کہ حضور جاؤں گا اور یہ کہہ کر واپس تشریف لے آتے یہ کبھی جلسہ میں شریک نہیں ہوئے اور نہ شاہ صاحب نے ان کے عدم شرکت پر ان سے کبھی کچھ تعرض فرمایا۔

(ارواحِ ثلاثہ ص ۴۲، مولوی اشرف تھانوی دیوبندی)

جب مثنوی شریف ختم ہو گئی بعد ختم حکم شربت بنانے کا حکم دیا اور ارشاد ہوا کہ اس پر مولانا روم کی نیاز بھی کی جاوے گی گیارہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھ کر نیاز کی گنی اور شربت بنا شروع ہوا آپ نے فرمایا کہ نیاز کے دو معنی ہیں بجز و بندگی اور وہ سوائے خدا کے دوسرے کے واسطے نہیں ہے بلکہ ناجائز شرک ہے اور دوسرے خدا کی نذر اور ثواب خدا کے بندوں کو پہنچانا یہ جائز ہے لوگ انکار کرتے ہیں اس میں کیا خرابی ہے۔ (امداد المشتاق ص ۸۸، مولوی اشرف تھانوی دیوبندی)

ثواب نہ پہنچانے کی وجہ سے قبر میں اندھیرا..... دیوبندی مولوی:

ایک ولی نے خواب میں دیکھا کہ قبرستان کی سب قبریں پھٹ گئیں اور مردے باہر نکلے بیٹھے ہیں۔ ان سب کے سامنے روشنی ہے اور میرے ایک پڑوسی کے سامنے اندھیرا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرے سامنے روشنی کیوں نہیں اس نے کہا کہ ان لوگوں کی اولاد اور عزیز و قریب ان کو خیرات وغیرہ کا ثواب پہنچاتے رہتے ہیں اور خدا سے ان کی بخشش کی دعا کرتے رہتے ہیں اس لئے ان کے سامنے روشنی ہے میرا ایک بیٹا ہے وہ مجھ کو کوئی ثواب نہیں پہنچاتا اس لئے میں

اندھیرے میں رہتا ہوں بس میری آنکھ کھل گئی صبح کو میں نے اس کے بیٹے سے خواب بیان کر دیا اس نے بُرے کاموں سے توبہ کی اور اپنے باپ کو ثواب پہنچانے کا وعدہ کیا کچھ دنوں کے بعد پھر میں نے اسی طرح خواب دیکھا اور اس پڑوسی کے سامنے بھی روشنی دیکھی تو اس پڑوسی نے کہا کہ خدا آپ کو جزائے خیر دیکھ آپ کی برکت سے مجھے راحت ملی اور قبر کے عذاب سے بھی بچ گیا۔ اب میرا بیٹا میرے لئے دعا بھی کرتا ہے اور خیر خیرات کا ثواب بھی پہنچاتا ہے۔

(باغ جنت ص ۲۵۷، مولوی عنایت علی شاہ دیوبندی، خلیفہ مولوی

اشرف تھانوی دیوبندی)

ثواب پہنچانے کا طریقہ اور مولوی دیوبندی:

ثواب پہنچانے کا آسان طریقہ اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ کسی مرد یا عورت نے کوئی نیک کام کیا جیسا کہ اللہ کے واسطے کھانا کھلائے یا کھانا دے دے یا اناج آٹا، روٹی، گوشت، دال، نمک، مرچ یا روپیہ پیسہ یا کپڑا، مٹھائی وغیرہ دے یا نقلی عبادت جیسے نماز، روزہ، حج، قربانی یا قرآن شریف پڑھایا سورتیں پڑھیں یا مسجد، مدرسہ، نہر، کنواں بنوایا۔ یا کسی غریب کا قرضہ اُتار دیا یا اس کے رہنے کے لئے مکان بنوایا یا جگہ دے دی یا ایسے کاموں میں چندہ دیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ یا اللہ اس عبادت کا یا اس نیک کام اور خیرات کا ثواب فلاں بزرگ یا میرے والدین کو یا فلاں رشتہ دار بھائی بہن وغیرہ کو یا کل مسلمان مرد اور عورتوں کو پہنچا دے۔ بس اتنا کہنے سے ثواب پہنچ جاتا ہے اور جو طریقے لوگوں نے نکال رکھے ہیں۔ سب حیلہ بہانے ہیں باقی ثواب ہر طرح پہنچ جاتا ہے جس طرح بھی کوئی پہنچائے اور ثواب پہنچانے کے لئے کوئی وقت یا کوئی جگہ مقرر نہیں ہے جب موقع

ملے قبرستان ہو گھر ہو یا سفر ہو، چلتے پھرتے، لیٹتے، بیٹھتے قرآن شریف یا سورتیں
 پڑھ کر یا سبحان اللہ اور کلمہ شریف وغیرہ پڑھ کر یا کپڑا، روپیہ وغیرہ دے کر ثواب
 بچا سکتے ہیں۔

(باغِ جنت ص ۲۵۸، مولوی عنایت علی شاہ دیوبندی خلیفہ مولوی اشرف

لی تھانوی دیوبندی)

دودھ جلیبی کا ایصالِ ثواب اور دیوبندی عورت:

جب حضرت کی دوسری شادی حاجی نظام الدین کی دختر منیر النساء سے
 ہوئی تو نام میں اس طرح فرق ہوا کہ حضرت کی بیٹی منیر النساء منی کے نام سے
 پکاری جاتی تھیں اور زوجہ محترمہ منیرا کہلاتی تھیں۔ پھوپھی منی میرے والد صاحب
 مرحوم کی ماموں زاد بہن تھیں ان کو اپنی پھوپھی اور ان کی اولاد سے بحد محبت تھی
 اپنے بھائی حافظ محمد ابراہیم صاحب کی وفات کے بعد جب ڈیرہ غازی خان سے
 سہارنپور آئیں تو نہایت بے قرار تھیں۔ ان کے ایصالِ ثواب کے لئے تقریباً
 ایک مہینے تک یہ انتظام کیا کہ روزانہ دودھ جلیبی میرے ہاتھ منگواتیں اور میرے ہی
 ذریعہ سے کسی طالب علم کے پاس بھجوادیتی تھیں اس کا علم میرے سوا کسی کو نہیں
 تھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۱۰۸، حاشیہ پر مولوی محمد عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

مردے کو صدقات کا ثواب ملتا ہے:

سوال: مردہ کو صدقات و خیرات کا ثواب بخشا تو اسے ثواب پہنچتا ہے یا نہیں؟
 جواب: ثواب پہنچتا ہے۔ (احسن الفتاویٰ ج ۴، ص ۲۰۶، مولوی رشید احمد دیوبندی)
 خودکشی کرنے والے کو ایصالِ ثواب جائز ہے:
 سوال: خودکشی کرنے والے کو ایصالِ ثواب دعا مغفرت جائز ہے یا نہیں؟

جواب: خود کشی کرنے والا فاسق ہے کافر نہیں۔ لہذا اس کے لئے دعا مغفرت و ایصال ثواب جائز ہے۔ (احسن الفتاویٰ، ج ۴، ص ۲۰۶، مولوی رشید احمد دیوبندی) قبر پر شیرینی لے جا کر فاتحہ پڑھ کر تقسیم کرنا جائز ہے:

سوال: ایک بار کسی شخص نے سوال کیا کہ کسی قبر پر شیرینی لے جانا اور کسی بزرگ کی فاتحہ دے کر تقسیم کرنا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: آپ نے ارشاد فرمایا اگر بنام خدا ہے اور ایصال ثواب ہی مقصود ہے تو کچھ قباحت نہیں اور اگر پیر کے نام ہے جیسا اکثر جہال کرتے ہیں وہ حرام ہے۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ حضرت اگر ایصال ثواب ہی مقصود ہو تو ہر جگہ سے ممکن ہے قبر ہی پر کیا ضرورت ہے کہ کوئی چیز بھیجی جاوے آپ نے فرمایا خیر وہاں خادم رہتے ہیں ان کو ہی دے دی جائے اس میں کیا قباحت ہے۔

(تذکرۃ الرشید، حصہ دوم، ص ۲۹۱، مولوی محمد عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

اصحاب کہف کو خاص طریقہ اور خاص کھانوں پر

ایصال ثواب کرے مشکل حل..... شاہ عبدالعزیز دہلوی:

اگر کوئی مشکل آن پڑے اور اصحاب کہف کی روح کو ثواب بخشا جاوے جلد مقصد حاصل ہو جاتا ہے بہت مجرب ہے۔ ایک مرید نے عرض کیا میں تو کرتا رہتا ہوں فرمایا مشکل اور سختی کے وقت کرنے کا ایک خاص طریقہ ہے۔ وہ یہ ہے کہ پونے چار سیر گیہوں کا آٹا، پونے چار سیر بکری کا گوشت اس کے نصف گھی لیوے اور پیاز اور دہی وغیرہ ملا کر بہت اچھی طرح تیار کر کے آدھ آدھ سیر کے سات حصے کرے سات آدمیوں کو جو صالح اور متقی ہوں دے دیوے خواہ خود کھا لیں یا اپنی طرف سے کسی آدمی کو دے دیویں اور ایک روز پہلے سے کسی کتے کی

دعوت کر دیں اگر آ جاوے تو بہتر ورنہ جو کتا ملے باقی کھانا کھلا دیویں۔
(ملفوظات عزیز، اردو ص ۵۸، فارسی ص ۱۴، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا تیجہ..... شاہ عبدالعزیز دہلوی:

مگر روز سوئم حضرت دستار ہا ہمراہ آوردند و موقوف داشتند باز از صلاح
شاہ غلام علی صاحب نواب پیر محمد خاں و دیگر رؤساء ہموں عمل بجا آوردند روز سوئم
کثرت ہجوم مردم آنقدر بودند کہ بیرون از خصا بست ہشناد و یک ختم کلام اللہ بشمار
آمد و زیادہ ہم تنہا باشد و کلمہ را حصر نہیں۔

ترجمہ: مگر تیسرے دن حضرت کئی دستاریں ہمراہ لے کر تشریف لائے اور شاہ
غلام علی صاحب اور نواب پیر محمد خاں اور دوسرے رؤساء سے مشورہ کرنے کے بعد
وہی عمل کیا۔ تیسرے دن حاضرین کی تعداد بے حساب تھی تقریباً ۸۱۔ قرآن ختم
ہوئے ممکن ہے اس سے زیادہ پڑھے گئے ہوں اور کلمہ شریف کے ختم کا تو اندازہ
نہیں کیا جاسکتا۔

(ملفوظات عزیز، اردو ص ۱۵۴، فارسی ص ۸۰، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

ایصال ثواب کے گذشتہ مضمون کی یادداشت:

الحمد للہ رب العلمین۔ اب تک ختم شریف یعنی ایصال ثواب پر
زبردست دلائل یعنی صدقہ، تلاوت قرآن، دعا پر قرآنی دلائل کے علاوہ حدیث
مبارکہ سے صدقہ کا ایصال ثواب، تلاوت قرآن، تسبیح و تہلیل، ذکر و اذکار وغیرہ کا
ایصال ثواب اور دعا کا فائدہ میت کو پہنچنے کے بارے میں تفصیل کے ساتھ عرض
کیا اور بعد میں اکابر و ہابیہ کی اور اکابر دیوبندیہ کی لاتعداد تصدیقات کے ساتھ لکھا
ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک عقل سلیم رکھنے والے منصف مسلمان کے لئے یہ کافی

ہے اگر آنکھوں سے تعصب کی پٹی اتار کر مطالعہ فرمائے تو انشاء اللہ تعالیٰ یہ تحریر کافی و شافی ہوگی۔ اب ہم مزید اور چند مسائل کے بارے عرض کرتے ہیں۔

گیارہویں شریف:

جاننا چاہیے کہ گیارہویں شریف سرکار غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے ایصال ثواب اور ہدیہ دعا پیش کرنے کا نام ہے بروح پاک غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے شیرینی یا کھانے پر فاتحہ اور آیات قرآن شریف پڑھوا کر یا خود پڑھ کر اور مساکین و فقراء یا صالحین یا طلبہ و علماء و غیر ہم کو کھلا کر یا تقسیم کر کے جس طرح بارہویں شریف ربیع الاول کا نام اسی ایصال ثواب اور اہداء کا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب پاک میں اور باقی ایصال ثواب کے بارے میں ہم تفصیل سے عرض کر چکے ہیں۔ مزید تکرار کی ضرورت نہیں اصل ایصال ثواب ہے نام کوئی بھی ہو تو باشعور انسان کے لئے اتنا ہی کافی ہے اگر ضرورت ہو تو باقی کتاب کا تفصیل سے مطالعہ فرمائیں انشاء اللہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔ کچھ حوالے گیارہویں شریف کے جواز پر پیش کرتے ہیں۔

شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اور گیارہویں شریف:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ میرے پیرو مرشد شیخ عبدالوہاب متقی مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ نور ربیع الثانی کو حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عرس کرتے تھے بے شک ہمارے ملک میں آج کل گیارہویں تاریخ مشہور ہے اور یہی تاریخ آپ کی ہندی اولاد و مشائخ میں متعارف ہے۔
(ما ثبت من السنہ..... شیخ عبدالحق محدث دہلوی)

شیخ محقق غیر مقلدین کی نظر میں..... مولوی محمد ابراہیم میرسیا لکوٹی:
مجھ عاجز کو آپ کے علم و فضل اور خدمت علم حدیث اور صاحب کمالات
ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے حسن عقیدت ہے آپ کی کئی تصانیف میرے
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔
(تاریخ اہلحدیث..... مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی)

مولوی مسعود عالم ندوی غیر مقلد:

ان (شیخ عبدالحق محدث دہلوی) کی ذات سے شمالی ہند میں علم حدیث کو
زندگی ملی اور سنت نبوی کا خزانہ ہر خاص و عام کے لئے عام ہو گیا ہم آج ان کے
شکرگزار ہیں اور ان کی علمی خدمات کا دل سے اعتراف کرتے ہیں۔
(دوروش ستارے ص ۹۱۔ عبدالرشید عراقی بحوالہ گیارہویں کیا ہے۔ خلیل احمد رانا)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اور گیارہویں شریف:

حضرت غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارکہ پر گیارہویں تاریخ کو
بادشاہ وغیرہ شہر کے اکابر جمع ہوتے نماز عصر کے بعد مغرب تک کلام اللہ کی تلاوت
کرتے اور حضرت غوثِ اعظم کی مدح اور تعریف میں منقبت پڑھتے۔ مغرب کے
بعد سجادہ نشین درمیان میں تشریف فرما ہوتے اور ان کے ارد گرد مریدین اور حلقہ
بگوش بیٹھ کر ذکر جہر کرتے اسی حالت میں بعض پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی
اس کے بعد طعام شیرینی جو نیاز تیار کی ہوتی تقسیم کی جاتی اور نماز پڑھ کر لوگ
رخصت ہو جاتے۔

(ملفوظات عزیز فی فارسی، ص ۶۲، اردو ص ۱۲۷، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

شاہ عبدالعزیز دہلوی..... غیر مقلدین اور دیوبندیوں کی نظر میں:

نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد لکھتے ہیں:

شاہ عبدالعزیز بن اجل ولی اللہ محدث دہلوی بن شیخ عبدالرحیم رحمہم اللہ
استاذ الاساتذہ۔ امام نقاد بقیۃ السلف۔ حجۃ الخلف اور دیار ہند کے خاتم
المفسرین و محدثین اور اپنے وقت میں علماء و مشائخ کے مرجع تھے تمام علوم متداولہ
اور غیر متداولہ میں خواہ فنون عقلیہ ہوں یا نقلیہ ان کو جو دستگاہ حاصل تھی وہ بیان
سے باہر ہے۔ (اتحاف النبلاء۔ نواب صدیق حسن بھوپالی غیر مقلد)

مولوی محمد ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں:

بڑے بڑے علماء آپ کی شاگردی پر فخر کرتے ہیں اور فضلاء آپ کی
تصنیف کردہ کتابوں پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔

(تاریخ اہلحدیث۔ مولوی میر ابراہیم سیالکوٹی)

مولوی سرفراز خاں گلکھڑوی دیوبندی گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

بلاشبہ مسلک دیوبند کے جملہ حضرات شاہ عبدالعزیز صاحب کو اپنا
روحانی پیشوا تسلیم کرتے ہیں اور اس پر فخر بھی کرتے ہیں۔ بلاشبہ دیوبندی حضرات
کے لئے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب کا فیصلہ حکم آخر کی حیثیت رکھتا ہے۔

(اتمام البرہان حصہ اول، ص ۱۳۸، مولوی سرفراز خاں گلکھڑوی دیوبندی)

نوٹ:- حضرت شیخ عبدالوہاب متقی مکی رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ محقق شیخ عبدالحق
محدث دہلوی اور حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور دیگر بزرگ حضرات کا
تعلق صالحین کے گروہ سے ہے اور ان میں سے کسی نے بھی گیارہویں شریف پر
شرک یا بدعت کا فتویٰ صادر نہیں فرمایا تو آج کا منکر کون سے باغ کی مولیٰ ہے

اور مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد اپنے فتوے میں صالحین کے طریقہ کو صحیح اور جائز بتاتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری:

سوال: چینی کی رکابیوں پر جو لوگ عربی وغیرہ لکھ کر بیماریوں کو پلاتے ہیں یہ درست ہے یا نہیں؟

جواب: آیات قرآنی کو لکھ کر پلانا بعض صلحاء نے جائز لکھا ہے۔

سوال: جو لوگ تعویذ وغیرہ لکھ کر باندھتے ہیں یہ جائز ہے یا نہیں؟

جواب: تعویذ کا مضمون اگر قرآن و حدیث کے مطابق ہو یعنی شرکیہ نہ ہو تو بعض صلحاء بچوں کے گلے میں ڈالنا جائز کہتے ہیں۔

(فتاویٰ ثنائیہ ج دوم، ص ۲۸، مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد)

گیارہویں شریف جائز ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی:

سوال: ایک شخص ہر مہینہ کی گیارہ تاریخ کو گیارہویں کرتا ہے نذر اللہ اور کھانا پکا کر غرباء اور امراء سب کو کھلاتا ہے اور اپنے دل میں یہ سمجھتا ہے کہ جو چیز نذر لعل اللہ ہو وہ حرام ہے اور میں جو گیارہویں کرتا ہوں یا توشہ کرتا ہوں کہ جو منسوب ہے بفعل حضرت بڑے پیر صاحب اور حضرت شاہ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہرگز ان حضرات کی نذر نہیں کرتا بلکہ محض نذر اللہ کرتا ہوں صرف اس غرض سے کہ یہ حضرت کیا کرتے تھے ان کے عمل کے موافق عمل کرنا موجب خیر و برکت ہے اور جو شخص ان حضرات کی یا اور کسی کی نذر کرے گا۔ سوائے اللہ جل شانہ وہ حرام ہے کبھی حلال نہیں تو اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایسے عقیدے والے کو گیارہویں یا توشہ کرنا جائز ہے یا نہیں اور موجب برکت ہے یا نہیں اور اس

کھانے کو مسلمان دین دار تناول فرمائیں یا نہیں؟

جواب: ایصال ثواب کی نیت سے گیارہویں کو توشہ کرنا درست ہے مگر تعین یوم و تعین طعام کی بدعت اس کے ساتھ ہوتی ہے اگرچہ فاعل اس تعین کو ضروری نہیں جانتا مگر دیگر عوام کو موجب ضلالت کا ہوتا ہے لہذا تبدیل یوم و طعام کیا کرے تو پھر کوئی خدشہ نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۹، ۱۶۴۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

گیارہویں شریف جائز ہے ایصال ثواب کی نیت سے.....

مولوی ثناء اللہ امرتسری غیر مقلد

سوال: کل یہاں ایک جلسہ بنگلور کے مسلم لائبریری کا ہوا جس میں مولوی حاجی غلام محمد شملوی نے لکچر دیا دوران تقریر میں گیارہویں اور بارہویں میں برائے ایصال ثواب غرباء کو کھانا وغیرہ کھلانا جائز کہا ہے آپ اس کے عدم کے ثبوت کے دلائل پیش کریں۔

جواب: گیارہویں بارہویں کی بابت فریقین میں اختلاف صرف اتنی بات میں ہے کہ مانعین اس کو لغیر اللہ سمجھ کر مَا أَهْلَ لِغَيْرِ اللَّهِ میں داخل کرتے ہیں اور قائلین اس کو لغیر اللہ میں نہیں جانتے۔ مولوی غلام محمد صاحب نے دونوں کا اختلاف مٹانے کی کوشش کی ہوگی کہ گیارہویں بارہویں کا کھانا بغرض ایصال ثواب کیا جائے یعنی یہ نیت ہو کہ ان بزرگوں کی روح کو ثواب پہنچے نہ کہ یہ بزرگ خود اس کھانے کو قبول کریں اس صورت میں واقعی اختلاف اٹھ جاتا ہے۔ ہاں نام کا جھگڑا باقی رہ جاتا ہے کہ اس قسم کی دعوت کو گیارہویں بارہویں کہیں یا نذر اللہ کہیں اس میں شک نہیں کہ شرع شریف میں گیارہویں بارہویں کے ناموں کا ثبوت

نہیں اس لئے یہ نام نہیں چاہیے فقط اللہ فی اللہ کی نیت چاہیے۔

(فتاویٰ ثنائیہ جلد دوم ص ۱۷۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری)

نوٹ:- جاننا چاہیے کہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ایصال ثواب کے لئے اسلامی ممالک میں اور دنیا بھر میں چاند کی گیارہ کو ایصال ثواب کے لئے ختم کا نظام مروج ہے جسے اصطلاح میں تاریخ کی نسبت کی وجہ سے گیارہویں شریف کہا جاتا ہے اس کو ناجائز کہنے کا سبب شریعت میں کوئی نہیں بلکہ ایصال ثواب کی برکت روحانی منفعتوں کا باعث ہے۔

گیارہویں شریف حقیقت میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا چہلم شریف ہے:

ذکر یازدہم کہ حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ بود ارشاد شد کہ اصل یازدہم این بود کہ حضرت غوث الصمدانی بتاریخ یازدہم ربیع الآخر فاتحہ چہلم پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ بودند آن نیاز آں چنان مقبول و مطبوع افتاد کہ در ہر ماہ بتاریخ یازدہم فاتحہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرر فرمودند و دیگر اتباع حضرت غوث پاک بتقلید دے علی نبینا یازدہم می کند۔

ترجمہ: حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں شریف کا ذکر تھا تو ارشاد ہوا کہ گیارہویں شریف کی اصلیت یہ تھی کہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چالیسویں کا ختم ہمیشہ ربیع الثانی کی گیارہ تاریخ کو کیا کرتے تھے وہ ختم اتنا مقبول و مطبوع ہوا کہ اس کے بعد ہر مہینہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ختم شریف مقرر کر دیا اور پھر دوسرے لوگ بھی حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی اتباع میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

گیارہویں شریف منانے لگے۔

(قرۃ الناظرہ و خلاصۃ المفاخرہ، امام العارفین امام یافعی رضی اللہ عنہ)

عرس مبارک کرنا جائز ہے:

ایصال ثواب کی مروجہ طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ لوگ سالانہ ختم دلاتے ہیں۔ اپنے مشائخ، اولیاء، بزرگوں اور والدین کا دن متعین کر کے مناتے ہیں۔ یہ پہلے بیان ہو چکا ہے کہ ایسا کرنا از روئے شرع جائز ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی کوئی ممانعت نہیں ہے اس دن کو اصطلاحاً عرس قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ میں آتا ہے۔

نم کنومة العروس الذی لا یوقظہ الا احب اہلہ الیہ۔

ترجمہ: دلہن کی طرح سو جا جس کو گھر والوں میں سے محبوب ترین شخص ہی اٹھاتا ہے۔ (جامع الترمذی ج ۱، ص ۱۲۷)

علاوہ ازیں اس دن صدقہ و خیرات اور ختم قرآن کا اہتمام کرنے کی حکمت یہ ہے کہ جس دن اللہ کے ولی کا وصال ہوتا ہے وہ دن اس کی روحانی شادی کا دن ہوتا ہے ہماری شادیاں دنیاوی ہوتی جسم کی شادیاں ہوتی ہیں اور ولی اللہ کی شادی اس کی روح کی شادی ہوتی ہے جب ان کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کرتی اور پردے اٹھائے جاتے ہیں اور وہ اپنے محبوب حقیقی سے ملاقات کرتے ہیں تو اس دن ان کی شادی ہوتی ہے اس لئے جب وہ دن آتا ہے جس دن رب کی ملاقات نصیب ہوئی تھی اس دن ان کی روح پر خوشی کی ایک کیفیت طاری ہوتی ہے۔ سال بھر میں جو کوئی ان کے لئے قرآن خوانی اور صدقہ و خیرات کا ثواب پہنچاتا رہے حدیث پاک کی رو سے ان کی رو میں خوش ہوتی رہتی ہیں وہ

ثواب ان کو پہنچتا رہتا ہے تحائف پہنچتے رہتے ہیں ملائکہ پیش کرتے ہیں لیکن انہیں اس دن کتنی خوشی ہوتی ہے جب ان کی روحانی شادی کا دن پلٹ کر آتا ہے۔ جب اس دن تحائف آتے ہیں ان کی روح کی خوشی دو بالا ہو جاتی ہے۔ لہذا ان کی وفات کے دن اگر قرآن خوانی کریں، صدقہ و خیرات کریں ایصالِ ثواب کریں تو ان کی روہیں خوش ہوتی ہیں کہ انہوں نے میری خوشی میں اپنے آپ کو شریک کیا۔ عام لوگوں کے وصال موت ہے جبکہ اللہ کے ولی کے لئے وصال ابدی زندگی ہے۔

کون کہتا ہے کہ مؤمن مر گئے

قید سے چھوٹے وہ اپنے گھر گئے

ان کا وصال ان کے وطن کو جانا ہوتا ہے ان کا وصال ان کے محبوب سے ملاقات ہوتی ہے۔ وصال وصل سے ہے اور وصل ملاقات کو کہتے ہیں۔ ہماری نظر میں وہ موت ان کی نظر میں وہ حقیقی زندگی ہے۔

عرس مبارک کرنا بھی ایصالِ ثواب ہی ہے:

عرس مبارک بھی چونکہ ایصالِ ثواب ہی کی ایک صورت ہے۔ اس کے جائز میں کوئی شک نہیں صدیوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے اولیاءِ صلحاء بزرگان دین عرس مناتے چلے آئے ہیں وہ جن کی وساطت سے دین ہم تک پہنچا وہ خود عرس کرتے تھے اور عرس مناتے تھے یہ کتابوں میں موجود ہے اگر یہ حرام ہوتا تو اس کے سب سے بڑے مرتکب وہ ولی ہوتے (معاذ اللہ) لہذا یہ امر مشروع ہے جائز ہے لیکن ہم نے اس میں کیا کیا زیادتی کی اس پر بھی غور کریں۔ عرس میں چاہیے تو یہ تھا کہ صرف قرآن خوانی ہوتی ذر و فکر ہوتا صدقات

و خیرات ہوتے حاضرین میں لنگر تقسیم کیا جاتا۔ برکت کے طور پر وعظ و نصیحت کی مجلس ہوتیں نعت خوانی ہوتی اور خطاب ہوتے عارفانہ کلام پڑھے جاتے۔ اس بزرگ کے فضائل بیان کئے جاتے اس کا طریقہ تبلیغ اور طریقہ عبادت بیان کیا جاتا لوگوں کے احوال کو بدلا جاتا یہی اہتمام عرس کا مقصد ہے اور ان اعمال میں کسی کو انکار نہیں ہونا چاہیے۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور صحابہ اکرام نے
سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس مبارک کیا:

و بعد از نفل میان صحابہ اختلاف در امر خلافت افتاد کہ خلیفہ رسول خدا کہ
باشد۔ مہاجرے می گفت از مہاجران باشد و انصاری فی گفت کہ از انصاریاں
باشد۔ و بعضے صلح می انگخت اند کہ یکے مہاجرے باشد و دیگر انصاری۔ دریں
اختلاف نہ روز گزشت و این نہ روز نہ حرم بودند ہر یکے ہر روز طعامے بنام رسول
علیہ السلام چنانچہ موجود بود کردند و در حرم رسول چنداں اسباب از کجا بودے کہ طعام
چنداں کردندے کہ بہمہ رسیدے الغرض بعد از نہم اور صحابہ ہر یکے استدلال بریں
یک چیز کہ دند کہ در آنچہ حضرت رسالت زحمت غالب شد از سبب ملال زحمت نتوا
نستند کہ در مسجد حاضر شوند و بوجود حضرت رسالت کرا مجال بودے کہ امامت کردے
و چوں وقت نماز در آمد بلال بخدمت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیاید
عرض داشت کہ امامت کردن فرمان کرامی شود حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اشارت فرمود کہ ابو بکر صدیق را بگوئے تا امامت کند۔ بلال ایں فرمان امیر
المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسانید ایٹاں امامت کردند ہمہ بریں صحابہ
استدلال کردند کہ پیغامبر خدا مر ابو بکر صدیق را در نماز کہ یکے از ارکان دین ست

امام فرمود و بریں کار امین گردانیں و خلیفہ خود گردانید کہ امامت نماز فرمود پس جائیکہ در کار دین اور امام گردانید و امین داشت در کار دنیا بر طریق اولی امام مابا شور بدیں بیا سود قرار گرفت و اجماع منعقد شد بر خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعدہ خلافت برایشان متعین شد۔ پس دو روز بعد از نفل اختلاف در وفن گذشت و نہ روز دریں اختلاف گذشت برخاست و ابوبکر صدیق متعین گشت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بروح رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام طعام ساختند و طعام آن مقدار ساختند کہ تمام اہل مدینہ راز بس کرده شور در مدینہ افتاد امروز چیست گفتند۔ ایوم عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایوم عرس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امروز عرس رسول خدا است و در دوازدهم عرس مشہور شد۔

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کے درمیان خلافت کے بارے میں اختلاف پڑ گیا یعنی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خلیفہ کون ہو۔ مہاجرین کہتے تھے کہ مہاجرین میں سے ہونا چاہیے اور انصار کہتے تھے کہ انصاریوں میں سے ہونا چاہیے اور بعض صلح پیدا کرنا چاہتے تھے اور کہتے تھے کہ ایک مہاجر اور دوسرا انصاری ہونا چاہیے۔ اس اختلاف میں نو دن گزر گئے ان نو دنوں میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نو بیویاں تھیں جن میں سے ہر ایک ہر روز جو کچھ موجود ہوتا اس میں سے ایک کھانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے کرتی تھیں۔ حرم رسول میں اتنا اسباب کہاں تھا اتنا کھانا کرتے جو ابھی تک پہنچ سکتا۔

قصہ کوتاہ یہ کہ نویں روز کے بعد صحابہ میں سے ہر ایک نے اس ایک چیز پر استدلال کیا کہ جس چیز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زحمت غالب ہوئی اس کے بارے میں بسبب رنج و ملال اتنی زحمت نہ کر سکے کہ مسجد میں حاضر ہوں

اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودگی میں کسی کی مجال تھی امامت کرتا اور جب نماز کا وقت آ گیا جناب بلال حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ امامت کریں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے یہ فرمان امیر المؤمنین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک پہنچایا انہوں نے امامت کی۔ اسی بنا پر صحابہ نے استدلال کیا کہ پیغمبر خدا نے دین رکھوں میں سے ایک رکن یعنی نماز میں خاص کر ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امام بنایا ہے اور اس کام کا امانت دار شمار کیا اور اپنا خلیفہ مقرر کیا حتیٰ کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز کی امامت فرمائی۔ لہذا جبکہ دین کے کام میں ان کو مقرر کیا اور امین بنایا تو دنیا کے کام میں بہتر طور پر ہمارے امام ہوں گے اسی بنا پر یہ بات طے ہو گئی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحابہ کرام کا اجماع ہو گیا جس دن خلافت ان کے حوالہ کر دی گئی۔ پھر دو روز اختلاف اٹھ جانے کے بعد دفن کرنے میں گزرے اور نو روز اختلاف خلافت میں گزرے۔ مجموعی طور پر گیارہ روز گزرے اور بارہویں روز بعد اس بات کہ خلافت کا اختلاف اٹھ چکا اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہو چکے تھے۔ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکیزہ روح کے لئے اتنا کھانا تیار کیا جو تمام اہل مدینہ کو کافی ہو مدینہ میں یہ شور اٹھا کہ آج کیا ہے لوگوں نے کہنا شروع کیا۔ آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہے آج حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہے۔ آج رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہے۔ اور بارہویں دن عرس مشہور ہو گیا۔ (ملفوظات یحییٰ منیری ص ۱۱۱، شاہ شرف الدین یحییٰ منبری رضی اللہ عنہ، تفسیر زاہدی۔ ایصال ثواب ص ۱۶۹، ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری)

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین ہر سال شہداء
کی قبروں پر جاتے تھے:

ابن ابی شیبہ أن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یأتی
قُبُورَ الشُّہَدَاءِ بِالْأُحَدِ عَلٰی رَاسِ كُلِّ حَوْلی .
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ كَانَ يَأْتِي قُبُورَ
الشُّهَدَاءِ عَلٰی رَاسِ كُلِّ حَوْلی فَيَقُولُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَهُمْ
عُقِبِي الدَّارِ وَالْخُلَفَاءِ الْأَرْبَعَةَ هَكَذَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝

ترجمہ: ابن ابی شیبہ نے روایت کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال شہداء
احد کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت
ہے کہ آپ ہر سال شہداء کی قبروں پر تشریف لے جاتے تھے اور ان کو سلام
فرماتے تھے اور چاروں خلفاء راشدین بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

عرس مبارک اور شاہ عبدالعزیز دہلوی:

اِس طَعْنِ مَنِي اسْتِ بَرْجَبِلْ بِهٖ اِحْوَالِ مَطْعُونِ عَلِيهٖ زِيْرَا كِهٖ نَمِيْرَا زِ فَرَاغِضِ
شرعیہ مقررہ رائج کس فرض نمی داند آرے تبرک بقبور و امداد ایشاں با ایصال ثواب و
تلاوت قرآن و دعائے خیر و تقسیم طعام و شیرینی امر مستحسن و خوب است باجماع
علماء و تعیین روز عرس برائے آں است کہ آں روز ذکر انتقال ایشاں می باشد از
دارالعمل بدارالثواب والا ہر روز کہ اِس عمل واقع شود موجب فلاح و نجات است۔
ترجمہ: یہ طعن لوگوں کے حالات سے خبردار نہ ہونے کی وجہ سے ہے کوئی شخص
بھی شریعت کے مقرر کردہ فرائض کے سوا کوئی فرض نہیں جانتا ہاں صالحین کی
قبروں سے برکت لینا اور ایصال ثواب اور تلاوت قرآن اور تقسیم شیرینی و طعام

سے ان کی مدد کرنا اجماع علماء سے اچھا ہے عرس کا دن اس لئے مقرر ہے کہ وہ دن ان کی وفات کو یاد دلاتا ہے ورنہ جس دن بھی یہ کام کیا جاوے اچھا ہے۔

(زبدۃ النصح فی مسائل الذبائح ص ۴۲، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ، حضرت مولا علی رضی اللہ عنہم،

حضرت نصیر الدین چراغ رحمتہ اللہ علیہ کا عرس ہوتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی:

ارشاد شد: عرس کلاں درین ماہ مبارک اند تاریخ سیوم عرس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ ودر شانہ دہم عرس حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ و حضرت علی بتاریخ نوز دہم زخمی شدند و در شب بست یکم رحلت فرمودند و عرس نصیر الدین چراغ دہلی بروز عرس حضرت عائشہ۔

ترجمہ: بڑے عرس اس ماہ مبارک میں ہوتے ہیں اول تیسری تاریخ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا عرس ہوتا ہے، دوسرے سولہویں کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عرس ہوتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ انیسویں تاریخ کو زخمی ہوئے تھے اور اکیس تاریخ کی رات کو رحلت فرمائی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی کا عرس اسی دن ہوتا ہے جس دن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا۔

(ملفوظات عزیز، اردو ص ۱۱۱، فارسی ۵۰، شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی)

جس نیک عمل پر چار پشتوں کا عمل ہو وہ عمل کامل ہو جاتا ہے۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی:

ارشاد شد کہ در ہر فنے کہ چہار پشت منقضی میگردند فن بسیار کامل میشود۔

چنانچہ حضرت یوسف چہار پشت نبی بود تعریف اور دین امر بسیار آمد بنا بر تصدیق مریدے فرمود کہ چہار پشت در یک فن کمتر بیکطور فی ماند باز فرمود کہ پنج پشت از معین الدین تا نصیر الدین اگر چہ رنگ مختلف داشت لیکن در مرجعیت خلق و شہرہ وقوت حالات بیکطور ماندہ این امر نا دراست ہیج سلسلہ دیگر اتفاق نیفتاد۔

ترجمہ: ارشاد فرمایا کہ جس فن میں چار پشتیں گزر جاتی ہیں وہ فن ہر طرح کامل ہو جاتا ہے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام چوتھی پشت میں نبی تھے ان کی تعریف اس امر میں بہت ہے ایک مرید کی تصدیق کی بناء پر فرمایا کہ حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ سے خواجہ نصیر الدین چراغ دہلوی کی پانچ پشت ہوتی ہیں اگر چہ رنگ اور طور طریقے مختلف ہیں لیکن مرجع خلایق ہونے و شہرت و دوام اور قوت حالات میں یکسانیت موجود رہی اور یہ بڑی عجیب بات ہے اور دوسرے کسی سلسلہ میں یہ عجیب اتفاق نظر نہیں آتا۔

(ملفوظات عزیز، اردو ص ۱۱۱، فارسی ۵۰، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

شاہ صاحب کا اپنے بھائی کے عرس مبارک میں جانا:

بقریب عرس برادر مولوی عبدالقادر خود برقبر والد ماجد و جد وغیرہما تشریف فرما شد اول پیادہ رخت باوجود بعد مسافت در وقت واپس آمدن سوارہ آمد و قبور پیران را کہ جد و پدر ہم بودند از دست بوسیدن و بعد فراغ قرآن و فاتحہ خوش آوازے را فرمود کے چیز از مثنوی مولوی روم بخواند قصہ صدر جہاں بخواند مریدے را وجد در گرفت و دیگر مریداں و خلفا ہم متاثر بودند چنانچہ نعرہ زد و قریب افتاد ان بود پیش خود طلبیدہ توجہ میداد و آن مرید سر بر زانو نہاد میگریست چنانچہ بر سر و تاج آن مرید قطرات اشک و لعاب دین ہم چکیدن آن تاج را آندید تبرکاً

نگہداشت بعد ازاں آنمرید درخواست کرد کہ حضرت درین وقت دعا فرمائید کہ
 او تعالیٰ آنمرید را محبت پیر با حسن و جہہ نصیب کند و آنچه دادہ ترقی بخشد دعا فرمود کہ
 ترا مارا فرط محبت خدا نصیب شود آمین یارب العلمین ۵

ترجمہ: ایک دن شاہ صاحب اپنے بھائی مولوی عبدالقادر مرحوم کے عرس کی
 تقریب میں اپنے والد ماجد اور جد امجد کی قبروں پر تشریف لے گئے اور باوجود
 مسافت بعیدہ کے پایادہ تشریف لے گئے اور واپسی میں سواری میں تشریف
 لائے اور پیروں کی قبروں کو ہاتھ سے بوسہ دیا جن میں آپ کے والد ماجد اور جد
 امجد کی قبریں بھی شامل تھیں اور قرآن شریف اور فاتحہ سے فارغ ہو کر ایک خوش
 الحان سے فرمایا کہ مولانا روم کی مثنوی سے کچھ سناؤ اس نے صدر جہاں کا قصہ سنایا
 ایک مرید کو وجد آ گیا اور دوسرے مرید اور خلفاء بھی اس سے متاثر ہوئے اس
 مرید نے نعرہ لگایا اور قریب تھا کہ گر جائے حضرت نے اپنے پاس بلا کر توجہ دی وہ
 مرید اپنا سر آپ کے زانو پر رکھے ہوئے روتا رہا اس مرید کے سر اور تاج پر آپ
 کے قطرات اشک اور لعاب دہن ٹپک گیا اس مرید نے اس تاج کو تبرکاً محفوظ رکھ
 لیا اس کے بعد مرید نے کہا کہ حضرت اس وقت بندہ کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ
 تعالیٰ مجھ کو اپنے پیر کی محبت بدرجہ احسن نصیب فرمائے اور جو کچھ ہے اس میں ترقی
 عطا فرمائے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ مجھ کو اور تجھ کو خدا کی محبت زیادہ نصیب ہو
 آمین۔ یارب العلمین۔

(ملفوظات عزیز، اردو، ص ۹۷، فارسی ۱۱۱، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

ہر سال حاضری و زیارت قبور کیلئے جانا سرکارِ نبوی ﷺ سے ثابت ہے:

عن عباد بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

رسلم کان یاتی قبور الشهداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
 علیکم بما صبرتم فنعم عقی الدار قال وحاءها ابوبکر ثم عہد ثم
 عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویہ بن ابی سفیان حاجا جاء ہم
 قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا واجه الشعب قال سلام
 علیکم بما صبرتم فنعم اجر العاملین ۰

ترجمہ: حضرت عباد بن ابی صالح سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 جنت احد کے شہداء کی قبروں کی زیارت کے لئے ہر سال شروع میں تشریف
 لاتے اور سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقی الدار فرماتے راوی نے کہا
 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی رضی
 اللہ عنہم تشریف لائے اور مدینہ منورہ گئے تو ان شہداء کے پاس آئے راوی کا بیان
 ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھاٹی کے سامنے آئے تو السلام علیکم
 بما صبرتم فنعم اجر العاملین فرماتے۔ (وفاء الوفا ج ۲، ص ۱۱۲)

علامہ رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انه کان یاتی قبور
 الشهداء راس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقی
 الدار والخلفاء الاربعة هكذا کانو یفعلون ۰

ترجمہ: حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کے شروع میں شہداء کی
 قبروں پر تشریف لاتے تھے اور السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقی الدار فرماتے اور خلفاء
 اربعہ بھی اسی طرح کرتے تھے۔

(تفسیر کبیر، ج ۵، ص ۲۹۵، علامہ رازی رحمۃ اللہ علیہ)

عرس مبارک اور مولوی عبدالحی:

سوال: سال بھر کے بعد عرس کرنا درست ہے یا نہیں؟

جواب: صاحب تفسیر مظہری نے ناجائز لکھا ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ماثبت من السنہ میں اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا یہ عرس زمانہ سلف میں نہ تھا۔ متاخرین کے مستحسنتات سے ہے اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے مکاتیب میں لکھتے ہیں اور تعین عرس اس لئے ہے کہ وہ دن ان کی موت کو یاد دلاتا ہے کہ آج کی تاریخ یہ صاحب دنیا سے رخصت ہوئے ورنہ جس دن عرس کیا جائے فلاح و نجات کا باعث ہے۔

اخرج ابن جرید عن محمد بن ابراہیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاتی قبور الشهداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقی الدار و ابوبکر و عمر و عثمان معہ یعنی ابن جرید نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال کے شروع میں قبور شہداء پر جاتے اور سلام آہ تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے صبر کیا پس دار آخرت بھی کیا خوب ہے فرماتے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم آپ کے ہمراہ ہوتے۔

(مجموعۃ الفتاویٰ ص ۴۳۹، مولوی عبدالحی)

عرس مبارک اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی:

حضرت ایٹان فرمودند کہ من یک تن دیدہ ام کہ خلیفہ خواجہ بیرنگ بود ہیرے نورانی سخت باقیمت بشیخ معروف عرس کر دے من شش ہفت سالہ بودم در عرس حاضر شدی کاتب حروف گوید آں پیر باقیمت نعمت اللہ نام داشت۔

ترجمہ: شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد شاہ عبدالرحیم فرماتے ہیں کہ ہم نے ایک شخص کو دیکھا جو خلیفہ خواجہ بیرنگ تھے۔ پیر نورانی باقیمت شیخ معروف کا عرس کرتے تھے اور میں چھ سات سال کا تھا کہ عرس میں حاضر ہوا میں کہتا ہوں کہ پیر باقیمت کا نام نعمت اللہ تھا۔ (انفاس العارفين ص ۲۸، شاہ ولی اللہ دہلوی)

عرس مبارک کا لنگر پکانا:

خواجہ گاہے عرس خواجہ محمد باقی می کردند حضرت ایشاں می فرمودند بار ہادیہ ام کے پیش ایشاں می آید و میگوئند برنج بر ذمہ من دیگرے میگوید گوشت بر ذمہ من دیگرے میگوید فلاں قوال رامن می آرم۔

ترجمہ: خواجہ کبھی عرس خواجہ محمد باقی کا کرتے تھے وہ حضرت (شاہ ولی اللہ کے والد شاہ عبدالرحیم) فرماتے ہیں کہ میں نے بار ہادیہ کوئی آپ کے سامنے آ کر کہتا کہ چاول میرے ذمہ ہے دوسرا کہتا گوشت میرے ذمہ ہے تیسرا کہتا کہ فلاں قوال کو میں لاؤں گا۔ (انفاس العارفين ص ۱۴، شاہ ولی اللہ دہلوی)

مولوی اسماعیل دہلوی اور عرس مبارک کا ثبوت:

پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا میشود و ثواب آں بروج کسے از گزشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی است پس این خود البتہ بہتر و مستحسن است و دیگر آں کس ثواب بروجس میرساند از اہل حقوق اوست بہ مقدار حق وے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواهد شد پس در خوبی این قدر امر از امور مرسومہ و اعراس و نذرو نیاز شک و شبہ نیست۔

ترجمہ: ہر عبادت جو کہ مسلمان سے ادا کر سکے اس کا ثواب موتہ کو پہنچا دے اور اس کے پہنچانے کا طریقہ جناب الہی میں دعا خیر کرنا ہے پس یہ خود بہت اور بہت

اچھا ہے اور اگر وہ شخص اس کے حقداروں سے ہے تو جس کے روح کو ثواب پہنچانا ہے تو اسی صورت میں بقدر اس کے حق کے خوبی پہنچانا زیادہ تر ثواب کا موجب ہے پس فاتحہ و عرس اولیاء اللہ اور انہماک نذر و نیاز اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔
(صراط مستقیم، فارسی ص ۵۵، اردو ص ۶۷، شاہ اسماعیل دہلوی)

عرس مبارک جائز ہے۔ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ:

عالم دیوبندیت کے پیر و مرشد اور ہادی اور روحانی پیشوا فرماتے ہیں۔
لفظ عروس ماخوذ اس حدیث سے ہے نم کنومتہ العروس یعنی بندہ صالح سے کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھ کر کون عروسی ہوگی چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور ہر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب ازویاد و محبت و تذاوید برکات ہے اور نیز طالبوں کا یہ فائدہ ہے کہ پیر کی تلاش میں مشقت نہیں ہوتی بہت سے مشائخ رونق افروز ہوتے ہیں اس میں جس سے عقیدت ہو اس کی غلامی اختیار کرے اس لئے مقصود ایجاد رسم عرس سے یہ تھا کہ سب سلسلہ کے لوگ ایک تاریخ میں جمع ہو جائیں باہم ملاقات بھی ہو جائے اور صاحب قبر کی روح کو قرآن و طعام کا ثواب بھی پہنچایا جاوے یہ مصلحت ہے تعین یوم میں رہا خاص یوم وفات کو مقرر کرنا اس میں اسرار مخفیہ ہیں ان کا اظہار ضروری نہیں چونکہ بعض طریقوں میں سماع کی عادت ہے اس لئے تجدید حال اور ازویاد ذوق و شوق کے لئے کچھ سماع بھی ہونے لگا پس اصل عرس کی اس قدر ہے اور اس میں کوئی حرج معلوم نہیں ہو گا۔ (شائم امداد یہ ص ۶۸، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، فیصلہ مفت مسئلہ، کلیات امداد یہ

ص ۸۲، حاجی امداد اللہ مہاجر مکی)

شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ کا عرس مبارک کا واقعہ:

افادہ ایک روز حضرت بزرگ قدس سرہ (شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ) کے عرس کی محفل تھی حضرت اقدس مزار پر اسرار پر تشریف فرما تھے ناگاہ حق سبحانہ نے حضرت اقدس کو یہ الہام فرمایا کہ اس بات کی لوگوں کو تبلیغ کر دو اور وہ یہ ہے کہ یہ فقیر مختلف نسبتیں رکھتا ہے ایک زبان سے وہ ولی اللہ بن عبدالرحیم ہے دوسری سے انسان ہے تیسری سے حیوان چوٹی سے نامی ہے پانچویں سے جسم چھٹی سے جوہر اور زبان، آخر سے ہست ہے۔

(القول الجلی ص ۱۳۶، مولوی محمد عاشق پھلتی)

عرس غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ میں صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی شرکت:

در منامی دیدم کہ در صحرائی وسیع چبوترہ ایست کلاں و اولیاء بسیار در آنجا حلقہ مراقبہ دارند و در وسط حلقہ حضرت خواجہ نقشبند دوزانو و حضرت جنید قدس اللہ اسرارہا مجتبیٰ نشستہ اند و آثار استغنا از ما سوا و کیفیات حالات فنا بر سید الطائفہ طاہر مست ہمہ کس از انجا برخاستند گفتم کجا مہر وند کسی گفت باستقبال امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ پس حضرت امیر تشریف فرما شدند شخصی کلیم پوش سرپا برہنہ رو لیدہ موہمراہ حضرت امیر نمودار گشت آنحضرت دستش در دست خود بکمال تواضع و تعظیم گرفتہ اند گفتم این کیست کسی گفت خبر التابعین اولیس قرنی است انجا حجرہ مصفا در کمال نورانیت ظاہر شد ہمہ عزیزان در آں حجرہ درآمدند گفتم کجا رفتند کسی گفت امروز عرس غوث الثقلین ست بقریب عرس تشریف بروند۔

ترجمہ: میں نے خواب میں ایک چبوترہ دیکھا جس میں بہت اولیاء اللہ حلقہ

باندھ کر مراقبہ میں بیٹھے ہیں اور ان کے درمیان حضرت خواجہ نقشبندی رضی اللہ عنہ دو زانو اور حضرت جنید رضی اللہ عنہ تکیہ لگا کر بیٹھے ہیں۔ استغناء ماسوا اللہ اور کیفیات فناہ آپس میں جلوہ نما ہیں میں نے ان سے دریافت کیا کہ یہ معاملہ کیا ہے تو ان میں سے کسی نے بتایا کہ ہم امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے استقبال کے لئے جا رہے ہیں۔ آپ کے ساتھ ایک گلیم پوش سر اور پاؤں سے برہنہ ژولیدہ بال ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کے ہاتھ کو نہایت عزت کے ساتھ اپنے ہاتھ مبارک میں لیا ہوا تھا۔ میں نے پوچھا کہ کون ہیں تو جواب ملا کہ یہ خیر التابعین حضرت اولیس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ پھر ایک حجرہ ظاہر ہوا جو نہایت ہی صاف تھا اور اس پر نور کی بارش ہو رہی تھی یہ تمام باکمال بزرگ اس میں داخل ہو گئے میں نے اس کی وجہ پوچھی تو ایک شخص نے کہا۔

امروز عرس غوث الثقلین است بتقریب عرس بروز۔

آج غوث اعظم کا عرس مبارک ہے اور اس کی تقریب میں آئے ہیں۔
(کلمات طیبات ص ۷۷، شاہ ولی اللہ دہلوی، مقامات مظہری، ص ۶۷،
بحوالہ گیارہویں شریف)

حضرت ہود علیہ السلام کا عرس مبارک ہوتا ہے:

موجودہ شہر مٹکلا سے تقریباً ۱۲۵ میل کے فاصلے پر شمال کی جانب حضر موت میں ایک مقام ہے جہاں لوگوں نے حضرت ہود علیہ السلام کا مزار بنا رکھا ہے اور وہ قبر ہود کے نام ہی سے مشہور ہے۔ ہر سال ۱۵ شعبان کو وہاں عرس ہوتا ہے اور عرب کے مختلف حصوں سے ہزاروں آدمی وہاں جمع ہوتے ہیں۔

(تفہیم القرآن ج ۴، ص ۶۱۵، سید ابوالاعلیٰ مودودی)

دن مقرر کرنا:

دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک دن مقرر کرنا منع ہے اور حرام تک کہہ دیتے ہیں اور اہلسنت و جماعت کے نزدیک دن مقرر کرنا جائز ہے اور اس کے بغیر گزارہ نہیں کیونکہ شادی کے لئے جلسہ کے لئے تقریر کے لئے دن مقرر کرنا جیسے تبلیغی جماعت کے لئے رائیونڈ میں اجتماع کا دن مقرر ہے جشن دیوبند کے لئے دن مقرر ہوا غائبانہ نماز جنازہ کے لئے پہلے ہی دن سے مقرر کر کے اشتہار لگ جاتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

تو اب پتہ چلا کہ دن مقرر کرنے میں ہزار ہا فائدے ہیں۔

قرآن پاک میں ہے۔

(۱) وَذَكَرْهُمْ بَأْيَامِ اللَّهِ. (پ ۱۳، ع ۱۳)

ترجمہ: اور انہیں اللہ کے دن یاد دلا۔

(۲) وَذُكِّرُوا بِاللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْدُودَاتٍ. (پ ۲، ع ۲۶)

ترجمہ: اور اللہ کی یاد کرو گئے ہوئے دنوں میں۔

(۳) قَالَ هَذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُومٍ

(ص ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۱۵۵)

ترجمہ: فرمایا یہ ناقہ ہے۔ ایک دن اس کے پینے کی باری اور ایک معین دن

تمہاری باری۔

(۴) وَقَدَّرْنَا فِيهَا أَقْوَاتَهَا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ. (پ ۲۴، سورۃ السجدہ آیت ۱۰)

ترجمہ: اور اس کے بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں یہ سب ملا کر چار دن ہیں۔

مقرر دنوں میں روزہ رکھنا:

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ

وَالْخَمِيسِ ۝

ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۷۹، ابوداؤد شریف ج ۱، ص ۲۳۲، جامع ترمذی، ج ۱، ص ۹۳)

سرکار جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي

غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ ۝

ترجمہ: نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمعرات کے دن غزوہ تبوک میں تشریف

لے گئے اور آپ جمعرات کے دن سفر کرنا پسند فرماتے تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۳۳۸، کنز العمال ج ۳، ص ۷۲،

اشعة اللمعات ج ۳، فارسی ص ۳۷۱)

تیرہویں، چودہویں، پندرہویں کو روزے رکھنا:

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم نے فرمایا۔

إِذَا صُمَّتْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ فَصُمُّ ثَلَاثُ عَشْرَةَ وَأَرْبَعُ عَشْرَةَ

وْخَمْسُ عَشْرَةَ.

ترجمہ: اگر تو روزہ رکھنا چاہے تو مہینہ میں تین دن کے روزے رکھ۔ مہینہ کی

تیرہویں، چودھویں اور پندرہویں کو۔ (مشکوٰۃ ص ۱۸۰، جامع ترمذی ج ۱، ص ۹۵)

دن مقرر کر کے نیاز پکانا:

سہل بن سعد رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہمارے مسلمانوں میں ایک عورت جو نالے کے پانی سے اپنے کھیت میں چقندر بوتی تھی تو جب جمعہ کا دن ہوتا چقندر کی جڑیں علیحدہ کر کے دیکھی میں ڈالتی اور اس پر ایک مٹھی بھر جو ڈال کر تمام کو (نیاز) پکاتی تو چقندر کی جڑیں اس میں گوشت کے قائم مقام ہوتیں جب ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو ہم اس عورت پر السلام علیکم کرنے جاتے تو اس طعام کو وہ ہمارے سامنے قریب کر دیتی تو ہم اس کو چاہتے اور ہر جمعہ کے دن ہم اس کھانے کے متمنی ہوتے۔ (بخاری شریف، ج ۱، ص ۱۲۸)

اس سے تین مسائل ثابت ہوتے ہیں۔

(۱) مقرر دن میں نیاز پکانا۔

(۲) برکت والے دن کا مقرر کرنا۔

(۳) نیاز کھانے والے کا نیاز کا متمنی ہونا۔

شاہ عبدالعزیز دہلوی..... دن مقرر کرنا جائز ہے:

یک روز معین کردہ (الی ان قال) بہینت اجتماعیہ مدد مان کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ کند و فاتحہ بر شیرینی یا طعام نمودہ تقسیم در میان حاضران نمایند این قسم معمول در زمانہ پیغمبر خدا و خلفاء راشدین بنوداً کر کے اس طور کند باک نیست زیرا کہ دریں قسم قبح نیست بلکہ فائدہ احیاء و اموات را حاصل مے شود۔

ترجمہ: کوئی ایک دن معین کر کے اجتماعی طریقہ سے بہت سے لوگ جمع ہوں اور قیام ختم کریں مٹھائی یا کھانے پر فاتحہ پڑھ کر اسے حاضرین میں تقسیم کریں

تسم کا کام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور خلفاء راشدین کے زمانے میں ہوا تاہم اگر کوئی ایسا کام کرے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس میں زندوں اور ن دونوں کے لئے ثواب کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

(فارسی فتاویٰ عزیزی ج ۱، ص ۳۸، اردو ص ۱۷۷)

بندوں کا ختم اصل ایصال ثواب ہی ہے:

(۱) بائیس رجب کو کونڈوں کا ختم دلایا جاتا ہے اور وہ جائز ہے بغیر کسی عذر کے ان کے ناجائز ہونے کی کوئی شرعی دلیل نہیں۔

(۲) کونڈے، ایصال ثواب کا ایک طریقہ ہے جس کا حق اور درست ہونا اور جائز ہونا پہلے قرآن و حدیث اور صالحین اور بزرگان دین کے اقوال سے ثابت کر چکے ہیں اور منکروں کے حوالوں سے بھی مزین کر چکے ہیں اور خود کونڈوں کے مخالفین بھی ایصال ثواب کے قائل ہیں۔

نوٹ:- اہلسنت وجماعت کے کسی معتبر علماء کرام میں سے کسی نے بھی کونڈوں کے ایصال ثواب کو منع نہیں فرمایا اور نہ کوئی منکر ہی کوئی شرعی دلیل دے سکا ہے اور اگر کوئی دلیل ہے تو پیش کریں ورنہ لوگوں کو اس نیک عمل سے منع نہ کریں کیونکہ شریعت کا یہ اصول ہے کہ جس کام کی ممانعت کی دلیل نہ ہو وہ کام جائز ہے اور مخالفین کے فتوے بھی اسی طرح ہیں۔

جس بات کی ممانعت نہ آئی ہو وہ جائز ہے..... وہابی:

سوال: خطیب خطبہ کر رہا ہے اس حالت میں السلام علیکم کہنا جائز ہے یا نہیں۔
جواب: خطبہ میں السلام علیکم کہہ دے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ اس کے جواب سے خطبہ کا سماع فوت نہیں ہوتا پھر اشارہ سے بھی جواب ہو سکتا ہے۔ حالت وضو

میں بات چیت کا بھی یہی حکم ہے کیونکہ کسی حدیث میں ممانعت نہیں آئی ہاں فضول باتوں سے پرہیز چاہیے۔

(فتاویٰ اہلحدیث ج ۲، ص ۲۹، مولوی عبداللہ روپڑی وہابی)

عورت کا دودھ پینا جائز ہے:

سوال: کیا عورت کا دودھ پینا مطلقاً حرام ہے سوائے رضیع کے۔

جواب: حرام نہیں کہہ سکتے۔ حرمت کی کوئی دلیل نہیں ملی۔

(فتاویٰ اہلحدیث ج ۲، ص ۴۲۶، مولوی عبداللہ روپڑی وہابی)

سوال: کیا عورت کے دودھ کو دواء استعمال کرنا جائز ہے؟

جواب: جب حرمت کی کوئی دلیل نہیں تو بلاشبہ درست ہے۔

(فتاویٰ اہلحدیث ج ۲، ص ۴۲۶، مولوی عبداللہ روپڑی)

جس چیز کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے۔

(فتاویٰ ثنائیہ ص ۸۱۰، جلد اول، مولوی ثناء اللہ امرتسری)

جس کی حرمت ثابت نہ ہو وہ حلال ہے:

بکری وغیرہ جتنے جانور حلال ہیں ان کے تمام اجزاء حلال ہیں ان کی کوئی چیز حرام نہیں ہے ہاں دم مسفوح البتہ حرام ہے کہ اس کی حرمت صریح قرآن مجید میں آئی ہے اس کے سوا باقی اور تمام چیزیں حلال ہیں کیونکہ ان کی حرمت ثابت نہیں۔

(فتاویٰ نذیریہ ج ۳، ص ۳۲۰، مولوی نذیر حسین وہابی غیر مقلد)

ایصال ثواب کا ہر طریقہ جائز ہے..... حاجی امداد اللہ مہاجر کی:

گیارہویں، دسویں، بیسویں، چہلم، ششماہی، سالانہ وغیرہ اور تو

احمد عبدالحق ردو لوی، اور سہ منی حضرت بوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ و حلوائے اور دیگر طریق ایصال ثواب کے اسی قاعدے پر مبنی ہیں۔

(فیصلہ ہفت مسئلہ، کلیات امداد یہ ص ۸۲، حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ)

چیلنج:

ہم تمام منکروں کو چیلنج کرتے ہیں کہ پہلے تو ممانعت کی کوئی دلیل لاؤ تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ایصال ثواب کا ہر طریقہ چھوڑ دیں گے اور اگر آپ دلیل نہ لا سکے اور ہرگز نہ لا سکو گے تو یہ کام جائز ہے کیونکہ پیچھے منکروں کے فتوے گزر چکے ہیں کہ جب تک ممانعت کی کوئی دلیل نہ ہو تو منع نہیں ہے۔

اور تمام دیوبندیوں کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ مہاجر کی بھی ایصال ثواب کے ہر طریقے کو جائز قرار دے رہے ہیں تو جناب اب ایسی دلیل لائیں کہ تمام ختم جائز ہو جائیں اور کونڈوں کا ختم ناجائز ہو جائے۔

نماز عیدین کے بعد دعا ثابت نہیں مگر جائز ہے:

بعد نماز عیدین کے یا خطبہ کے بعد دعا مانگنا گو نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین رضی اللہ عنہم سے منقول نہیں مگر چونکہ ہر نماز کے بعد دعا مانگنا مسنون ہے اس لئے بعد نماز عیدین بھی دعا مانگنا مسنون ہوگا۔ (بہشتی گوہر ص ۵۵۸، مولوی اشرف تھانوی دیوبندی، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج ۵، ص ۲۲۵، مفتی عزیز الرحمن دیوبندی)

خلاصہ: یہ کہ کسی چیز کی اصل کے شریعت مطہرہ سے ثابت ہو جانے کے بعد۔ امام دیوبند اور علماء وہابیہ غیر مقلدین بھی مانتے ہیں کہ اس کے جواز کے ثبوت کے لئے مزید کسی علیحدہ دلیل کی ضرورت نہیں رہتی پس کونڈوں کی اصل ایصال ثواب

کا ثابت ہونا ان کے جواز کے ثبوت کے لئے کافی ہے جس کے بعد کسی علیحدہ خصوصی دلیل کی ہرگز حاجت نہیں جبکہ ان کی ممانعت کی بھی کوئی شرعی دلیل نہیں۔

بعض اہم باتوں کی وضاحت:

بائیس رجب کے کونڈے ہوں یا ایصال ثواب کا کوئی اور طریقہ ہو ان میں سے کسی کے جائز ہونے کے لئے شریعت مطہرہ نے نہ تو کسی تاریخ کو لازمی قرار دیا ہے اور نہ ہی اس کیلئے مخصوص کھانے کا حکم دیا ہے بلکہ ایصال ثواب ہر وقت اور ہر حلال چیز پر جائز ہے اور ایصال ثواب کا کھانا ہر کوئی کھا سکتا ہے اور ہر جگہ لے جا سکتا ہے اور اس میں جو جہلا کچھ شرائط لگاتے ہیں وہ کوئی بھی نہیں ہے۔

البتہ: ان تمام شخصیات کا اہتمام کسی جائز مقصد کے پیش نظر ہو مثلاً ایصال ثواب کی تاریخ اس لئے مقرر کی کہ دوست و احباب کا اجتماع سہولت سے ہو جائے گا اور اس میں تلاوت قرآن پاک وغیرہ بھی بکثرت اور آسانی سے ہو سکے گی۔

حلوہ ہی کا اہتمام..... کیونکہ سرکارِ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند ہے:

کونڈوں کے ختم میں اور دیگر ایصال ثواب کے اہتمام میں بھی میٹھے کا یعنی حلوہ، کھیر، فروٹ، بدانہ، مٹھائی وغیرہ کا اہتمام کافی ہوتا ہے کیونکہ سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم یحب الحلوا والعسل.

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ حلوے اور شہد کو زیادہ محبوب رکھتے تھے۔

پراٹھا یا پوری گھی کی تیار کی ہوئی سرکار ﷺ کو پسند ہے:

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
ذات يوم ودت لو ان عندنا خبزة بيضاء من برة سمراء ملبقة بسمن
ناكلها.

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا میرا دلی ارادہ ہے کہ اگر ہمارے پاس پراٹھا گھی کا گندھا ہوا ہو
تو کھائیں۔ (ابن ماجہ ص ۲۴۷)

کیوں جناب معلوم ہوا کہ جب حلوہ و پراٹھا اور میٹھا سرکار کو پسند ہے تو
امتی بھونے کے ناطے ہمیں بھی پسند ہونا چاہیے اسی لئے ایصال ثواب میں کثرت
سے میٹھا استعمال ہوتا ہے اور ایصال ثواب ہر حلال چیز پر جائز ہے۔

کوٹھا کرنا جائز ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی:

سوال: کوٹھا کرنا حضرت کا اور صحنک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور کھچڑا
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور توشہ شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کا اور دلیا خواجہ خضر
کا کرنا اور ان کھانوں کی خصوصیت کرنی کیسی ہے؟

جواب: ایصال ثواب بلا قید طعام وایام کے مندوب ہے اور قید و تخصیص یوم کی
اور تخصیص طعام بدعت ہے اگر تخصیص کے ساتھ ایصال ثواب ہو تو حرام نہیں ہوتا
گو اس تخصیص کی وجہ سے معصیت ہوتی ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۸، مولوی رشید احمد گنگوہی)

نوٹ: بے باشاء اللہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے گیارہویں، دسویں، بیسویں، چہلم،
ششماہی، سالانہ وغیرہ حاجی مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ سے ثابت ہوئے اور کوٹھا

مولوی رشید احمد گنگوہی سے اور حلوہ، پراٹھا اور میٹھا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا تو اب بھی اعتراض ہم پر ہے بڑا افسوس ہے تو منکروں کو چاہیے اپنے گھر کی تلاشی لیں باہر بات بعد میں کریں فقط مشورہ ہے سختی نہیں۔

کونڈوں کی ایجاد شیعوں کی نہیں ہے:

کونڈا کے معنی (۱) آٹا گوندھنے کا مٹی کا برتن (۲) نذر و نیاز کی شیرینی۔ (۳) کسی ولی کی نیاز کا کھانا۔ اردو ڈکشنری فرہنگ آصفیہ ج ۲، ص ۵۹۷، مولانا سعید احمد دہلوی ۱۸۷۸ء کی لکھی ہوئی۔

کہاں ہیں وہ منکر جو کونڈوں کو ۱۹۰۶ء کی ایجاد بتاتے ہیں اور صاحب ڈکشنری فرہنگ آصفیہ ۱۸۷۸ء میں ایصال ثواب کا نام دیتے ہیں خدا ہدایت دے۔

اعتراض:

شیعہ بائیس رجب کو امام جعفر صادق کے ایصال ثواب کے بہانے دراصل حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات میں کونڈے کرتے اور حلوہ پوریاں کھا کر ان کی وفات پر جشن مناتے ہیں کیونکہ اسی تاریخ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہے۔

جواب: سب سے پہلے تو وہابیوں دیوبندیوں کو چاہیے باقی ختم گیارہویں شریف، عرس مبارک، دس محرم کا ختم، بارہ ربیع الاول کا جلوس وغیرہ تو کریں وہ تو شیعوں کی ایجاد نہیں ہے مگر ہیں ہی ہر چیز کے منکر ان کو کونڈوں کے ختم سے عداوت نہیں بلکہ مکمل طور پر ہر ختم کے منکر ہیں تو انہیں ایصال ثواب سے کیا غرض یہ ہمارا عمل ہے ہم کریں یا نہ کریں یہ کوئی ذمہ دار نہیں ہیں اور باقی رہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے وفات کی تاریخ ہے اس میں اختلاف ہے۔

ہاں: اس پر مورخین کا اتفاق ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے رجب کے مہینہ میں وفات پائی تھی لیکن کس تاریخ کو وفات پائی قطعی طور پر اس کے بارے میں کچھ ثابت نہیں۔ اور اس تاریخ کو وفات امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ثابت کر کے کونڈوں کے ختم سے منع کرنا صراحتہً کذب بیانی اور ضد اور عناد اور منافقت ہے۔

حضرت امیر معاویہ کی تاریخ وفات..... اقوال کی تفصیل:

(۱) علامہ سعد بن ابراہیم اور ہشام کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ

عنہ نے یکم رجب کو وفات پائی۔ (البدایہ والنہایہ ج ۸، ص ۱۱۶)

(۲) علامہ لیث نے فرمایا کہ آپ کی وفات چہارم رجب کو ہوئی۔

(۳) علماء کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ آپ کی وفات پندرہویں رجب کو

ہوئی۔ (الاصابہ ج ۳، ص ۴۱۴۔ ابن خلدون، ج ۳، ص ۴۲)

(۴) رجب کی پچیسویں یا چھبیسویں کو وفات ہوئی۔

تہذیب التہذیب ابن حجر عسقلانی۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب

علامہ ابن عبدالبر اندلسی۔

(۵) یکم رجب کو پندرہویں رجب کو اور تیسرا قول کہ رجب کی آٹھ راتیں

باقی تھی تو وفات ہوئی۔

(تاریخ طبری ج ۴، ص ۲۳۹، امام محمد بن جریر طبری بحوالہ کونڈوں کی

شرعی حیثیت، مفتی عبدالجید سعیدی)

تعزیت کا حکم:

اگر کسی کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جائے تو اس کی تعزیت کے لئے جانا اور

اس کو صبر دلا نا حدیث مبارکہ سے ثابت اور باعثِ اجر و ثواب ہے۔

سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

عن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من

عندی مصابقلہ مثل اجرہ ۵۰

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی کو مصیبت کی حالت میں صبر دلائے گا اور وہ مصیبت زدہ اس کے کہنے پر صبر کرے گا تو اس صبر دلانے والے کو بھی اس صبر کرنے والے کی مثل اجر ملے گا۔

(ترمذی ج ۱، ص ۱۲۷، ابن ماجہ ص ۱۱۶)

عزت کا جوڑا:

حضرت عبداللہ ابن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن الحزم سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے۔

انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول من عزى اخاه

المومن من مصیبة کساہ اللہ حلل الکرامة یوم القیمة.

ترجمہ: محمد بن عمرو بن حزم کے دادا جان بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے ہیں کہ جو شخص اپنے مومن بھائی کی مصیبت میں اس کو تسلی دیتا ہے اور صبر پر برا بیچتے کرتا ہے اور اس کے لئے اجر عظیم کی دعا کرتا ہے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے عزت و کرامت کا جنتی لباس

پہنائے گا۔ (ابن ماجہ ص ۱۱۶، تحفہ الاحوذی ج ۲، ص ۱۶۴)

عمدة القاری شرح بخاری:

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ علیہ عمدة القاری شرح صحیح بخاری میں باب
من جلس عند المصیبة يعرف فی الحزن سے استفاد ہونے والے مسائل میں تحریر
فرماتے ہیں۔

فیہ جواز الجلوس للعزاء بسکینہ ووقار و فیہ الحث علی

الصبر.

ترجمہ: اس حدیث پاک سے پتہ چلا کہ سکونت ووقار کے ساتھ تعزیت کے
لئے بیٹھنا جائز ہے۔ نیز تعزیت کرنا اور میت کے گھر والوں کو صبر کی تلقین کرنا جائز
ہے۔ (عمدة القاری ص ۹۴، بدرالدین عینی)

میت کے اہل خانہ کے لئے کھانا تیار کرنا:

اگر کسی کا کوئی آدمی فوت ہو جائے تو قریبی رشتہ داروں کا میت کے اہل
خانہ کے لئے کھانا پکا کر لے جانا ان کی مدد اور ان کی دل جوئی کے لئے جائز بلکہ
سنت ہے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ:

قال لما جاء نعی جعفر طیار رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصغرا لال جعفر طعاما فانہ قد اناہم

امریشغلہم.

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے والد
گرامی حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر پہنچی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا کہ آل جعفر کے لئے کھانا تیار کرو۔ کیونکہ انہیں ایسی خبر پہنچی ہے جس
نے ان کو کھانا پکانے سے غافل کر دیا ہے۔ (المغنی ج ۲، ص ۲۱۵)

سکس کا بچہ فوت ہو جائے:

عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم
من كان له فرطان من امتي ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشه فمن
كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له من امتك قال فانا فرط
امتى لن يصابوا.

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے فرمایا میری امت میں جس کے دو یا تین بچے حتیٰ کہ اگر ایک بھی
فوت ہو گیا وہ اس کے لئے فرط ہوں گے یعنی پیشرو شفاعت کرنے والا بخشش کا
سامان ہو گا عرض کی گئی جس کا کوئی بھی نہ ہو فرمایا اس کا میں ہی پیشرو ہوں گا
اسے میں ساتھ لے جاؤں گا۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵۱)

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعزیت فرمانا:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیارے بیٹے حضرت قاسم رضی اللہ
عندہ کے انتقال کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے غمگین ہونے اور مختلف
باتیں کرنے پر پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے تعزیتی الفاظ
کے طور پر ان کو تسلی و تشفی فرماتے ہوئے فرمایا۔

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان شئت دعوت
الله تعالى فاسمعك صوته قالت يا رسول الله صلى الله عليه وآله
وسلم بل صدق الله ورسوله O

ترجمہ: آپ نے فرمایا اگر تو خدیجہ چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کروں اور تم
اس کی آواز سن لو کہ وہ تو جنت میں خوشی میں دودھ پی رہا ہے۔ حضرت خدیجہ رضی

اللہ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے یقین ہے کہ اللہ اور اس کے پیارے رسول نے جو کچھ فرمایا وہ سچ ہے۔ (سنن ابن ماجہ ص ۱۰۹)

مجلس میں احباب کو کہنا کہ دعا کرو..... دوسرے یا تیسرے دن:

حضرت سیدنا معز بن مالک رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی رسول ہیں یہ وہی صحابی ہیں جن کی توبہ کے متعلق پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر معز کی توبہ کو تمام امت پر تقسیم کیا جائے تو اسے کافی ہے۔ راوی فرماتے ہیں کہ ان کے انتقال فرمانے کے بعد دوسرے یا تیسرے دن حضرات صحابہ کرام ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے۔

جاء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهم جلوس فسلم
ثم جلس فقال استغفروا الماعز ابن مالک قال فقالوا غفر الله لناعز
ابن مالک.

ترجمہ: چند احباب بیٹھے ہوئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور سلام فرمانے کے بعد آپ صحابہ کرام میں بیٹھ گئے آپ بیٹھنے کے بعد فرمانے لگے اے اصحاب معز ابن مالک کے لئے استغفار بخشش کی دعا کرو تمام اصحاب نے مل کر اللہ کی بارگاہ میں مغفرت کی دعا مانگی۔ عرض کی اللہ تعالیٰ معز بن مالک کی بخشش فرمائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کی گئی۔

(مسلم شریف ج ۲، ص ۶۸)

میت کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا:

جب حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

فتوضا منه ثم رفع يديه ثم قال اللهم اغفر لعبيد ابى عامر حتى

رايت بياض ابطيه ثم قال اللهم اجعله يوم القيمة فوق كثير من خلقك.

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمانے کے بعد دونوں ہاتھ اٹھا کر

دعا کی اے اللہ عبید ابی عامر کی بخشش فرما دے۔ اے اللہ قیامت کے دن اپنی

بہت سی مخلوق پر بلند مقام عطا فرما۔ (صحیح مسلم ج ۲، ص ۳۰۳)

قارئین کرام: آپ نے فوت شدگان کی مغفرت کے لئے دعا کرنا و تعزیت

کرنا دوسرے تیسرے دن جا کر بیٹھے ہوئے احباب کو کہنا کہ مرحوم کے لئے دعا

کرو پھر مل کر مرنے والے کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا۔ اجتماعی دعا کرنے وغیرہ

تمام کا ثبوت قرآن و حدیث سے پڑھ چکے ہیں۔ الحمد للہ۔

اب ہم بار بار دعا کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں احباب مطالعہ

فرمائیں انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

بار بار دعا کرنا بہت اعلیٰ ہے حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی

کتاب میں مستقل باب باندھا ہے جس کا نام تکریر الدعاء۔ یعنی بار بار دعا کرنا اسی

باب کے تحت لکھا ہے کہ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک دعا کو

بار بار کرتے تھے۔ طویل حدیث پاک کے آخری الفاظ یہ ہیں۔ فدعا ودعا وساق

الحدیث (بخاری شریف ج ۲، ص ۹۲۵)

سرکار کو تین بار دعا مانگنا پسند تھا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کان احب الدعاء

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یدعوا ثلاثا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول پاک صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین بار دعا مانگنا پسند تھا۔ (مسلم ج ۲، ص ۱۰۸، ۱۰۹)

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ:

منکرین ایصال ثواب یعنی دیوبندی وہابی حضرات وَمَا أَهْلٌ لغيرِ اللَّهِ میں اولیاء اللہ کی ارواح کو ایصال ثواب کرنے والے جانور کو بھی شامل کر کے حرام کہتے ہیں۔ اہلسنت وجماعت اور جمہور علماء کرام و مفسرین کرام بتوں اور وقت ذبح کی قید لگا کر جانور کو حلال قرار دیتے ہیں۔

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فیصلہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ مَا ذُبِحَ لِغيرِ اسْمِ اللَّهِ عَمَدَ الْإِلْضَامِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ اور اللہ کے نام کے سوا عمداتوں کیلئے ذبح کرنا۔
تفسیر ابن عباس، سورۃ بقرہ۔

(۲) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بِهِ وَمَا ذُبِحَ لِغيرِ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى مُتَعَمِّدًا ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بہ اور عمد اللہ کے نام کے سوا ذبح کرنا۔

(تفسیر ابن عباس، سورۃ المائدہ)

(۳) أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بِهِ ذُبِحَ لِغيرِ اسْمِ اللَّهِ تَعَالَى مُتَعَمِّدًا ۝

ترجمہ: أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بہ دانستہ اللہ تعالیٰ کے نام کے سوا ذبح کرنا۔

(تفسیر ابن عباس، سورۃ الانعام)

(۴) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بِهِ وَمَا ذُبِحَ لِغيرِ اسْمِ اللَّهِ عَمَدًا ۝

ترجمہ: أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بہ اور اللہ تعالیٰ کے نام سے سوا عمداتوں کیلئے ذبح کرنا۔

(تفسیر ابن عباس، سورۃ النحل)

امام عبدالرحمن بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:
 امام المفسرین عبدالرحمن بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ اسی آیت مبارکہ کی تفسیر
 کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ أَي رَفَعُ بِهِ الصَّوْتِ عِنْدَ ذَبْحِهِ لِلضَّمِّ ۝
 ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ یعنی وہ چیز جس کو بت کے لئے ذبح کرنے کے
 وقت آواز بلند کی گئی ہو۔ (تفسیر بیضاوی)

حضرت ربیع بن انس اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی کا عقیدہ:
 حضرت ربیع بن انس اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہا فرماتے ہیں
 وَمَا أَهْلٌ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ قَالَ الرَّبِيعُ ابْنُ أَنَسٍ مَا ذَكَرَ عِنْدَ ذَبْحِهِ
 اِسْمَ غَيْرِ اللَّهِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لَغَيْرِ اللَّهِ ربیع بن انس فرماتے ہیں کہ وہ جانور جس پر ذبح
 کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے۔ (تفسیر مظہری)

علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

حضرت امام محمد آلوسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:
 أَهْلٌ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُرَادُ الذَّبْحُ عَلَى اِسْمِ الْأَضْمَامِ.
 ترجمہ: أَهْلٌ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ سے بتوں کے نام پر ذبح کرنا مراد ہے۔
 (تفسیر روح المعانی)

عمدۃ المفسرین امام علی بن محمد خازن کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ لَغَيْرِ اللَّهِ بِهِ يَعْنِي مَا ذَكَرَ عَلَى ذَبْحِهِ غَيْرُ اِسْمِ اللَّهِ
 وَذَلِكَ أَنَّ الْعَرَبَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يَذْكُرُونَ اَسْمَاءَ اَضْمَامِهِمْ عِنْدَ

الذَّبْحُ فَحَرَّمَ اللَّهُ ذَالِكَ بِهَذَا الْآيَةِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وہ جانور جن کے ذبح کرنے پر غیر اللہ کا نام لیا جائے اور وہ یہ ہے کہ عرب جاہلیت میں ذبح کرنے کے وقت اپنے بتوں کا نام لیا کرتے تھے پس اللہ تعالیٰ نے اس آیت سے اس کو حرام کر دیا۔ (تفسیر خازن)

امام نسفی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ إِيُّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُهُمْ
بِاسْمِ الْأَتِ وَالْعُزَى عِنْدَ ذَبْحِهِ ۝

ترجمہ: امام عبداللہ بن احمد نسفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ وَمَا أَهْلٌ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ یعنی غیر اللہ کے لئے آواز بلند کرنا اور وہ کفار ذبح کرتے وقت کہتے تھے لات اور عزی کے نام سے ذبح کرتے تھے۔ (تفسیر مدارک)

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ مَا ذَكَرَ اسْمَ غَيْرِ اللَّهِ عِنْدَ الذَّبْحِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ جو نام ذکر کیا غیر اللہ کا وقت ذبح کے۔

(تفسیر جامع البیان)

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ وَمِنَ الْمَذْبُوحِ لِغَيْرِ اللَّهِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور جو ذبح کیا گیا ہو واسطے غیر اللہ کے۔

(تاج التفسیر)

امام راعب اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وقوله. وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ وَإِي مَا ذَكَرَ غَيْرَ اسْمِ اللَّهِ وَهُوَ

مَا كَانَ يُذْبَحُ لِأَجْلِ الْأَضْنَامِ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی جس چیز پر خدا کے نام کے سوا ذکر کیا جائے

اور یہ وہ ہے جو ذبح کیا جائے بتوں کے لئے۔

امام سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ مَا مَوْصُولٌ بِمَعْنَى الَّذِي وَمَحَلُّهَا النَّصَبُ
عَطْفًا عَلَى الْمَيْتَةِ قَائِمِ الْمَقَامِ الْفَاعِلِ لِأَهْلِ وَالْبَا بِمَعْنَى فِي وَلَا بَدَمِنْ
حَذْفِ مِضَافٍ أَيْ فِي ذَبْحِهِ لِأَنَّ الْمَعْنَى أَوْ مَا صَحِيحٌ فِي ذَبْحِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ
ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ ما موصول ہے الذی کے معنی میں اور محل اس کا
نصب ہے عطف اس کا میت پر ہے اور قائم مقام فاعل کے ہے اور ما معنی کے
معنی میں ہے اور ضروری ہے حذف مضاف سے یعنی فی ذبحہ کیونکہ معنی یہ ہے جو
کہ اس کے ذبح میں آواز نکالی گئی ہو واسطے غیر اللہ کے۔ (تفسیر جمل)

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ أَيْ ذَبْحٌ عَلَى إِسْمِ غَيْرِهِ وَلَا هَلَالٌ رَفَعَ
الصَّوْتُ وَكَانُوا يَرْفَعُونَهُ عِنْدَ الذَّبْحِ لِأَلِهَتِهِمْ ۝
ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی ذبح غیر اللہ کے نام پر اور اہلال رفع
الصوت کو کہتے ہیں اور وہ آواز بلند کرتے وقت ذبح کے وقت اپنے معبودوں کے
لئے۔ (تفسیر حاشیہ تفسیر جلالین)

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ وَهُوَ مَا ذَبِحَ غَيْرَ اسْمِهِ تَعَالَى مِنَ الْأَنْصَابِ
وَالْأَنْدَادِ وَالْأَذْلَامِ وَنَحْوِهِ ذَلِكَ مِمَّا كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَنْحَرُونَ لَهُ.
ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اور جو جانور غیر اللہ کے نام یعنی بتوں شریکوں
اور تیروں وغیرہ کے نام ذبح کیا جائے جیسا کہ دور جاہلیت میں وہ ان چیزوں کے

لئے قربانیاں کیا کرتے تھے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حضرت ملا جیون صاحب نور الانوار کا عقیدہ:

وما اهل به لغير الله معناه ذبح به لاسم غير الله. مثل لات وعزى و اسماء الانبياء وغير ذلك فان اخوذ باسم غير الله عطفابان يقول باسم الله ومحمد رسول الله بالجهر حرم الذبيحة وان ذكر معه موصولاه معطوفا فان يقول بسم الله محمد رسول الله كره ولا يحرم وان ذكر موصوله بان يقول قبل التسميه وقبل ان يفجح الذبيحة او بعده لابس به هكذا في الهداية ومن ههنا علم ان البقرة المنذورة للاولياء كما هو الاسم في زماننا حلال طيب لان لم يذكر اسم غير الله عليها وقت الذبح وان كانوا يندرونها

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ - اس کا معنی یہ ہے کہ وہ جانور جو غیر اللہ مثلاً لات، عزى اور انبیاء وغیرہ کے نام پر ذبح کیا جائے۔ اگر ذبح کرنے والا اکیلا غیر اللہ کا نام لے یا اللہ کے نام کے ساتھ بطور عطف کے ذکر کرتے ہوئے جہرا کہے بسم اللہ و محمد رسول اللہ تو یہ ذبیحہ حرام ہو جائے گا اور اگر ذکر بطور موصول اور معطوف کے کرے یعنی یہ کہے بسم اللہ محمد رسول اللہ تو یہ ذبیحہ حرام نہ ہوگا بلکہ مکروہ ہو جائے گا اور اگر اس کے موصول کا ذکر تسمیہ سے پہلے یا جانور کو لٹانے سے پہلے یا اس کے بعد کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں اور ہدایہ میں بھی یہی بیان ہوا ہے اور یہیں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ گائے جو اولیاء اللہ کے لئے نذر نانی جاتی ہے جیسا کہ ہمارے زمانے میں رواج ہے حلال اور طیب ہے اس لئے کہ اس پر ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا دوسرے کا نام نہیں لیا گیا اگرچہ لوگ اسے نذر

مانتے ہیں۔ (تفسیرات احمدیہ)

حضرت علامہ اسماعیل حقی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ . اِی وَحَرَم . مَا رَفَعَ بِهِ الصَّوْتُ عِنْدَ الذَّبْحِ

لِلْعَنَمِ وَاهِلِ الْهَلَالِ رَفَعَ الصَّوْتُ وَكَانُوا اِذَا ذَبَحُوا لِالِهَتِهِمْ يَرْفَعُونَ
بِذَكَرِ مَا وَيَقُولُونَ بِاسْمِ اللّٰتِ وَ الْعِزَّى فَجَرَى ذَالِكُ مِنْ اَمْرِهِمْ حَتَّى
قَبْلَ لِكُلِّ ذَابِحٍ وَاِنْ لَمْ يَجْهَرْ بِالتَّسْمِيَةِ مُهْلًا .

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی وہ جانور حرام ہے جس پر ذبح کے وقت بت
کے نام کی آواز بلند کی جائے اور اہل الہلال بلند ہونا آواز اور وہ یعنی کافر جس
وقت اپنے معبودوں کے واسطے جانور ذبح کرتے تھے تو ان کے ساتھ آواز بلند
کرتے تھے اور کہتے تھے ساتھ نام (لات اور عزی) کے پس ان کے اس امر۔
یہ جاری ہو گیا حتیٰ کہ ہر ذبح کرنے والے کو مہل کہا جانے لگا چاہے بلند آواز سے
نام نہ پکارا گیا ہو۔ (تفسیر روح البیان)

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ اِی رَفَعَ الصَّوْتُ بِذَبْحِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ يَعْنِي

مَا قَصَدَ بِذَبْحِهِ وَاكَلَهُ الشَّرْكَ لِمَنَافَاتِهِ التَّوْحِيدُ ۝

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی آواز بلند کرنا اس کے ذبح میں غیر خدا کی
یعنی ارادہ کرنا اس کے ذبح کا اور کھانا اس کا شرک ہے اور منافی توحید ہے۔

(تفسیر ابن عربی)

وہابیوں اور دیوبندیوں کے اکابرین کی تصدیق:

مولوی محمد امین احسن اصلاحی دیوبندی کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ کسی چیز کو غیر اللہ کے نام سے ذبح کرنا۔ رہی غیر اللہ کے ذبح کی حرمت تو اس کی وجہ اس کی باطنی گندگی ہے یہ حقیقت اسلام میں اپنی جگہ پر بالکل مسلم ہے اور واضح ہے کہ شرک سب سے بڑی عقلی اور باطنی نجاست ہے اس وجہ سے اگر اس کی چھوت کسی پاک چیز کو بھی لگ جاتی ہے تو وہ ناپاک ہو جاتی ہے۔ (تفسیر تدبر القرآن، مؤلف: محمد امین احسن اصلاحی دیوبندی)

مولوی سید امیر علی شاہ دیوبندی وہابی:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ۔ اور جس چیز کے ساتھ غیر اللہ کا نام پکارا جائے یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے غیر اللہ کے لئے ذبح کیا گیا اور نام پکارا اس واسطے فرمایا کہ بت پرست بتوں کے نام سے پکارتے اور ذبح کرتے وقت بتوں کا نام لیتے تھے۔ (تفسیر مواہب الرحمن)

قاضی شوکانی وہابی کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ . قال ذبح واخرج ابن جرير قال وما اهل للطواغيت واخرج ابن ابي حاتم عن مجاهد قال ما ذبح لغير الله . ترجمہ: وما اهل کہا ذبح کیا گیا اور ابن جریر نے کہا جو ذبح کیا طواغیت کے لئے اور کہا ابن ابی حاتم نے روایت کیا مجاہد نے کہا جو ذبح کیا غیر اللہ کے لئے۔ (تفسیر فتح القدير)

امام الوہابیہ ابن تیمیہ وہابی کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ. وَمَا ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ مِثْلَ أَنْ يَقُولَ هَذِهِ ذَبِيحٌ
هَكَذَا وَإِذَا كَانَ هَذَا هُوَ الْمَقْصُودُ فَسَوَاءٌ لَفْظٌ بِهِ أَوْ لَمْ يَلْفِظْ بِهِ وَ

تحریم هذا اظهر من تحریم ما ذبح لحم وقال فيه بسم المسيح O
ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ اس کا ظاہری مفہوم یہ ہے کہ وہ جانور جسے غیر
اللہ کے لئے ذبح کیا جائے مثلاً وہ یہ کہے کہ یہ ذبیحہ فلاں کے لئے ہے اور جب
اس کا مقصود بھی یہی ہو تو اس کا ان الفاظ کو بولنا نہ بولنا برابر ہے اور اس کی تحریم
اس جانور کی تحریم سے زیادہ واضح ہے جسے بیت لحم کے لئے ذبح کیا گیا ہو اور وہ
اسے کرتے ہوئے کہے کہ میں اسے مسیح کے نام سے ذبح کرتا ہوں۔

(صراط مستقیم، امام الوہابیہ، ابن تیمیہ)

مجدد وہابیہ، نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی کا عقیدہ:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ يَعْنِي مَا ذَبَحَ لِلْأَصْنَامِ وَالطَّوَاغِيتِ

وَصَحِيحٌ فِي ذَبْحِ لِغَيْرِ اللَّهِ O

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی جو بتوں اور طاغوتوں کے لئے ذبح کیا
جائے اور ذبح کرتے وقت غیر اللہ کی آواز بلند کی جائے۔

(تفسیر فتح البیان۔ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

شاہ عبدالقادر وہابی کا عقیدہ:

اور وہ جانور جو غیر خدا کے نام پر ذبح کیا گیا یعنی جس جانور کو بسم اللہ

اللہ اکبر کی بجائے کسی اور کا نام لے کر ذبح کیا گیا جیسے بسم زید، بسم عمرو وغیرہ۔

(تفسیر موضع القرآن، شاہ عبدالقادر دہلوی بحوالہ ایصال ثواب عباس رضوی)

شبیر احمد عثمانی دیوبندی کا عقیدہ:

البتہ اس میں کوئی حرج نہیں کہ جانور کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے فقراء کو کھلائے اور اس کا ثواب کسی قریبی عزیز یا پیر اور بزرگ کو پہنچا دے یا کسی مردہ کی طرف سے قربانی کر کے اس کا ثواب اس کو دینا چاہے کیونکہ یہ ذبح غیر اللہ کے لئے ہرگز نہیں۔ (تفسیر عثمانی)

مولوی وحید الزمان غیر مقلد وہابی کا عقیدہ:

وما اهل به لغير الله مخصوص بالحيوان ثم اختلفوا فقال البعض المداديه مانودي عليه باسم غير الله عندا ذبحه فلو ذكر على حيوان اسم غير الله كما يقال بقرة السيد احمد الكبير اوتيس الشيخ صدر الدين اوديك وجالاً شاه ثم ذبح على اسم الله فهو حلال O ترجمہ: وما اهل به لغير الله حيوان کے ساتھ مخصوص ہے پھر اس میں اختلاف ہے اور بعض حضرات نے کہا اس سے مراد ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام اس پر نام پکارنا ہے پس اگر حیوان پر غیر اللہ کا نام ذکر کیا جائے جیسے کہتے ہیں کہ سید احمد کبیر کی گائے یا شیخ صدر الدین کا مینڈھا یا مرغ پھر اللہ کے نام پر ذبح کیا جائے پس وہ حلال ہے۔ (ہدیۃ الہدی عربی ص ۳۹، مولوی وحید الزمان وہابی)

علامہ عبدالحی لکھنوی کا عقیدہ:

اور تفسیر درمنشور میں ہے اور اخرج ابن منذر عن ابن عباس وما اهل قال ذبه اخرج ابن ابی حاتم عن مجاهد وما اهل قال ما ذبح لغير الله انتھی صاحب تفسیر درمنشور۔
ابن منذر کے حوالے سے ابن عباس کا قول نقل کیا ہے کہ وما اهل فرمایا

ذبح اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا کہ وہ اہل کہا جو ذبح اور ابن ابی حاتم کے حوالے سے مجاہد کا قول نقل کیا کہ وہ اہل کہا جو ذبح کیا جائے۔ غیر اللہ کے لئے آگے لکھتے ہیں پس بکرا شیخ سدو وغیرہ کا کہ خاص غیر خدا کے واسطے جان دینا اس میں منظور ہوتا ہے اور خون بہانا تقریباً الی غیر اللہ تعالیٰ مقصود ہوتا ہے حرام ہے نہ ذبیحہ فاتحہ بزرگان کہ جنہیں اراقۃ اراقۃ الدم اللہ تعالیٰ کے واسطے ہوتا ہے اور مقصود ایصال ثواب ہوا کرتا ہے اور جانور کہ بنود چھوڑ دیتے ہیں وہ آیت میں داخل نہیں اور حرمت ان کی اس آیت سے ثابت نہیں اس وجہ سے کہ وہاں ذبح نہیں ہوتا بلکہ زندہ رہا کرتا باقی رہی آیت ما جعل اللہ اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ کفار مکہ نے جانوروں میں اپنی رائے سے تحلیل و تحریم کر دی تھی کبھی مادہ شتر کو کان شق کر کے بتوں کے نام پر چھوڑ دیتے تھے اور اس کا دودھ کسی کو نہیں دیتے تھے اس کو بجیرہ کہتے ہیں اور سائبہ اس جانور کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر چھوڑ دیا جائے اور اس سے کسی کی بار برداری کی محنت نہ لی جاوے حق جل شانہ نے اس حکم کا اول سے ابطال کر دیا اور ما جعل اللہ من بھیرۃ الخ۔ ارشاد فرمایا پس آیت سے صرف ان کے احکام کا ابطال ثابت ہوتا ہے نہ تحریم ذبح بجیرہ و سائبہ ہر گاہ یہ امر مہم ہوا پس سمجھنا چاہیے کہ جو جانور کہ گزگا پر چڑھائے جاتے ہیں یا بتوں کے نام پر چھوڑے جاتے ہیں کہ ان کو پکڑ کر یا نکال کر ذبح کرنا نہ اس وجہ سے حرام ہے کہ وہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہیں اور نہ اس وجہ سے کہ بجیرہ و سائبہ کا ذبح حرام بلکہ اس وجہ سے کہ وہ جانور اس رہا کرنے سے ملک مالک سے خارج نہیں ہوئے پس اذن مالک کے ان کا حکم منصوب و مسروق کا ہوگا اور اگر مالک اجازت دے دے یا اباحت عامہ کر دے تو اس وقت ان کو بسم اللہ کہہ کے ذبح کرنا اور اس کو کھانا درست ہوگا اور حرکت قبیحہ اور نیست شفیعہ رہا کرنے

والے سے حکم حرمت کا نہ ہوگا۔ (مجموعۃ الفتاویٰ، مولوی عبدالحی لکھنوی

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ:

(۱) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ آنچہ آواز بلند کردہ شود در ذبح بغیر خدا۔ (پ ۲)

(۲) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ آنچہ نام غیر خدا بوقت ذبح اور یاد کردہ شود۔ (پ ۶)

(۳) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ برائے غیر خدا آواز بلند کردہ شود وقت ذبح اور۔ (پ ۸)

(۴) وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ وآنچہ ذکر بنا غیر خدا بر ذبح وے۔ (پ ۱۳)

شاہ ولی اللہ دہلوی:

شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے موطا امام مالک کی شرح مصنفی میں بھی اس آیت شریفہ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ إِلَى ذِكْرِ اسْمِ اللَّهِ غَيْرِ اللَّهِ عِنْدَ ذُبْحِهِ۔

ترجمہ: وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ یعنی ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لینا۔

(مصنفی شرح موطا شاہ ولی اللہ)

فیصلہ: شاہ ولی اللہ دہلوی نے وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ کے ترجمہ میں آنچہ آواز

بلند کردہ شد بنا نام غیر خدا تعالیٰ بوقت ذبح اور یعنی وہ جانور جس پر ذبح کے وقت

غیر خدا تعالیٰ کے نام سے آواز بلند کی جائے۔ تحریر فرمایا کہ اہلسنت کی تفسیر کو درست

قرار دیا ہے۔

مجدد وہابیہ نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی کی تصدیق:

وَمَا أَهْلٌ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ۔ اور جو خدا کے سوا کسی کے نام پر ذبح کیا۔

(تفسیر ترجمان القرآن، نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی)

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند:

سوال: اگر کوئی شخص بکرا پالے اور کہے کہ میں بڑے پیر صاحب کی نیاز دلاؤں گا یعنی پیر صاحب کے نام کا کھانا کھلاؤں گا یہ کھانا حلال ہے یا حرام۔
جواب: اگر غرض اس کی یہ ہے کہ اس بکری کو اللہ کے نام پر ذبح کر کے صدقہ کریں گا اور ثواب اس کا بروح پُر فتوح حضرت پیر صاحب کے پہنچاؤں گا تو وہ حلال ہے اور ذبح کر کے اللہ کے نام پر کھانا اس کا فقراء کو درست ہے اور اگر یہ نیت نہیں ہے بلکہ پیر کے نام بطور تقرب ذبح کرنا ہے تو جائز نہیں۔
 (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، ج ۱۲، ص ۱۳۰)

جانوروں پر غیر اللہ کا نام اور جانور حلال ہیں:

تمام امت محمدیہ کا یہ اجماعی مسئلہ ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر ذبح کیا جائے تو جانور حرام ہے نہ کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کا ہی فتویٰ یہ ہے اور جس پر غیر اللہ کا نام لیا جائے ذبح کی شرط نہیں یہ غلط ہے کیونکہ کلام کا سیاق و سباق جاندار اور عند الذبح پر ہی دلالت کرتا ہے کیونکہ آیت کا ماقبل، میتہ، دم، لحم خنزیر حیوانات سے تعلق رکھتے ہیں اس واسطے۔ وَمَا أَهْلٌ بِهِ لغيرِ اللَّهِ بھی حیوانات پر ہی منطبق ہو سکتا ہے۔ حیوانات جب تک زندہ ہیں تب تک تو ان کا کھانا ہی حرام ہے کیونکہ ان کو کاٹ کر تو کھا ہی نہیں سکتے ان کو بعد ذبح باسم اللہ تعالیٰ تو اللہ نے کھانا حلال کیا ہے۔ اگر زندہ پر غیر خدا کا نام پکارنے سے حرام ہو جاتا تو یہ سب کچھ حرام ہو گا اور دین و دنیا کا نظام نہ چلے گا۔

قربانی امت کی طرف سے یعنی قربانی مینڈھا:

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ:

فاتی بکبش فذبحہ رسول اللہ بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر
 هذا عنی وعمن لم یفتح من امتی.

ترجمہ: پس ایک مینڈھالایا گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو
 اپنے ہاتھوں سے ذبح فرمایا اور کہا بسم اللہ واللہ اکبر یہ میری طرف سے اور میری
 امت کی طرف سے جس نے قربانی نہیں کی۔

(جامع ترمذی، ابوداؤد، مسند احمد، حاکم فی المستدرک، دارقطنی)

رسول اللہ ﷺ کے لئے بکری ذبح کی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وانامہ
 فدخل علی امرأة من الانصار فذبحت له شاة.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم کی معیت میں باہر نکلا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک انصاری عورت کے
 گھر تشریف لے گئے تو اس نے آپ کے لئے بکری ذبح کی۔ (جامع ترمذی)

مہمان کیلئے جانور ذبح کرنا۔ دوزخ سے آزادی:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

عن جابر رضی اللہ عنہ من ذبح بضيفه ذبيحة كانت فواہ من النار.
 ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا جو اپنے مہمان کے لئے جانور ذبح کرے وہ ذبیحہ اس کے لئے
 دوزخ کی آگ سے فدیہ ہو جائے گا۔ (کنز العمال)

عقیقہ کا بکرایا بکری:

عن محمد بن سيرين حدثنا سلمان بن عامر الغبي قال
سمعت رسول الله صل الله عليه وآله وسلم يقول مع الغلام عقيقه
هريقو عنه دما واسيطو عنه الاذى.

ترجمہ: حضرت سلیمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ فرماتے تھے کہ ہر لڑکے کے ساتھ اس کا
عقیقہ لگا ہوا ہے لہذا اس کی طرف سے عقیقہ کرو اور اس سے تکلیف دور کرو۔
(بخاری، ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، دارمی)

عن سمره قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم كل
غلام رهينة بعقيقه تذبح عنه يوم سابعه ويسمى فيه ليحلق راسه.
ترجمہ: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے فرمایا ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی ہوتا ہے ساتویں دن اس کی طرف
سے اس کو ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر منڈایا جائے۔
(جامع ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، سند احمد)

توجہ فرمائیں:

قربانی کا جانور، عقیقہ کا جانور، مہمان کے لئے جانور، شادی کے لئے
جانور، ولیمہ کے لئے جانور، اور اگر واقعی کسی چیز پر غیر اللہ کا نام آنے سے چیز
حرام ہوتی ہے تو قرآنی سورتیں ۱۱۴ ہیں جو تمام غیر اللہ کے نام پر ہیں اور تقریباً
چالیس کے قریب نمازیں ہیں جو غیر اللہ کے نام پر ہیں۔

سورتوں کی مثال:

سورہ بقرہ، سورۃ ال عمران، سورہ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاعراف، سورۃ الانفال، سورۃ توبہ وغیرہ وغیرہ۔

نمازوں کی مثال:

نمازوں کے نام۔ صلوٰۃ الفجر، صلوٰۃ الظهر، صلوٰۃ العصر، صلوٰۃ المغرب، صلوٰۃ التراويح، صلوٰۃ العشاء، صلوٰۃ الیل، صلوٰۃ الجمعة، صلوٰۃ الکسوف، صلوٰۃ الخسوف، صلوٰۃ الاوابین، صلوٰۃ الضحیٰ، صلوٰۃ الجنائزہ، صلوٰۃ حاجت وغیرہ وغیرہ۔

دنیاوی مثالیں:

اہلسنت و جماعت اور دیوبندی اور وہابی اور دیگر تراجم اور تفاسیر سے واضح ہو گیا کہ مستند اور معتبر مسلک اہلسنت و جماعت ہی ہے فقط اور وما اھل بہ لغیر اللہ کے معنی یہی ہیں کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام پکارا جائے تو حرام ہے اور کفار ذبح کے وقت لات، منات، عزیٰ اپنے معبودان باطلہ کا نام لے کر ذبح کرتے تھے۔ مستند اکابر مفسرین کی تفاسیر سے یہ اظہر من الشمس ہے کہ دیوبندی وہابی قرآن پاک میں تحریف کرتے ہیں اور ان کا عقیدہ اسلاف کے خلاف ہے۔

مجموعۃ الفتاویٰ..... مولوی عبدالحی

سوال: سید احمد کبیر کی گائے اور شیخ سدو کا بکرا وغیرہ حلال ہیں یا نہیں؟

جواب: اگر تقرب الہی اور اللہ کے لئے خون بہانا اور کسی کو اس کا ثواب پہنچانا

منظور ہو تو حلال ہے۔ (مجموعۃ الفتاویٰ اردو ص ۳۷۸، مولوی عبدالحی

اعتراض:

سوال: ایصال ثواب کے کھانے کو اور دیگر اشیاء کو آپ لوگوں نے صدقہ لکھا ہے اور کھا خود جاتے ہو تو کیا یہ غریبوں مسکینوں بیواؤں یتیموں اور دیگر حقداروں کو نہیں دیتے یہ بھی تو صدقہ ہے۔

جواب: صدقہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) صدقہ واجبہ (۲) صدقہ نافلہ۔

إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَمِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمَوْلَاةِ
قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْعَرْمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِّنَ
اللَّهِ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۝

ترجمہ: زکوٰۃ فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور ان کے لئے جو اس کام پر مقرر ہیں اور وہ جن کے قلوب کی تالیف مقصود ہے اور گردن چھڑانے میں اور تاوان والوں کے لئے اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کے لئے یہ اللہ کی طرف سے مقرر کرنا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے پتہ چلا کہ صدقہ واجبہ حقداروں کے لئے ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں۔

صدقہ نافلہ:

وہ ہے جو زکوٰۃ بھی نہ ہو۔ صدقہ فطر بھی نہ ہو اور عشر بھی نہ ہو اور نذر مان کر اپنے اوپر واجب بھی نہ کیا ہو تو وہ صدقہ نافلہ ہے تمام لوگ کھا سکتے ہیں۔

صدقہ نافلہ حدیث میں:

عن جماعت من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا. قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حصنوا اموالکم بالذکوٰۃ

و داؤدا برضاکم بالصدقة.

ترجمہ: صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کر لو زکوٰۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

(جامع الصغیر، کنز العمال)

عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما: قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما علی احدکم اذا راد ان يتصدق لله صدقة تطوعا ان يجعلها عن والديه اذا كان مسلمین فيكون لوالديه اجرها وله مثل اجرهما بعد ان لا ينقص من اجرهما شيئا.

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے والدین کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہنچے گا اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔ (کنز العمال، ابن ابی حاتم)

صدقہ نافلہ تمام لوگ کھا سکتے ہیں:

چنانچہ ہدیۃ الحرمین شرح برزخ، فتاویٰ اوز جندی، فتاویٰ اجملیہ فتاویٰ نظامیہ میں ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کی وفات کو تیسرا دن تھا کہ حضرت ابو ذر نے خشک کھجوریں اور دودھ کہ اس میں جو کی روٹی تھی خدمت اقدس میں حاضر کیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الحمد اور تین بار قل هو اللہ احد پڑھی یہاں تک کہ ہاتھ اٹھائے اور منہ پر

پھیر لئے۔ حضرت ابوذر کو حکم فرمایا اس کو لوگوں میں تقسیم کر دو نیز اس میں ہے۔
 قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہبت ثواب ہذہ لانی

ابراہیم .

کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کا ثواب میں نے اپنے
 بیٹے ابراہیم کو بخشا۔

نوٹ:- یہ حدیث بمع عبارت کے پیچھے نقل کر دی ہے اور اس حدیث سے ثابت
 ہوا کہ فاتحہ کا کھانا تمام لوگ کھا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض
 کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ام سعد (سعد کی ماں) کا انتقال ہو گیا پس
 ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پانی پس
 سعد نے کنواں کھدوایا اور کہا یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔

قاضی زاہد الحی دیوبندی:

اور طریف بن خزرج کی اولاد بنو ابی خدیجہ اس حویلی میں مقیم ہو گئے
 جس کو سعد کہا جاتا تھا اور یہ وہ جگہ ہے جہاں سے لوگ حضرت سعد کی والدہ ماجدہ
 کی وفات کے پانی پیا کرتے تھے۔ اپن زیالہ نے کہا کہ مدینہ منورہ کی یہ منڈی
 عید گاہ سے لے کر جرار سعد بن عبادہ تک پھیلی ہوئی ہے۔ ان منکوں میں ام سعد
 کے کنوئیں کا پانی رکھا جاتا تھا۔ تذکرہ دیار حبیب قاضی زاہد الحسینی دیوبندی۔

نوٹ:- یہ روایت بھی بہت سارے حوالوں کے ساتھ پہلے گزر چکی ہے مگر
 ایصال ثواب کا صدقہ نافلہ کو تمام لوگ کھا سکتے ہیں اور ان دونوں حدیثوں سے
 ثابت ہے۔

اکابر و ہابیہ اور دیوبندیوں کی تصدیق

امداد الفتاویٰ اشرف تھانوی دیوبندی:

سوال: رواج اس ملک کا یہ ہے کہ مردہ کے لئے وارثین نے اپنی ہمت کے موافق طعام پختہ کھلاتے ہیں اور روپیہ پیسہ وغیرہ صدقہ کرتے ہیں اس طعام پختہ اور روپیہ پیسہ وغیرہ کے مستحق کون کون ہیں۔ فقراء، مساکین، یتیم طالب علم وغیرہ غریب غرباء، تو نگر و سود خور بے نمازی کی دعوت کر کے کھلانا کیسا ہے۔

جواب: یہ صدقہ نافلہ ہے ہر ایک کے لئے جائز ہے زیادہ اولیٰ مساکین کے لئے۔ (فتاویٰ امداد یہ ج ۱، ص ۷۷، مولوی اشرف تھانوی)

امداد الفتاویٰ اشرف تھانوی دیوبندی:

سوال: ایک شخص نے عام لوگوں کی دعوت کی ایک دوسرے شخص نے دوسرے شخص سے پوچھا کہ یہ دعوت کیسی ہے اس نے جواب دیا کہ ماہ محرم کا کھانا لہذا کیا ہے تو یہ کھانا درست ہے یا نہیں اور امیر و کبیر لوگ اس کو کھا سکتے ہیں یا نہیں اور کھلانے والے کو ثواب مل سکتا ہے یا نہیں اور جس مقام پر غریب نہ ہو تو کس کو کھلاوے۔

جواب: ان روایات سے معلوم ہوا کہ نقلی صدقہ غنی کے لئے بھی جائز ہے خواہ وہ حکما ہبہ ہو یا صدقہ۔ اور اس میں ثواب بھی ہے گو فقیر کو دینے کے برابر نہ ہو جس صورت مسئلہ میں گو بقرینہ اس کے قول اللہ کے پر صدقہ ہے مگر نافلہ ہے اس لئے غنی کے لئے حرام تو نہیں ہے لیکن زیادہ ثواب فقراء ہی کو کھلانے میں ہے اور غنی کو عذر کر دینا اولیٰ ہے اور اگر وہاں فقرا نہ ہوں تو دوسری جگہ فقراء کے لئے بھیج دیں۔ خواہ طعام یا بقدر اس کی قیمت کے نقد۔

(امداد الفتاویٰ ج ۱، ص ۸۲، مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی)

فتاویٰ رحیمیہ - مفتی عبدالرحیم دیوبندی:

سوال: دولت مند شخص صدقات ناقلہ لے سکتا ہے۔

جواب: لے سکتا ہے قولہ عبد السلام لا تحل صدقة لغنی خرج النفل

منها لان الصدقة علی الغنی ہبہ کذا فی البدائع۔ (بحر الرائق)

(فتاویٰ رحیمیہ ج ۸، ص ۲۴۷، مولوی عبدالرحیم دیوبندی)

فتاویٰ عزیز می..... شاہ عبدالعزیز دہلوی:

اور اگر کوئی شخص مالیدہ اور شیر برنج کسی بزرگ کے فاتحہ کے لئے پکا کر

کھلا دے اور اس سے اس بزرگ کی روح کو ثواب پہنچانا مقصود ہو تو اس میں کچھ

مضائقہ نہیں یہ جائز ہے اور جو کھانا اللہ تعالیٰ کی نذر ہو اس کا کھانا مالداروں کے

لئے حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی نذر کا کھانا یہ ہے کہ مثلاً کوئی کہے کہ اگر فلاں بیمار

اچھا ہو جائے یا میرا شخص جو مسافرت میں ہے آجائے یا میرا فلاں کام ہو جائے تو

خدا کی نذر کا اس قدر کھانا میرے ذمے ہو جائے گا تو یہ اللہ تعالیٰ کی نذر ہوئی اور

اگر کوئی چیز کسی بزرگ کے نام پر فاتحہ کی جائے تو اس کا کھانا مالدار کے لئے جائز

ہے۔ (فتاویٰ عزیز می اردو ص ۱۷۹، شاہ عبدالعزیز دہلوی)

فتاویٰ ستاریہ..... مولوی عبدالستار وہابی:

سوال: کیا صدقہ و خیرات دینا فرض ہے یا واجب یا مستحب یا سنت۔ جو شخص

صدقہ و خیرات دینے کے قابل ہو کر صدقہ خیرات نہیں دے گا تو کس درجہ کا

گناہگار ہوگا؟

جواب: زکوٰۃ واجب ہے اور صدقات واجب نہیں اگرچہ مؤکد اولیٰ افضل

مسنون بڑا ثواب سب کچھ ہے مگر فرض صدقات میں صرف زکوٰۃ ہی ہے کہ جس کے نہ دینے سے آدمی گناہگار اور اسلام کے ایک بڑے جزو و رکن کا تارک ہوتا ہے۔ صحیح نسائی میں ہے کہ ایک سائل ضمام رضی اللہ عنہ بن ثعلبہ نے آپ سے اسلام کا سوال کیا کہ اسلام کیا چیز ہے آپ نے نماز مفروضہ پنج وقتہ بتلائی اور ماہ رمضان کے روزے بتلائے اور زکوٰۃ بتلائی سائل نے سوال کیا کہ کیا اور بھی میرے پر فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر یہ کہ نفل کرے غرض نفل صدقہ نکالنا ضرور چاہیے آپ نے فرمایا کہ جو چیز فرض میں کم ہوگی وہ نفل سے پوری ہوگی اور صدقات نفل کے بہت کچھ فضائل احادیث میں آئے ہیں بلکہ مستحقین غرباء محتاج کے ہوتے ہوئے روکنے پر وعید شدید بھی آئی ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ یا ابن آدم انفق انفق علیک اے ابن آدم تو خرچ کر خدا تجھ پر خرچ کر دے گا۔

(فتاویٰ ستاریہ ج ۱، ص ۶، مولوی عبدالستار وہابی)

فتاویٰ نذریہ..... مولوی نذیر حسین وہابی:

سوال: کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ میت کی طرف سے جو وارث لوگ قربانی بقر عید میں دیتے ہیں اس کا گوشت صاحب نصاب کو اور میت کے وارث کو کھانا بموجب شرع شریف کے درست ہے یا نہیں؟

جواب: جامع ترمذی میں عبد اللہ بن مبارک کا یہ فتویٰ لکھا ہے کہ اگر میت کی طرف سے قربانی کی جاوے تو قربانی کرنے والا اس میں سے کچھ بھی نہ کھائے بلکہ کل گوشت صدقہ کر دے۔

میرے نزدیک میت کی طرف سے جو قربانی کی جائے اس کا گوشت صاحب نصاب کو اور قربانی کرنے والے کو کھانا درست ہے نا درست ہونے کی

کوئی وجہ نہیں ہے۔ صحیح مسلم وغیرہ کی حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے اور اپنی امت کی طرف سے قربانی کرتے تھے اور آپ کی امت میں بعض لوگ وفات بھی پا گئے تھے لیکن ہرگز یہ ثابت نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس قربانی کا گوشت خود نہیں کھایا اور کل گوشت یا بقدر حصہ اموات کے صدقہ کر دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ایک قربانی کرتے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اس قربانی کے گوشت کو خود نہ کھانا اور کل گوشت کو صدقہ کر دینا ہرگز ثابت نہیں رہا۔ فتاویٰ عبداللہ بن مبارک کا سو یہ ان کی رائے ہے اور ان کی اس رائے پر کوئی دلیل صحیح قائم نہیں ہے۔ عون المعبود شرح ابوداؤد جلد ۳، ص ۵۰ میں اس کی بحث تفصیل سے لکھی گئی ہے۔

(فتاویٰ نذیریہ ج ۳، ص ۲۲۲، مولوی نذیر حسین دہلوی وہابی)

دوسرا فتویٰ:

عقیقہ کے بارے میں اور اس کے کھانے کا بھی حکم گوشت قربانی کا حکم ہے یعنی کرنے والا کھاوے اور دوسروں کو کھلاوے اور یہ جو مشہور ہے کہ ماں باپ عقیقہ کا گوشت نہ کھاویں بالکل بے اصل اور اسی طرح سے عقیقہ میں سے دائی کو دینا جیسا کہ مروج ہے ضروری نہیں ہے لیکن اگر وہ محتاج ہو تو بزمہ محتاجان وہ بھی مستحق ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ ج ۳، ص ۲۲۹، مولوی نذیر حسین دہلوی وہابی)

ذکر و اذکار بھی صدقہ ہے:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:-

ان نامسا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالوا
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذهب اهل الدثور جالا جور یصلون
 کما نصلی یصومون کما نصوم ویتصدقون بفضول اموالہم قال
 اویس قد جعل اللہ لکم ماتصدقون به ان بكل تسبیح صدقة وکل
 تکبیر صدقة وکل تحمید صدقة وکل تهلیل صدقة و امر بالمعروف
 صدقة ونہی عن منکر صدقة دو فی روبة والكلمة الطیبه صدقة.

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بعض صحابہ کرام نے عرض کیا! اے
 رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مالدار زیادہ ثوابوں کے حقدار ہوئے کہ جس طرح
 ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم روزہ رکھتے ہیں وہ بھی روزے
 رکھتے ہیں نیز وہ اپنے زائد مالوں سے صدقہ کرتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے ایسی چیزیں نہ کیں جن سے تم بھی
 تصدق کرو۔ بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر تکبیر صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور
 ہر لا الہ الا اللہ پڑھنا صدقہ ہے اور نیکی کا حکم کرنا صدقہ ہے ہر گناہ سے منع کرنا
 صدقہ ہے پاکیزہ کلمہ صدقہ ہے۔ (مسلم شریف مع نووی ج ۱، ص ۴۲۴)

خود کھانا بیوی بچوں کو کھلانا بھی صدقہ ہے:

عن المقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ قال قال رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما اطعمت زوجک فہو لک صدقة ج
 ما اطعمت ولدک فہو لک صدقة وما اطعمت خادمک فہو لک
 صدقة. وما اطعمت نفسک فہو لک صدقة.

ترجمہ: حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔

(مسند احمد، مجمع الزوائد، کنز العمال، ابن ماجہ، تفسیر ابن کثیر، ترہیب والترغیب)

وضاحت:

قارئین کرام اب آپ نے صدقہ نافلہ کے ذکر کا مشاہدہ فرمایا احادیث مبارکہ اکابر اہلسنت وجماعت اور منکروں کے اکابرین کے فتوے بھی مشاہدہ فرمائے تو اب بلاشک صدقہ نافلہ کو امیر صاحب نصاب کھا سکتا ہے۔ الحمد للہ آپ لوگوں نے مطالعہ فرمایا اگر عقل سلیم خدا نے دی ہوئی ہو تو انشاء اللہ تعالیٰ فیصلہ اٹل ہے اور اہلسنت وجماعت حق پر ہیں۔

بدعت کا فیصلہ کن بیان

دورِ حاضر میں تصور بدعت کے بارے میں پائی جانے والی غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے اس باب میں معتبر اور مستند حوالہ جات کی روشنی میں بدعت کی تقسیم کی گئی ہے۔ معتبر علماء کرام اور اکابر اسلام نے کتاب و سنت اور آثارِ صحابہ کے ذریعے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ ہر بدعت ناجائز اور حرام نہیں ہوتی۔ بلکہ صرف وہ بدعت ناجائز ہوتی ہے جس کی کوئی اصل دین اسلام میں نہ ہو اور وہ شریعت کے کسی حکم کے واضح طور پر مخالف اور متضاد ہو۔ لیکن اس کے برعکس جو نیا کام احکامِ شریعت کے خلاف نہ ہو بلکہ ایسے امور میں داخل ہو جو واقعہ حسانت و خیرات اور نیک اعمال کے زمرے میں آتے ہیں۔ تو ایسے تمام نیک کام صرف لغوی اعتبار سے بدعت کہلائیں گے۔

کیونکہ بدعت کا لغوی معنی ہی نیا کام ہے ورنہ وہ شرعی طور پر نہ تو بدعت ہوں گے اور نہ ہی مذموم اور نہ باعثِ گمراہی ہوں گے وہ مبنی بر خیر امور صالح تصور ہوں گے۔

گذشتہ صفحات میں قرآن و حدیث اور معتبر اور مستند حوالوں سے مزین ایصالِ ثواب پر تحریر لکھی اور تفصیل سے مسئلہ ایصالِ ثواب پر روشنی ڈالی۔ اس ضمن میں ہم نے یہ بھی واضح کیا کہ نیکی کے پھیلانے میں کس طرح افراط و تفریط سے بچ کر درمیانہ راستہ اختیار کیا جائے۔ مسئلہ ایصالِ ثواب آج تک جمہور علماء کے ہاں متفقہ مسئلہ رہا ہے لیکن اب کچھ ناعاقبت اندیش لوگ اسے بدعت قرار دے کر منع کرتے ہیں۔ احباب کی تشنگی کو دور کرنے کے لئے کچھ دلائل پیش کرتا ہوں اور اصل میں ایصالِ ثواب کے منکر ہی بدعتی ہیں۔

امام الوہابیہ ابن قیم کی گواہی:

وذهب بعض اهل البدع من اهل الكلام انه لا يصل الى
الميت شئى البيت لادعوا ولا غيره.

ترجمہ: بعض متکلم بدعتی کہتے ہیں کہ مردے کو نہ دعا کا ثواب پہنچتا ہے اور نہ کسی
اور عمل کا۔ (کتاب الروح)

بدعت اور قرآن:

ورهبانيه ن ابتدعوها ما كتبها عليهم الا ابتغاء رضوان الله
فمارعوها حق رعايتها. فاتينا الذين امنوا منهم اجرهم و كثير منهم
فسقون O

ترجمہ: اور راہب بننا تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی ہم
نے ان پر مقرر نہ کی تھی ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کو پیدا کی
پھر اُسے نہ نبھایا جیسا کہ اس کے نبھانے کا حق تھا۔ تو ان کے ایمان والو کو ہم نے
انکا ثواب عطا کیا اور ان سے اکثر فاسق ہیں۔ (پ 27 سورة الحديد آیت 28)

بدعت کے لغوی معنی نئی چیز:

قل ما كنت بدعا من الرسل.

ترجمہ: فرمادو کہ میں نیا رسول نہیں ہوں۔ (پ 26 سورة الاحقاف آیت 9)

آسمان وزمین کو ایجاد کیا:

بديع السموات والارض.

ترجمہ: آسمانوں اور زمینوں کا ایجاد کرنے والا ہے۔

بدعت اور احادیث مبارکہ:

حضرت معاذ بن جبل صحابی کا قرآن و حدیث کے علاوہ ایجاد:

كيف تقضى اذا عرض لك قضاء قال اقضى بكتاب الله.

قال فان لم تجده في كتاب الله قال. اقضى بسنة رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم قال. فان لم تجده في سنة رسول الله صلى الله عليه

وآله وسلم قال. اجتهد برأى لا الوقال. فضرب بيده في صدرى

وقال. الحمد لله الذى وفق رسول الله صلى الله عليه وآله

وسلم لما يرضى رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم.

ترجمہ: اے معاذ جب آپ کے سامنے کوئی معاملہ پیش کیا جائے گا تو آپ کس

طرح اس کا فیصلہ کریں گے۔ انہوں نے عرض کیا میں کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ

کروں گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم اس معاملے کو کتاب اللہ

میں نہ پاؤ تو۔ اس پر حضرت معاذ نے جواب دیا کہ پھر میں سنت رسول کے

مطابق فیصلہ کروں گا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اگر تو اس

معاملے کا حل سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بھی نہ پائے تو انہوں نے

عرض کیا کہ پھر میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

حضرت معاذ کہتے ہیں کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست

مبارک میرے سینے پر مارا اور فرمایا تمام تعریفیں اس خدا کی ہیں جس نے اپنے

رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نمائندہ کو ایسی توفیق رفیق بخشی جو اس کے رسول

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا کا سبب ہے۔

(جامع ترمذی، باب ماجاء زنی القاضی)

نوٹ:- مذکورہ حدیث مبارکہ میں حضرت معاذ بن جبل کے الفاظ (اجتہد برائی) اور اس پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان۔ الحمد لله الذی وفق رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوتا ہے کہ جو امر قرآن و سنت میں نہ ہو بلکہ اجتہاد اور رائے محمود کی بنیاد پر طے کیا جائے تو یہ نہ صرف مستحسن ہے بلکہ بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منظور شدہ طریقہ ہے۔

یہی اصول بدعت حسنہ میں کارفرما ہے جو اس حدیث مبارکہ سے ثابت ہے۔

بدعت حسنہ کی بنیاد سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ڈالی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ومن سن فی الاسلام سنہ حسنة فله اجرها واجر من عمل بها
بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شنی ومن سن فی الاسلام سنہ
سۃ کان علیہ وزرها ووزر من عمل لها من بعده من غیر ان ینقص من
اوزارهم شنی.

ترجمہ: جس شخص نے اسلام میں کسی نیک کام کی ابتدا کی اس کو اپنے عمل کا بھی اجر ملے گا اور بعد میں عمل کرنے والوں کے عمل کا بھی اجر ملے گا اور ان عاملین کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جس نے اسلام میں کسی برے عمل کی ابتدا کی اسے اپنے عمل کا گناہ بھی ہوگا اور بعد میں عمل کرنے والوں کے عمل کا بھی گناہ ہوگا اور ان عاملین کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ (مسلم، کتاب الزکوٰۃ)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بدعت حسنہ ایجاد کرنا:

خرجت مع عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ لیلۃ رمضان الی

المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلى الرجل لنفسه ويصلى الرجل فيصلى بصلاته الرهط. فقال عمر انى ارى لو جمعت هؤلاء على قارى واحد لكان امثل ثم عزم معهم على ابى بن كعب ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون قارئهم. قال عمر نعم البدعة هذه والتي يناعون عنها افضل من التي يقومون بريد آخر الليل وكان الناس يقومون اوله.

ترجمہ: میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ ماہ رمضان کی ایک رات مسجد کی طرف نکلا تو لوگ متفرق تھے ایک آدمی تنہا نماز پڑھ رہا تھا اور ایک آدمی گروہ کے ساتھ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے خیال میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دیا جائے تو اچھا ہوگا پس آپ نے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے سب کو جمع کر دیا۔ پھر میں دوسری رات کو ان کے ساتھ نکلا تو دیکھا کہ لوگ اپنے قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ کتنی اچھی بدعت ہے اور رات کا وہ حصہ جس میں لوگ سو جاتے اس سے بہتر وہ حصہ ہے جس میں وہ قیام کرتے ہیں مراد رات کا آخری حصہ تھا جبکہ لوگ پہلے حصے میں قیام کرتے تھے۔ (بخاری)

وضاحت:

آپ نے غور فرمایا کہ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجماعت اہتمام کو (بدعت) بھی کہا اور (نعمتہ) یعنی حسنہ بھی کہا وجہ یہی تھی کہ یہ کام اپنی ظاہری حالت اور ہیئت کے حوالے سے نیا تھا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اختیار نہیں فرمایا تھا۔ اس لئے اسے بدعت کہا مگر باعث خیر اور مہنی بر

مصلحت تھا اس لئے اسے نعمت یعنی حسنہ قرار دیا۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا بدعت حسنہ ایجاد کرنا:

ان زید بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہ وکان ممن یکتب
الوحي قال ارسل الی ابوبکر مقتل اهل الیمامة وعنده عمر فقال
ابوبکر، ان عمراً ثانی فقال. ان القتل قد سخر یوم الیمامة بالناس.
وانی اختی ان یسخر القتل بالقراء فی المواطن فیذهب کثیر من
القرآن الا ان تجمعه. وانی لاری ان تجمیع القرآن قال ابوبکر قلت
لعمر کیف افعل شیئاً لم یفعله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فقال عمر. هو واللہ خیر فلم یزل عمر یراجعنی فیہ حتی شرح اللہ
لذالک صدری ورایت الذی رای عمر. قال زید بن ثابت: وعمر
عنده جالس لا یتکلم. فقال ابوبکر الک رجل شاب عاقل ولا
نتهمک کنت نکتب الوحي لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
فتبع القرآن فاجمعه فواللہ لو کلفنی نقل جبل من الجبال ما کان
اتقل علی مما امرنی به من جمیع القرآن. قلت کیف تفصلان شیئاً لم
یفعله النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ابوبکر هو واللہ خیر. فلم
ازل اراجعه حتی شرح اللہ صدری للذی شرح اللہ له صدر ابی بکر
وعمر فقامت فتبع القرآن اجمعه من الرقاع والاکتاف والعسب
وصدور الرجال حتی وجدت من سورۃ التوبة ایتین مع خدیجه
الانصاری لم اجرهما مع احد غیره. لقد جاءکم رسول من انفسکم
عزیر علیہ ما عنتم حریص علیکم. الی آخرها وکان الصحف الی

جمع فیہا القرآن عند ابی بکر حتی توفاه اللہ. ثم عند عمر حتی توفاه اللہ ثم عند حفصۃ بنت عمر تابعہ عثمان بن عمر. واللیث عن یونس. عن ابن شہاب. وقال اللیث. حدثنی عبدالرحمن بن خالد عن ابن شہاب. وقال مع ابی خدیجہ الانصاری. وقال موسیٰ عن ابراہیم حدثنا ابن شہاب مع ابی خدیجہ وتابعہ یعقوب بن ابراہیم عن ابیہ. وقال ابو ثابت حدثنا ابراہیم وقال مع خدیجہ او ابی خدیجہ.

ترجمہ: انہوں نے کہا کہ زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ جو قرآن پاک لکھنے والوں میں سے تھے وہ کہتے تھے جب 11 ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں جو مسلمہ کذاب سے ہوئی تھی بہت سے صحابہ کرام شہید ہو گئے۔ تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بلا بھیجا اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ان کے پاس موجود تھے۔ میں گیا تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یمامہ کی لڑائی میں بہت سے مسلمان مارے گئے۔

اور میں ڈرتا ہوں اسی طرح لڑائیوں میں اور قاری بھی مارے جائیں۔ تو بہت سا قرآن دنیا سے اٹھ جائے گا۔ اگر قرآن کو جمع کرادو ایک جگہ تو یہ ڈرنہ رہے گا میری رائے تو یہ ہے کہ تم قرآن کو جمع کرادو۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ جواب دیا۔ بھلا میں وہ کام کیسے کروں۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے۔ اللہ کی قسم یہ اچھا کام ہے اور بار بار یہی کہتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں بھی ڈال دیا کہ یہ اچھا کام ہے۔

اور میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے سے موافق ہو گیا۔ زید بن

ثابت نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ تقریر سنتے رہے اور خاموش بیٹھے رہے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے مجھ سے کہا دیکھو تم جوان ہو اور عقلمند آدمی ہو اور ہم تم کو سچا جانتے ہیں۔ تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں بھی قرآن مجید لکھا کرتے تھے اب ایسا کرو قرآن کو جا بجا تلاش کرو اور سب اکٹھا کرو۔ زید بن ثابت کہتے ہیں کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھ کو پہاڑ ڈھونے کو کہتے تو مجھ کو اتنا مشکل معلوم نہ ہوتا جتنا قرآن شریف جمع کرنا۔ معلوم ہوا آخر میں یہ کہہ اٹھا تم دونوں ایسا کام کرتے ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں کیا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ کی قسم یہ اچھا کام ہے۔ پھر میں ان پر بڑا تکرار کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ بھی کھول دیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا تھا۔ میں بھی اس کام کو اچھا سمجھنے لگا۔ خیر میں اٹھا اور قرآن مجید کی تلاش شروع کر دی کہیں پرچوں پر لکھا تھا۔ کہیں مونڈھے کی ہڈیوں پر کہیں کھجور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا۔ لوگوں کو بھی یاد تھا۔ یہاں تک کہ میں نے سورۃ توبہ کی دو آیتیں خذیمہ بن ثابت انصاری کے سوا کہیں نہ پائیں۔ لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم..... اخیر تک۔ پھر مصحف جس میں قرآن جمع کیا گیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی تک ان کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زندگی تک ان کے پاس رہا ان کی وفات کے بعد ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہ کو ملا۔ شعب کے ساتھ اس حدیث کو عثمان بن عمر اور لیث بن سعد نے بھی یونس سے۔ انہوں نے ابن شہاب سے روایت کیا۔

لیث نے کہا مجھ سے عبدالرحمن نے بیان کیا۔ انہوں نے ابن شہاب

سے روایت کی۔ اس میں خذیمہ کے بدل ابو خذیمہ انصاری ہے اور حضرت موسیٰ نے حضرت ابراہیم سے روایت کی کہا ہم سے ابن شہاب نے۔

اس روایت میں بھی حضرت ابو خذیمہ ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل کے ساتھ اس حدیث کو یعقوب بن ابراہیم نے بھی اپنے والد ابراہیم بن سعد سے روایت کیا۔ (بخاری، کتاب التفسیر، الاتقان سیوطی)

وحید الزمان وہابی کی گواہی:

کیونکہ اس وقت اکثر لوگ قرآن حکیم کو زبانی یاد کیا کرتے تھے۔ لکھی ہوئی مصحف کا رواج نہ تھا۔ پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ قرآن حکیم کا جمع کرنے کو ایک نیا کام اور بدعت سمجھے۔ حالانکہ یہ امر بدعت شرعیہ نہ تھا۔ گونیا کام تھا۔ کیونکہ قرآن حکیم کا جمع تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے وقت میں شروع ہو گیا تھا۔ (تیسیر الباری)

حضرت عثمان غنی کا بدعت حسنہ ایجاد کرنا:

عن السائب بن یزید قال کان النداء یوم الجمعة اوله اذا جلس الامام علی المنبر علی عهد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما فلما کان عثمان رضی اللہ عنہ و کثر الناس زاد النداء الثالث علی الزوراء قال ابو عبد اللہ الزوراء موضع بالسوق بالمدينة.

ترجمہ: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بھی جمعہ کے دن پہلی اذان اس وقت ہوا کرتی جب امام (خطبہ کے

لئے) منبر پر بیٹھا کرتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب لوگ بہت ہو گئے (مدینہ کی آبادی بڑھ گئی) انہوں نے زوراء پر تیسری اذان پڑھائی۔ امام بخاری نے کہا زوراء مدینہ کے بازار میں ایک مقام کا نام ہے۔
(بخاری کتاب الجمعہ، نسائی، ابوداؤد)

وحید الزمان وہابی کی گواہی:

تیسری اذان اس کو اس لئے کہا کہ تکبیر بھی اذان ہے۔ حضرت عثمان کے بعد سے پھر یہی طریقہ جاری ہو گیا کہ جمعہ میں ایک اذان پہلی ہوتی ہے۔ پھر امام منبر پر جاتا ہے تو دوسری اذان دیتے ہیں، پھر نماز شروع کرتے وقت تیسری اذان یعنی تکبیر کہتے ہیں، گو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا فعل بدعت نہیں ہو سکتا اس لئے کہ وہ خلفاء راشدین میں سے ہیں مگر انہوں نے یہ اذان ایک ضرورت سے بڑھائی کہ مدینہ کی آبادی دور دور تک پہنچ گئی تھی اور خطبہ کی اذان ان سب کے جمع ہونے کے لئے کافی نہ تھی۔ آتے آتے ہی نماز ختم ہو جاتی مگر جہاں یہ ضرورت نہ ہو وہاں بموجب سنت نبوی صرف خطبے ہی کے وقت اذان دینا چاہیے اور خوب بلند آواز سے نہ کہ جیسا جاہل لوگ خطبے کے وقت آہستہ سے اذان دیتے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں۔ ابن ابی شیبہ نے عبداللہ بن عمر سے نکالا تیسری اذان بدعت ہے یعنی ایک نئی بات ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں نہ تھی۔

اب سنت نبوی کو سوائے اہل حدیث کے اور کوئی بجا نہیں لاتے۔ جہاں

دیکھو سنت عثمانی کا رواج ہے۔ (تیسیر الباری)

قرآنی اعراب بھی بدعت حسنہ ہیں:

جاننا چاہیے کہ مصحف عثمانی میں جو کہ عاری عن النقط والا اعراب تھا۔ تقریباً چالیس سال تک پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں بعد ازاں عراق میں عوام الناس اور مکتوبہ مصارف کی کثرت ہو گئی۔ پس زمانہ عبدالملک میں مشہور حافظ حجاج بن یوسف ثقفی نے ایک کتاب لکھنے کی ضرورت محسوس کی چنانچہ اس سلسلہ میں انہوں نے ایک سوال نامہ جاری کیا جس میں علماء وقت سے درخواست کی گئی کہ وہ مشتبہ الرسم اور واحد الصورة حروف میں امتیاز پیدا کرنے کے لئے کوئی علامت وضع کر دیں۔ پس نظر انتخاب ابولاسود الدولی کے دو ممتاز شاگردوں نصر بن عاصم اللیشی اور یحییٰ بن یحمر العدوانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہما پر پڑی اور انہیں اس کام کے لئے دعوت دی۔ (تاریخ القرآن، محمد طاہر کردی، بحوالہ تفہیم التجوید، کشف النظر، علامہ جذری، ترجمہ محمد طاہر رحیمی)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کا بدعت حسنہ ایجاد کرنا:

حضرت امام مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجد نبوی میں نماز کے لئے سب سے افضل جگہ یہی ہے اس جگہ محراب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے محراب بنا دی گئی جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی بلکہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے بحیثیت امیر مدینہ ہونے کے مسجد کی تعمیر کرائی ہے اس وقت سے محراب بنی۔

(نزہۃ الناظرین بحوالہ فضائل حج، مولوی زکریا دیوبندی)

مساجد کے محراب بدعت ہیں۔ وہابیوں کی گواہی:

حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مسجدوں میں محرابیں دیکھتے تو ان کو توڑ

ڈالتے اور فرماتے یہ تو گویا یہودیوں کی قربان گاہ ہیں۔

مترجم کہتا ہے کہ محراب سے مراد وہ اونچی عمارت ہے جو امام کے لئے مسجد کے عین درمیانی حصہ میں بنائی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ مسجد میں محراب تھی نہ کوئی منبر اینٹ یا پتھر کا بنا ہوا تھا۔ خطبہ کے وقت لکڑی کا منبر رکھتے پھر اس کو اٹھا ڈالتے۔ اب بھی سنت یہی ہے کہ مسجدوں میں محراب اور منبر نہ بنائیں۔ مگر کون سنتا ہے لوگ رسم و رواج کے پابند ہو گئے۔ الا ماشاء اللہ۔ (لغات الحدیث، وحید الزمان وہابی)

گواہی:

سوال: زید کہتا ہے کہ مسجد میں محراب مروجہ بنانا ناجائز ہے اور عمر و کہتا ہے کہ جائز ہے۔ جواب طلب امر ہے کہ قولین میں سے کونسا قول صحیح اور قابل قبول ہے۔
جواب: بے شک مساجد میں محراب مروجہ کا بنانا ناجائز اور بدعت ہے چنانچہ تفسیر فتح البیان میں محراب کے کئی معنی کئے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ معنی بھی کیے ہیں۔
ومن انما الامام من المسجد۔ یعنی محراب کہتے ہیں مسجد کی اس جگہ کو جہاں امام کھڑا ہوتا ہے۔ بعد اس معنی کے بتانے کے صاف مرقوم ہے۔

واما المحراب المعروف الان وهو طاق مجوف فی حائط

المسجد یصلی فیہ الامام فہو محدث۔

یعنی جو محراب فی زماننا مروج ہے یہ بدعت اور ممنوع ہے۔ اس کا ثبوت

کہیں نہیں ملتا۔ (فتاویٰ ستاریہ، جلد اول)

گواہی:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس مسجد میں نماز نہیں پڑھتے تھے جس

میں کنگورے ہوتے مسجد میں اونچے اونچے مینار اور کنگورے بنانا بدعت ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد مبارک میں نہ تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو اتباع سنت میں نہایت تشدد تھا آپ ایسی مسجد میں نماز تک نہ پڑھتے۔ اسی طرح مسجد میں محراب بنانا یا چونہ گچی پتھر کا منبر اور کنگوروں اور گنبدوں وغیرہ کے سادے طور پر بنائی جائے جیسے مہرویوں کے عبادت خانے و مسجدیں ہوتی ہیں اور خطبہ پڑھتے وقت لکڑی کا منبر رکھ لیا جائے پھر اٹھا دیا جائے۔ (لغات الحدیث، وحید الزمان وہابی)

نوٹ:- ان حوالہ جات کی روشنی میں پتہ چلا کہ محراب مینار بنانا بدعت ہے اور کسی مسلک یعنی اہلسنت و جماعت اور دیوبندی۔ وہابی کوئی مسلک ایسا نہیں کہ اپنی مساجد کے محراب اور مینار نہ بناتا ہو تو سوال منکروں سے یہ ہے کہ آپ محراب و منبر و مینار بدعت ضلالہ سمجھ کر بناتے ہیں یا بدعت حسنہ۔ اگر بدعت ضلالہ سمجھ کر بناتے ہیں تو تمام منکر گمراہ ہیں اور اگر بدعت حسنہ سمجھ کر جیسے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قرآن جمع فرمایا اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح باجماعت پڑھوائی اور حضرت عمر بن عبدالعزیز نے۔ مسجد نبوی کا محراب بنایا تو مسلک حق اہلسنت و جماعت حق پر ہے۔ اس فیصلے کے بغیر چارہ بھی نہیں ہے۔ بدعت کی قسمیں، دیوبندیوں اور وہابیوں کے گھر کی گواہی:

نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی:

غیر مقلدین کے نام و در عالم دین نواب صدیق حسن بھوپالی وہابی نے واضح طور پر لکھا ہے کہ ہر نئے کام کو بدعت کہہ کر مطعون نہیں کیا جائے گا بلکہ بدعت صرف اس کام کو کہا جائے گا جس سے کوئی سنت متروک (یعنی سنت چھوٹ

جائے) اور جو نیا کام کسی امر شریعت سے متناقض نہ ہو وہ بدعت نہیں بلکہ مباح اور جائز ہے۔ امام الوہابیہ وحید الزماں وہابی اپنی کتاب میں بدعت کے حوالہ سے علامہ بھوپالی کا یہ قول نقل کرتے ہیں۔

البدعة الضلالة المحرمة هي التي ترفع السنة مثلها والتي

لا ترفع شيئا منها فليست هي من البدعة بل هي مباح الاصل.

ترجمہ: بدعت وہ ہے جس سے اس کے بدلہ میں کوئی سنت متروک ہو جائے اور جس بدعت سے کسی سنت کا ترک نہ ہو وہ بدعت نہیں ہے بلکہ وہ اپنی اصل میں مباح ہے۔ (ہدیۃ المہدی، وحید الزماں)

وحید الزماں وہابی:

مشہور غیر مقلد مولوی وحید الزماں بدعت کی اقسام بیان کرتے ہوئے

لکھتے ہیں۔

امام البدعة اللغوية فهي تنقسم الى مباحة. مكروهة، حسنة، سيئه، قال الشيخ ولي الله من اصحابنا من البدعة بدعة حسنة كالآخذ بالنواجذ لما حث عليه النبي صلى الله عليه وآله وسلم من غير عزم كالترابيح ومنها مباحة. كعادات الناس في الأكل والشرب واللباس وهي هيئة قلت ندخل في البدعات المباحة استعمال الورد والرياحس والازهار للعروس ومن الناس من منع عنها لاجل التشبه او جرى الامر المرسوم بين الكفار في جماعة المسلمين من غير تكبير فلا يضر التشبه ككثير من الاقيبه والالبسة التي. جاءت من قبل الكفار ثم شاعت بين المسلمين وقد لبس التي صلى الله عليه وآله

وسلم جبة رومية ضيقة الكمين وقسم الاقبية التي جاءت من بلاد الكفار على اصحابه ومنها ما هي ترك المسنون وتحريف المشروع وهي الضلالة وقال السيد البدعة الضلالة المجرمة هي التي ترفع السنة مثلها والتي لا ترفع شيئا منها فليست هي من البدعة بل هي مباح الاضل.

ترجمہ: باعتبار لغت کے بدعت کی حسب ذیل اقسام ہیں۔

(۱) بدعت مباحہ (۲) بدعت مکروہہ (۳) بدعت حسنہ (۴) بدعت سیئہ

ہمارے اصحاب میں سے شیخ ولی اللہ نے کہا کہ بدعات میں سے بدعت حسنہ کو دانتوں سے پکڑ لینا چاہیے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو واجب کیے بغیر اس پر برا بیگنہ کیا ہے جیسے تراویح، بدعات میں سے ایک بدعت مباحہ ہے جیسے لوگوں کے کھانے پینے اور پہننے کے معمولات ہیں اور یہ آسان ہے۔ میں کہتا ہوں کہ دولہا دلہن کے لئے کلیوں اور پھولوں کا استعمال (جیسے ہار اور سہرہ) بھی بدعات مباحہ میں داخل ہے بعض لوگوں نے ہندوؤں سے مشابہت کے سبب اس سے منع کیا ہے ہم کہتے ہیں کہ جب کوئی شخص تشبہ کی نیت نہ کرے یا کفار کی کوئی رسم مسلمانوں میں بغیر انکار کے جاری ہو تو اس میں مشابہت سے کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ قبائ اور دوسرے لباس کفار کی طرف سے آئے اور مسلمانوں میں رائج ہو گئے اور خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تنگ آستینوں والا رومی جب پہنا ہے اور کفار کی طرف سے جو قبائیں آئیں تھیں ان کو صحابہ میں تقسیم فرمایا ہے۔

اور بدعات میں سے ایک وہ بدعت ہے جس سے کوئی سنت متروک ہو اور حکم شرعی میں تبدیلی آئے اور یہی بدعت ضلالہ (سیئہ) ہے۔ نواب صدیق حسن بھوپالی نے کہا ہے کہ بدعت وہ ہے جس سے اس کے بدلہ میں کوئی سنت متروک

ہو جائے اور جس بدعت سے کسی سنت کا ترک نہ ہو وہ بدعت نہیں ہے بلکہ وہ اپنی اصل میں مباح ہے۔ (ہدیۃ المہدی، وحید الزماں، 117)

وحید الزماں وہابی:

نعمۃ البدعة یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نماز تراویح کی ایک جماعت کر دینے کی نسبت کہا یعنی یہ بدعت اچھی ہے۔

بدعت دو قسم کی ہے:

ایک بدعت ضلالت جس کو سیئہ بھی کہتے ہیں دوسری بدعت ہدایت جس کو بدعت حسنہ بھی کہتے ہیں۔

جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے خلاف میں ہو وہی بدعت ضلالت اور سیئہ ہے اور جو بدعت اللہ اور رسول کے احکام کے موافق ہو گو اس کی کوئی مثال پہلے سے نہ ہو مثلاً سخاوت کی نئی شکلیں یا عمدہ اور بہتر کاموں کی نئی صورتیں جیسے کوئی یتیم خانہ یا بیوہ گھر یا بیت المساکین یا بیت المعذورین یا کتب خانہ یا قرض حسنہ کا بینک یا مدرسہ صنعت و حرفت و تجارت و زراعت و علوم دینیہ یا مدرسہ تعلیم طب و علاج ادویہ قائم کرے وہ بدعت حسنہ ہے اور اس پر ثواب کی امید ہے بدلیل دوسری حدیث کے من سن سنة حسنة کان له اجرها واحرم من عمل بها ومن سن سنة سيئة کان عليه وزرها ووزر من عمل لها۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جو تراویح کو بدعت فرمایا وہ اسی معنی میں ہے یعنی بدعت حسنہ ہے کیونکہ افعال خیر میں داخل ہے اور اللہ اور رسول کے احکام کے مواخذ ہے اور بدعت اس کو اس لئے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تراویح اس انتظام کے ساتھ نہیں پڑھی تھی جو انتظام حضرت عمر رضی اللہ عنہ

نے کیا تھا بلکہ کئی راتیں پڑھ کر اس کو چھوڑ دیا تھا۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی ایسا ہی رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانے میں سب لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کیا اور روزانہ تراویح پڑھنے کے لئے رغبت دلائی اس لئے اس کو بدعت کہا فی الحقیقت وہ سنت ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدين من بعدی اور فرمایا اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر و کل بدعة ضلالة اس سے یہی مراد ہے کہ جو بدعت سیئہ ہو اور مخالفت اصول شرع ہو وہ گمراہی۔ تمام ہوا کلام ابن اثیر کا۔ (لغات الحدیث کتاب، ب، ص 30، وحید الزمان)

مولوی عبدالرحمن مبارکپوری وہابی:

مولوی عبدالرحمن مبارکپوری وہابی بدعت لغوی اور بدعت شرعی کی تقسیم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بقوله كل بدعة ضلالة. والمراد بالبدعة ما احدث ما لا اصل له في الشريعة يدل عليه واما ما كان له اصل من الشرع يدل عليه فليس بدعة شرعاً وان كان لغة فقوله صلى الله اليه وآله وسلم كل بدعة ضلالة من جوامع الكلم لا يخرج عنه شئ وهو اصل عظيم من اصول الدين واما وقع في كلام السلف من استحسان بعض البدع فانما ذلك في البدع اللغوية لا الشرعية فمن ذلك قول عمر رضی اللہ عنہ فی التراویح (نعمۃ البدعة هذه) واولی عنہ انہ قال ان كانت هذه بدعة فنعمت البدعة ومن ذلك اذان الجمعة الاول زاده عثمان رضی اللہ عنہ لِحاجة الناس اليه واقره على واستمر عمل المسلمين

علیہ و روی عن ابن عمر انه قال هو بدعة ولعله اراد ما اراد ابوہ فی التراویح.

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول: کل بدعة ضلالة (ہر بدعت گمراہی ہے) میں بدعت سے مراد ایسی نئی چیز ہے جس کی شریعت میں کوئی اصل موجود نہ ہو جو اس پر دلالت کرے اور وہ چیز جس کی اصل شریعت میں موجود ہو جو اس پر دلالت کرے اسے شرعاً بدعت نہیں کہا جاسکتا ہے اگرچہ وہ لغتاً بدعت ہوگی کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول کل بدعة ضلالة جوامع الکلم میں سے ہیں اس سے کوئی چیز خارج نہیں ہے یہ دین کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور اسلاف کلام میں جو بعض بدعات مستحسنہ قرار دیا گیا ہے تو یہ بدعت لغویہ ہے شریعہ نہیں ہے اور اسی میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز تراویح کے بارے میں نعمت البدعة ہذہ ہے اور آپ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت کیا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان كانت هذه بدعة فنعمت البدعة (اگر یہ بدعت ہے تو یہ رجعی بدعت ہے) اور جمعہ کی پہلی اذان بھی اسی میں سے ہے جسے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ضرورت کے پیش نظر شروع کیا تھا اور اسے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قائم رکھا اور اسی پر مسلمان نے مداومت اختیار کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ بدعت ہے شاید ان کا ارادہ بھی اس سے وہی تھا جو ان کے والد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا نماز تراویح میں تھا کہ باجماعت نماز تراویح نعمت البدعة ہے۔

(جامع الترمذی مع شرح تحفة الاحوذی)

بدعت حسنہ سنت ہے، مولوی عبداللہ روپڑی وہابی:

سوال: جمعہ کی نماز کے لئے دو اذانیں کہی جاتی ہیں پہلی اذان کا شرعی کیا حکم ہے؟

جواب: حدیث میں صحابہ کی بابت آیا ہے ماراہ المسلمون حسناً فہو عند اللہ حسن و ماراہ المسلمون قبیحاً فہو عند اللہ قبیح۔

یعنی جس شے کو مسلمان حسن دیکھیں وہ اللہ کے نزدیک حسن ہے جس کو بری دیکھیں وہ بری ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نے جس کام کو اچھا سمجھا وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے اور پہلی اذان حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی جاری کی ہوئی ہے اور ان کی حیات میں اور بعد میں اس پر عمل در آمد رہا۔

فتح الباری جلد 4 صفحہ 493 میں ہے کہ ظاہر یہی ہے کہ یہ آذان سب شہروں میں جاری ہو گئی صرف فاکہانی نے اتنا ذکر کیا ہے کہ مکہ میں حجاج نے جاری کی ہے اور بصرہ میں زیاد نے پھر صاحب فتح الباری لکھتے ہیں مجھے خبر نہیں ہے کہ اذنی اہل مغرب اس وقت ایک ہی اذان دیتے ہیں اور حضرت عبداللہ بن عمر سے صاحب فتح الباری نے بدعت ہونا نقل کیا ہے پھر کہا ہے عبداللہ بن عمر کے قول میں دو احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ بدعت کہنے سے ان کا مقصد انکار ہو یعنی یہ اذان درست نہیں۔ دوسرا یہ کہ انکار مقصود نہ ہو بلکہ یہ مقصود ہو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہ تھی۔ جیسے مروجہ طریق تراویح کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بدعت کہا ہے حالانکہ شرعاً وہ سنت ہے خلاصہ یہ کہ ماراہ المسلمون حسناً حدیث کے تحت عثمانی اذان درست ہے کیونکہ اسی وقت قریباً سب شہروں میں جاری ہو گئی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ اگرچہ مدینہ میں اس کی ابتدا بہتات کے وقت ہوئی ہے مگر

سب شہروں میں پھیلنا اس کا دلالت کرتا ہے آخر لوگوں کی کمی بیشی ضروری نہیں سمجھی گئی پس ثابت ہوا کہ اب بھی یہ اذان درست ہے خواہ کم ہوں یا زیادہ ہاں ضروری نہیں اگر کوئی نہ دینی چاہے تو نہ دے مگر دینے والے پر بھی کوئی اعتراض نہیں اور بعض لوگ جو کہتے ہیں بلند جگہ بازار میں دینی چاہیے کیونکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ایسی جگہ دی تھی۔ تو یہ ٹھیک نہیں اذان سے مقصود اعلام ہے یعنی لوگوں کو بذریعہ توحید اعلان ہے اس میں بازار یا کسی جگہ کی خصوصیت کو کوئی دخل نہیں مدینہ شریف بازار مسجد کے ساتھ تھا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے موزوں جگہ پر دلوا دی اس طرح ہر شہر کی جامع مسجد میں موزوں جگہ دیکھ لینی چاہیے۔ (فتاویٰ اہلحدیث جلد اول، مولوی عبداللہ روپڑی، صفحہ 442، 443)

ہر محدث کام بدعت نہیں ہوتا۔ مولوی عبداللہ روپڑی وہابی:

سوال نمبر 1. خطبہ جمعہ کی نسبت امام نووی اذکار ص 78 میں لکھتے ہیں۔
ویشترط کونها بالعربیۃ کذا فی منهاج الطالبین ص 19 اور شیخ الاسلام زکریا انصاری متن المنہج ص 19 میں لکھتے ہیں۔ وشرط کونها عربیتین اور ان کے سوا اور علمائے شافعیہ فرماتے ہیں اور حنابلہ نے ایسا ہی لکھا ہے۔

اور جناب شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی مصفی ص 538 میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا رواج عربی میں ہمیشہ سے ہے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ عربی بودن نیز بچتہ عمل مستمر مسلمین در مشارق و مغارب باوجود آنکہ در بسیارے از قائم مخاطبان عجمی بودند۔

اب سوال یہ ہے کہ ان عبارات سے غیر لسان عرب میں خطبہ جمعہ

پڑھنا ایک فعل محدث ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

نمبر 2. بہترے امور محدث کہے جاتے ہیں وہ اسی وجہ سے کہ وہ ازمنہ مشہود لہا بالخیر سے متواتر نہیں پس خطبہ جمعہ غیر لسان عرب میں جواز منہ مشہود لہا بالخیر سے متواتر نہیں اس کو کیوں محدث نہیں کہا سکتا۔

نمبر 3. یہ اردو خطبہ کس وقت سے جاری ہوا اور کون اس کا موجد ہے۔

نمبر 4. یہ عربی خطبہ جو ہمیشہ سے جاری ہے جس کو عوام نہیں سمجھتے ہیں شرعاً ادا ہو سکتا ہے یا نہیں۔

نمبر 5. نماز میں علاوہ دعا ماثورہ اگر کوئی شخص اپنی زبان اردو یا فارسی میں کوئی دعا پڑھے تو یہ جائز ہے یا نہیں دونوں شقوں کا جواب مدلل مطلوب ہے۔

جواب نمبر 1. ہر محدث کام بدعت نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے کچھ شرائط ہیں۔

ایک یہ کہ وہ دین میں داخل ہو۔ اگر دین میں داخل نہ ہو تو وہ بدعت نہیں جیسے علم

معانی، بیان، عرض وغیرہ۔ دوسری شرط یہ ہے کہ شریعت میں اس کا ثبوت نہ ہو اگر

شریعت میں اس کا ثبوت ہو تو وہ بھی بدعت نہیں جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے

تراویح کی بابت فرمایا۔ نعمت البدعة ہذہ یعنی یہ اچھی بدعت ہے کیونکہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین روز پڑھ کر فرضیت کے خوف سے ترک کر دی

تھیں۔ اسی طرح تعدد جمعہ (یعنی شہر میں کئی جگہ جمعہ پڑھنے) کی بابت صحیح مسلک

یہی ہے کہ درست ہے، اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں

اور حضرت عثمان کے زمانہ میں ایک ہی جگہ ہوتا رہا تھا۔ متعدد جگہ نہیں ہوا، اسی

طرح خطبہ جمعہ کو سمجھ لینا چاہیے۔ اگر کہا جائے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے تعدد

جمعہ کی بابت مروی ہے کہ انہوں نے تعدد جمعہ کا حکم کیا۔

چنانچہ ابن تیمیہ نے منہاج السنہ میں ذکر کیا ہے اس لئے یہ محدث نہ

رہا۔ بخلاف خطبہ کے غیر عربی ہونے کی کوئی روایت ہے تو جواباً عرض ہے کہ خطبہ جمعہ غیر عربی میں ہونے کی بابت ارشاد نبوی موجود ہے مسلم وغیرہ میں حدیث خطبہ جمعہ میں ہے۔

يقراء القرآن ويذكر الناس.

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں کو وعظ کرتے اور ظاہر ہے کہ افہام (سمجھانا) نہ ہو تو وعظ ہی نہیں۔ اس کے علاوہ مسلم اور ابن ماجہ میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ فرماتے تو آنکھیں سرخ ہو جاتیں۔ غصہ سخت ہو جاتا اور آواز بلند ہو جاتی۔ گویا کہ آپ فوج دشمن سے ڈرانے والے ہیں جو کہتا ہے صبح کو لوٹا تمہیں شام کو لوٹا تمہیں۔

(فتاویٰ اہلحدیث جلد دوم ص 35، مولوی عبداللہ روپڑی)

بدعت کی قسمیں، قاضی شوکانی وہابی:

یمن کے معروف غیر مقلد عالم شیخ شوکانی حدیث عمر نعمت البدعة ہذہ کے ذیل میں فتح الباری کے حوالے سے اقسام بدعت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

البدعة اصلها ما احدث على غير مثال سابق و تطلق في الشرع على مقابلة السنة فتكون مذمومة. والتحقيق انما ان كانت مما يندرج تحت مستحسن في الشرع فهي حسنة وان كانت مما يندرج تحت مستفيع في الشرع فهي مشقبة والا فهي من قم المباح وقد تنقسم الى الاحكام الخمسة.

ترجمہ: لغت میں بدعت اس کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور اصطلاح شرع میں سنت کے مقابلہ میں بدعت کا اطلاق ہوتا ہے اس لئے یہ

مذموم ہے اور تحقیق یہ ہے کہ بدعت اگر کسی ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں مستحسن ہے تو یہ بدعت حسنہ ہے اور اگر ایسے اصول کے تحت داخل ہے جو شریعت میں قبیح ہے تو یہ بدعت سیئہ ہے ورنہ بدعت مباحہ ہے اور بلاشبہ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ (قبل الاوطار شرح مفتی الاخبار، ج 3، ص 73)

مولوی نواب قطب الدین دہلوی دیوبندی:

بدعت کی قسمیں

وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وسرا الامور محدثاتها و كل بدعة ضلالة.

ترجمہ: اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا بعد ازاں جاننا چاہیے کہ بے شک سب سے بہتر بات اللہ کی کتاب ہے سب سے بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا راستہ ہے اور سب سے بدترین چیز وہ ہے جس کو (دین میں) نیا نکالا گیا ہو اور ہر بدعت اپنی طرف سے دین میں پیدا کی ہوئی نئی بات گمراہی ہے۔ (مسلم، مشکوٰۃ)

تشریح:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے ہوں گے چنانچہ سب سے پہلے آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف کی ہوگی پھر اما بعد یعنی بعد ازاں کہہ کر یہ حدیث اس طرح ارشاد فرمائی۔

بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کا وجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ مبارک میں نہ رہا ہو بلکہ آپ کے بعد مختلف زمانوں میں پیدا ہوتی

رہی ہیں۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں۔ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ یعنی اگر ایسی چیزیں نکالی گئی ہیں جو اسلامی اصول و قواعد کے مطابق ہوں اور قرآن و حدیث کے خلاف نہ ہوں تو ان کو بدعت حسنہ کہتے ہیں اور جو چیزیں منشاء شریعت کے برعکس اور قرآن و حدیث کے برخلاف ہوں ان کو بدعت سیئہ کہتے ہیں اور یہی بدعت گمراہی و ضلالت اور خداوند کے رسول کی ناراضگی کا باعث ہے چنانچہ حدیث میں کل بدعتہ ضلالتہ سے مراد یہی بدعت سیئہ ہے۔

ایسی بدعت سے اجتناب ضروری ہے جاننا چاہیے کہ بعض بدعت ایسی ہیں جو واجب بھی ہیں مثلاً علم نحو کی تعلیم کہ اس کے بغیر کلام اللہ سمجھنا ناممکن ہے اس لئے برخلاف بعض بدعات حرام ہیں مثلاً قدریہ جبریہ کے مذاہب اور ان کے افکار و نظریات جو قرآن و سنت کے بالکل برخلاف ہیں بلکہ ان کے مذاہب کا رد کرنا بدعت واجبہ ہے۔

بعض بدعات مستحب ہیں جیسے خانقاہیں قائم کرنا وہاں معرفت الہی اللہ کے لئے لوگوں کے قلوب کو راہ حق پر لگانا یا مدرسے قائم کرنا جہاں مسلمان بچوں کو دینی تعلیم تربیت دینا یا اسی طرح ایسے تمام کار خیر اور اچھی چیزیں جن کی فی الوقت ضرورت مسلم ہو اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں موجود نہ رہی ہوں۔ کچھ بدعت مکروہ بھی ہیں مثلاً کلام اللہ اور مساجد پر نقش و نگار بنانا اور ان کی تزئین و آرائش کے لئے غیر مسنون طریقے اختیار کرنا بعض بدعت مباح بھی ہیں جیسے صبح کے بعد مصافحہ کرنا لیکن یہ امام شافعی کا مذہب ہے حنفیہ کے یہاں صبح کے بعد مصافحہ کرنا مکروہ ہے۔

بدعت کے سلسلہ میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑا اچھا تجزیہ کیا ہے

وہ فرماتے ہیں جو نئی بات پیدا کی جائے یعنی بدعت اگر وہ کتاب کے مخالف صحابہ کے اقوال کے منافی اور اجماع امت کے برعکس ہو تو وہ ضلالت و گمراہی ہے اور جو چیزیں ایسی نہ ہوں ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(مظاہر حق شرح مشکوٰۃ جلد اول، ص 197، نواب قطب الدین دیوبندی)

عیدین کے بعد دعا ثابت نہیں مگر جائز ہے:

سوال: عیدین میں دعا کس وقت مانگے آیا بعد نماز یا بعد خطبہ کے۔

جواب: عیدین کی نماز کے بعد مثل دیگر نمازوں کے دعا مانگنا مستحب ہے خطبہ کے بعد دعا مانگنے کا استحباب کسی روایت سے ثابت نہیں اور عیدین کی نماز کے بعد دعا کرنا استحباب ان ہی حدیثوں و روایات سے معلوم ہوتا ہے جن میں عموماً نمازوں کے بعد دعا مانگنا وارد ہوا ہے اور دعا بعد الصلوٰۃ مقبول ہوتی ہے۔

حصن حصین میں وہ احادیث مذکور ہیں اور ہمارے حضرات اکابر کا یہی معمول رہا ہے بندہ کے نزدیک جو علماء عیدین کی نماز کے بعد دعا مانگنے کو بدعت یا غیر ثابت فرماتے ہیں وہ صحیح نہیں ہیں کیونکہ عموماً نمازوں کے بعد دعا کا استحباب ثابت ہے پھر عیدین کی نمازوں کا استثناء کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے اور وہ احادیث معروف و مشہور مشکوٰۃ شریف و حصن و حصین میں مذکور ہیں ان کی نقل ضرورت نہیں ہے۔ (فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد 5، ص 225)

سوالا کھ مرتبہ آیتہ کریمہ پڑھنا ثابت نہیں مگر جائز ہے:

آج کل یہ عام رواج ہوتا جا رہا ہے کہ کسی گاؤں یا محلے کے لوگ کسی مشکل کے وقت جمع ہو کر آیتہ کریمہ لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظلمین ۵ کو سوالا کھ دفعہ اس خیال سے ورد کرتے ہیں کہ جس طرح اللہ تعالیٰ

نے حضرت یونس علیہ السلام کو اس آیت کے ورد سے مشکل سے نجات دی تھی۔ اسی طرح ہماری مشکل بھی دور ہو جائے گی اس ورد کی شرعی حیثیت کیا ہے نیز مشکل کے وقت اسلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے کا کیا طریقہ سکھایا ہے۔

الجواب: سوال کا مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنا کوئی شرعی حکم نہیں ہے کہ مصیبت کے وقت ایسا کرنا ضروری بلکہ دعا کرنے کا طریقہ ہے جیسے دوسرے طریقوں سے دعا کرنا جائز اور مشروع ہے ایسے ہی آیت کریمہ پڑھ کر دعا کرنا بھی مشروع ہے البتہ بزرگوں کا تجربہ ہے آیت ہذا کا ورد مذکور کر کے دعا کی جائے تو قبولیت کی بہت امید ہے اور دافع بلا کا ظن غالب ہے بس اس ورد کی شرعی حیثیت یہی ہے۔

(خیر الفتاویٰ، جلد 5، ص 342، خیر محمد جالندھری، دیوبندی)

سرکار کے زمانہ کے بعد کے افعال:

قرآن کا جمع کرنا اور سورتوں کی ترتیب دینا اور بہیت مخصوصہ نماز تراویح کا ہونا اور نماز جمعہ کے واسطے اذان ثالث کا جاری کرنا اور قرآن مجید پر اعراب لگانا اور دلائل نقلیہ کے ساتھ بدعتیوں سے مناظرہ کرنا اور کتب حدیث کا تصنیف کرنا اور قواعد نحو کو بیان کرنا اور حدیث کے راویوں کی جانچ پڑتال کرنا اور بقدر ضرورت احکام فقیہ کے استنباط میں مشغول ہونا یہ سب ملحق بالذکر کے قبیل سے ہے۔ (فتاویٰ نذیریہ جلد اول، ص 728)

بدعت کی تعریف، مولوی مودودی کے قلم سے:

ایشیا لاہور، جلد 27، شمارہ 18 / 17 جمادی الاول 1400 ہجری۔

4 مئی 1980ء کسی فعل بدعت مذمومہ قرار دینے کے لئے صرف یہی بات کافی نہیں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہ ہوا تھا۔ لغت کے اعتبار

سے ضرور ہر نیا کام بدعت ہے مگر شریعت کی اصطلاح میں جس بدعت کو ضلالت قرار دیا گیا ہے اس سے مراد وہ نیا کام ہے جس کے لئے شرع میں کوئی دلیل نہ ہو جو شریعت کے کسی قاعدے یا حکم سے متصادم ہو جس سے کوئی ایسا فائدہ حاصل کرنا یا کوئی ایسی مضرت رفع کرنا متصور نہ ہو۔

جس کا شریعت میں اعتبار کیا گیا ہے۔ جس کا نکالنے والا اسے خود اپنے اوپر یا دوسروں پر اس ادعا کے ساتھ لازم کر لے کہ اس کا التزام نہ کرنا گناہ اور کرنا فرض ہے یہ صورت اگر نہ ہو تو مجرد اس دلیل کی بنا پر کہ فلاں کام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہیں ہوا اسے بدعت یعنی ضلالت نہیں کہا جا سکتا۔ بخاری نے کتاب الجمعة میں چار حدیثیں نقل کی ہیں۔ جن میں بتایا گیا ہے کہ عہد رسالت اور عہد شیخین میں جمعہ کی صرف ایک آذان ہوتی تھی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور میں ایک آذان کا اور اضافہ کر دیا لیکن اسے بدعت ضلالت کسی نے بھی قرار نہیں دیا۔ بلکہ تمام امت نے اس نئی بات کو قبول کر لیا بخلاف اس کے انہیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں قصر کرنے کی بجائے پوری نماز پڑھی تو اس پر اعتراض کیا گیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما صلوٰۃ ضحیٰ کے لئے وہ خود بدعت اور احداث کا لفظ استعمال کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ احسن ما احدثوا سیران بہترین نئے کاموں میں سے ہے جو لوگوں نے نکال لئے ہیں۔ بدعت و نعمت البدعة وہ بدعت ہے اور اچھی بدعت ہے ما احدث الناس شیئا احب الی منها۔ لوگوں نے کوئی ایسا نیا کام نہیں کیا ہے جو مجھے اس سے زیادہ پسند ہو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تراویح کے بارے میں وہ طریقہ جاری کیا جو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے عہد میں نہ تھا۔ وہ خود اسے نیا کام کہتے ہیں۔

اور پھر فرماتے ہیں نعمۃ البدعۃ ہذاہ۔ یہ اچھا نیا کام ہے اس سے معلوم ہوا کہ مجرد نیا کام ہونے سے کوئی فعل بدعت مزمومہ نہیں بن جاتا بلکہ اسے بدعت مزمومہ بنانے کے لئے کچھ شرائط ہیں امام نووی شرح مسلم کتاب الحجہ میں کل بدعۃ ضلالتہ کی تشریح کرتے ہیں لکھتے ہیں علماء نے کہا ہے کہ بدعت یعنی باعتبار لغت نئے کام کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) بدعت واجب ہے (۲) بدعت مندوب یعنی پسندیدہ ہے جسے کرنا شریعت میں مطلوب ہے (۳) بدعت حرام ہے (۴) مکروہ ہے اور (۵) مباح ہے اور ہمارے اس قول کی تائید حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس ارشاد سے ہوتی ہے جو انہوں نے نماز تراویح کے بارے میں فرمایا۔

علامہ عینی عمدۃ القاری کتاب الجمعہ میں سعید بن حمید کی یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ جب مدینہ کی آبادی بڑھ گئی اور دور دور مکان بن گئے تو حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تیسری اذان کا یعنی اس اذان کا جواب جمعہ کے روز سب سے پہلے دی جاتی ہے حکم دیا اور اس پر کسی نے اعتراض نہ کیا مگر منیٰ میں پوری نماز پڑھنے پر اعتراض کیا گیا۔ علامہ ابن حجر فتح الباری کتاب التراویح میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قول نعمت البدعۃ ہذاہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں بدعت ہر اس نئے کام کو کہتے ہیں جو کسی مثال سابق کے بغیر کیا گیا ہو مگر شریعت میں یہ لفظ سنت کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے اور اسی بنا پر بدعت کو مذموم کہا جاتا ہے اور تحقیق یہ ہے جو نیا کام شرعاً مستحسن کی تعریف میں آتا ہو وہ اچھا ہے اور جو شرعاً برے کام کی تعریف میں آتا ہو وہ برا ہے ورنہ پھر مباح کی قسم میں ہے۔ (بحوالہ غیر مقلدین کو دعوت انصاف)

در باروں پر حاضری کے منکر صدر ضیاء الحق کی قبر پر:

ضیاء الحق کی برسی میں شرکت کیلئے ملتان سے 25 بسوں کا قافلہ جائے گا: ملتان، مقالہ نگار: جنرل ضیاء الحق مرحوم کی برسی میں شرکت کے لئے ملتان سے 25 بسوں پر مشتمل ایک قافلہ اسلام آباد جائے گا جو برسی کی تقریبات میں شرکت کرے گا اور ملتان کے شہریوں کی جانب سے چادر چڑھائے گا۔ اس بات کا فیصلہ آج یہاں ایک اجلاس میں کیا گیا جس میں جماعت اسلامی ملتان کے قائم مقام امیر ملک وزیر غازی۔ پاکستان مسلم لیگ ملتان شہر کے رہنما انتظار حسین قریشی انجمن شہریان ملتان کے صدر محمد عقیل صدیقی، جنرل ضیاء الحق شہید ویلفیئر کونسل کے چیئرمین طارق عمر چوہدری مولانا عماد الدین اور جمعیت اہلحدیث کے رہنما معظم کامران بابر کے علاوہ شیخ محمد علیم اور خورشید احمد نے شرکت کی اجلاس میں اہل پاکستان سے بھی اپیل کی گئی۔ وہ 17 اگست کو جنرل ضیاء الحق کی پہلی برسی پورے عقیدت و احترام سے منائیں۔ (روزنامہ نوائے وقت، ہفتہ 12 اگست 1989ء، بحوالہ غیر مقلدین کو دعوت انصاف)

ختم بخاری قرون ثلاثہ میں نہیں مگر جائز ہے:

سوال: کسی مصیبت کے وقت بخاری شریف کا ختم کرانا قرون ثلاثہ سے ثابت ہے یا نہیں اور بدعت ہے یا نہیں۔

جواب: قرون ثلاثہ میں بخاری تالیف نہیں ہوئی تھی مگر اس کا ختم درست ہے کہ ذکر خیر کے بعد دعا قبول ہوتی اس کی اصل شرع سے ثابت ہے بدعت نہیں۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 82)

معتبر اور مستند احباب کے فیصلے:

علامہ سید محمد امین ابن عابدین الشامی کا فیصلہ:
علامہ ابن شامی لکھتے ہیں:

قوله ای صاحب بدعما ای بحرمة والا فقد تكون واجبة
کنصب الادلة للرد علی اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم
للكتاب والسنة و مندوبة كاحداث نحورباط ومدرسة وکل احسان
لم یکن فی الصدر الاول ومکروهة کزحرمة المساجد و صباحة
کالتوسع بلذیذ الماکل والمشارب والسیاب کما فی شرح الجامع
الصغیر للمناوی عن تهذیب النووی ومثله فی الطريقة المحمدیه
للبرکلی.

ترجمہ: قولہ ای صاحب بدعة ان کے قول کہ صاحب بدعت سے مراد بدعت
محرمہ ہے اور اگر یہ مراد نہ ہو تو ہر بدعت واجبہ مراد ہے جیسے گمراہ فرقوں کے رد میں
دلائل قائم کرنا اور علم النحو کا سیکھنا جو کہ کتاب و سنت کو سمجھانے کا باعث ہے اور اسی
بدعت مندوبہ ہوتی ہے جیسے سرحدی چوکیوں۔ مدارس اور وہ اچھے کام جو پہلے
زمانہ میں نہ تھے ان کا ایجاد کرنا وغیرہ اور اسی طرح مساجد کی تزیین کرنا بدعت
مکروہ اور اسی طرح لذیذ کھانے مشروبات اور پہننے وغیرہ کی چیزوں میں وسعت
اختیار کرنا بدعت مباحہ ہے اور اسی طرح امام مناوی کی جامع الصغیر میں امام نووی
کی تہذیب میں اور امام برکلی کی الطريقة الحمدیہ میں بھی ایسے ہی درج ہے۔
(ابن عابدین شامی، ردالمحتار علی درالمختار)

امام ملا علی رحمۃ اللہ علیہ کا فیصلہ:

امام ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مرقات شرح مشکوٰۃ میں بدعت کی اقسام اور ان کی تفصیلات نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

قال شیخ عبدالدین بن عبد سلام فی آخر کتاب القواعد البدعة اما واجبة كتعلم النحوم لفهم كلام الله ورسوله وكتدوين اصول الفقه والكلام في الجرح والتعديل واما محرمة كمذهب الجبرية والقدرية والموجنة والمجمه والرد على هؤلاء من البدع الواجبه لان حفظ الشريعة من هذه البدع فرض كفاية واما مندوبة كاحداث الربط والمدارس وكل احسان لم يعه في الصدر الاول وكالتراويع بالجماعة العامة والكلام في دقائق الصوفية واما مكروه كذخرفة المساجد و تدويق المصاحف يعنى عند الشافعية واما عند الحنفية فمباح واما مباح كما لمصافحة عقيب الصبح والعصرى عند الشافعية ايضاً والا فعند الحنفية مكروه والتوسع في الذائد الماكل والمشارب والمساكن وتوسيع الاكمام.

ترجمہ: شیخ عزالدین بن عبدالسلام القواعد البدعة کہ آخر میں فرماتے ہیں بدعت واجبہ میں قرآن اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کو سمجھنے کے لئے نحو کا سیکھنا اصول فقہ کی تدوین کرنا اور ان میں جرح والتعديل کا حاصل کرنا ہے جبکہ بدعت محرمہ میں نئے مذاہب کا وجود ہے جسے جبریتہ قدریہ مرجیہ اور مجسمہ اور ان تمام کا رد بدعت واجبہ سے کیا جائے گا کیونکہ اسی بدعت سے شریعت کی حفاظت کرنا فرض کفایہ ہے جبکہ بدعت مندوبہ میں سرائے اور مدارس کا قیام اور ہر قسم کی

نیکی کا فروغ جو اسلام کی ابتدائی دور میں نہ تھی۔ جیسے باجماعت نماز تراویح اور تصوف کے پیچیدہ نکات و رموز پر گفتگو کرنا شامل ہے۔

بدعت مکروہہ میں شوائع کے ہاں مساجد اور قرآن کی تذمین و آرائش کرنا ہے جب کہ احناف کے ہاں یہ مباح ہے اور بدعت مباح میں شوائع کے ہاں فجر اور عصر کے بعد مصافحہ کرنا اور احناف کے نزدیک یہ مکروہہ ہے اسی طرح لذیذ کھانے پینے اور گھروں اور آستینوں کو وسیع کرنا بھی بدعت مباح میں شامل ہے۔ (مرقات شرح مشکوٰۃ، ملا علی قاری، جلد 1 ص 217)

بدعت کی قسمیں اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ:

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رضی اللہ عنہ اپنی کتاب اشعة اللمعات میں بدعت کی اقسام بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

بعض بدعتہا است کہ واجب است چنانچہ تعلیم و تعلم۔ صرف و نحو کہ ہاں معرفت آیات و احادیث حاصل گردد و حفظ غرائب کتاب و سنت و دیگر چیز ہائیکہ۔ حفظ دین و ملت برآں موقوف بد و بعض مستحسن و مستحب مثل بنائے رباطہا و مورسہا و بعض مکروہہ مانند نقش و نگار کردن مساجد و مصاحف بقول بعض و بعض مباح مثل فراخی در طعامہائے لذیذہ و لباسہائے فاخرہ بشرطیکہ حلال باشند و باعث طغیاں و تکبر و مفاخرت نشوند و مباحات دیگر کہ در زمان۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہوں نو چنانکہ مذاہب اہل بدع و عواید خلاف سنت و جماعت و انچہ خلفاء راشدین کردہ باشند۔

بعض بدعتیں ایسی ہیں جو کہ واجب مثلاً علم صرف و نحو کا سیکھنا اور سکھانا کہ ان کے ذریعے آیات و احادیث کے معنی کی صحیح پہچان ہوتی ہے اسی طرح

کتاب و سنت کے غرائب اور دوسری بہت سی چیزوں کو حفظ کرنا جن پر دین و ملت کی حفاظت موقوف ہے اور کچھ بدعات مستحسن اور مستحب ہیں جیسے سرائے اور دینی مدرسے تعمیر کرنا اور بعض بدعات بعض علماء کے نزدیک مکروہ ہیں جسے مساجد اور قرآن کریم کی آرائش و زیبائش کرنا بعض بدعات مباح ہیں جسے کھانے پینے کی لذیذ چیزوں اور لباس فاخرہ کی فراوانی کا حسب ضرورت استعمال لیکن شرط یہ ہے کہ حلال ہو اور سرکشی تکبر و رعونت اور فخر کا باعث نہ ہو اور دوسری ایسی مباحات جو کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں نہ تھیں جیسے کہ آنے کو چھلنی سے چھاننا وغیرہ۔

بعض بدعات حرام ہیں ان میں اہل بدعت کے نفسانی خواہشات کی اتباع میں نئے مذاہب ہیں جو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خلفاء راشدین کے طریقوں کے خلاف ہیں۔

(اشعة اللمعات شرح صلوة باب الاعتصام بالکتاب السنہ، جلد 1، ص 125)

سنت کے خلاف جو عمل ہو وہ بدعت ہے۔ (غزالی)

امام محمد بن غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب میں بدعت کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

فلیس کل ما ابدع منها بل المنہی بدعة تضاد سنة ثابتة وترفع. امر من الشرع مع بقاد علت بل الابداع قد یجب فی بعض الاحوال اذا تغيرت الاسباب ولیس فما لمائدة الرفع الطعام عن الارض لتسیر الاکل وامثال ذالک مما لا کراهة فیہ والاربع التي جمعت فی انہا مبدعة لیست متساویہ بل الاثنان حسن لما فیہ من

النظافة فان الغسل مستحب للنظافة والاثنان ثم في التنظيف. و كانوا لا يستعملونه لانه ربما كان لا يعتاد عندهم اولا بشير. او كانوا مشغولين بامور اهم من المبالغة في النظافة فقد كانوا لا يغسلون اليدياً و كانت مناديلهم اخمص اقدامهم و ذلك لا يمنع كون الغسل مستحباً و اما المنخل فالمقصود منه لطيب الطعام و ذلك مباح مانم يشته الى التمتع المفرط و اما المائدة فتسير للاكل و هو ايضاً مباح مالم ينته الى الكبر و التعاضم و اما التبع فهو اشد هذه الاربعة فانه بدعو الى تهيج الشهوات و تحريك الادواء حتى البدن فلتدرك التفرقة بين هذه البدعات.

ترجمہ: ہر بدعت ممنوع نہیں ہوتی بلکہ ممنوع صرف بدعت وہ ہوتی ہے جو سنت ثابتہ سے متضاد ہو اور اس سنت کی غلت کے ہوتے ہوئے امر شریعت کو اٹھادے مزید برآں بعض احوال میں جب اسباب متغیر ہو جائیں تو بدعت واجب ہو جاتی ہے اور بلند دسترخوان میں یہی بات تو ہے کہ کھانے کی آسانی کے لئے کھانے کو زمین سے بلند کیا جاتا ہے اور اس قسم کے کاموں میں کراہت نہیں ہوتی جن چار باتوں کو جمع کیا گیا کہ یہ بدعت ہیں تو یہ سب برابر نہیں ہیں بلکہ اثنان (ایک بوٹی جو صفائی کے کام آتی ہے) اچھی چیز ہے کیونکہ اس میں نظافت ہے کیونکہ پاکیزگی حاصل کرنے کے لئے غسل مستحب ہے اور اثنان اس نظافت کو مکمل کرتی ہے اور وہ لوگ اس لئے استعمال نہیں کرتے تھے کہ ان کی عادت نہیں تھی یا انہیں حاصل نہیں ہوتی تھی یا وہ نظامت سے زیادہ اہمیت کے کاموں میں مشغول ہوتے تھے بعض اوقات وہ ہاتھ بھی نہیں دھوتے تھے اور ان کے رومال پاؤں کے تلوے ہوتے تھے (یعنی پاؤں کے تلوں سے ہاتھ صاف کر لیتے تھے) اور یہ عمل دھونے

کے استحاب کے خلاف نہیں چھلنی سے مقصود کھانے کو صاف کرنا ہوتا ہے اور یہ جائز ہے جب تک حد سے متجاوز عیاشی کی طرف نہ لے جائے اونچے دسترخوان سے چونکہ کھانا کھانے میں آسانی ہوتی ہے لہذا یہ بھی جائز ہے جب تک تکبر اور بڑائی پیدا نہ کرے شکم سیری ان چاروں میں سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اس سے خواہشات ابھرتی ہیں اور بدن میں بیماری پیدا ہوتی ہیں تو ان چاروں بدعات میں فرق معلوم ہونا چاہیے۔ (احیاء العلوم الدین، امام غزالی بحوالہ البدعة)

منکروں کا حق نواز جھنگوی کی قبر پر پھولوں کی چادریں چڑھانا:

جھنگ میں میلے کا سماں، سپاہ صحابہ کی کامیابی پر نفل پڑھے گئے۔ سپاہ صحابہ کے قائدین نے حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔

جھنگ: نمائندہ جنگ، قومی اسمبلی کے حلقہ این اے 78 جھنگ اور پی پی 75 جھنگ 5 سے سپاہ صحابہ کے امیدوار مولانا اعظم کی زبردست کامیابی کے بعد رات گئے سپاہ صحابہ پاکستان کے مرکز میں جھنگ کی تاریخ کا عظیم استقبالی جلسہ منعقد ہوا جس میں اعلان کیا گیا کہ مولانا اعظم طارق اور سپاہ صحابہ کی خدمات کے صلہ میں سابق ایم پی اے میاں ریاض حشمت جنجوعہ شہر سے دوسرا ضمنی الیکشن لڑیں گے اور ان کی پُر زور حمایت کی جائے گی شرکاء اجتماع نے نوافل شکرانہ ادا کئے مٹھائی تقسیم کی گئی نیز چاول کی دیکیں پکا کر بانٹی گئیں۔ گذشتہ روز چھوٹے بڑے جلوس نکالے گئے شہر میں میلے کا سماں ہے۔ مولانا اعظم طارق کے حامیوں نے سائیکل کا جنازہ نکالا اور ایک زنگ آلود خستہ و شکستہ حال سائیکل کو چارپائی پر رکھ کر شہر میں گھمایا ایک اور جلوس میں جیتنے والے مولانا اعظم طارق کو دولہا بنایا گیا

جو ڈولی اپنے ساتھ لے جا رہا تھا۔ عوام نے ڈولی پر نوٹ نچھاور کئے۔ حافظ محمد اعظم طارق اور دوسرے قائدین نے اپنے شہید اول اور بانی قائد مولانا حق نواز جھنگوی کے مزار پر حاضری دی پھولوں کی چادریں چڑھائیں۔ فاتحہ پڑھی اور ان کے جاری کردہ مشن کی تکمیل کا عہد تازہ کیا۔

سارا دن لوگ سپاہ صحابہ کے مرکز پر مبارک باد دینے کے لئے آتے جاتے رہے۔

(روزنامہ جنگ، لاہور، یکم رمضان 1412 ہجری، 6 مارچ 1992ء جمعہ)

ایصال ثواب کے منکروں کا رسم قتل کرنا۔

مولوی مختار سیال کی رسم قتل، مولانا اعظم طارق نے بھی شرکت کی:

جھنگ، نمائندہ خصوصی۔ سپاہ صحابہ کے رہنما مختار سیال کی رسم قتل گذشتہ روز مقامی مسجد میں ادا کی گئی، اس میں مولانا اعظم طارق ایم این اے بھی شریک ہوئے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے مولانا مختار سیال کے قتل کی مذمت کرتے ہوئے ان کے قاتلوں کو سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی آج جھنگ پہنچ رہے ہیں اور وہ مسجد حق نواز شہید میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کریں گے۔ (روزنامہ پاکستان، لاہور جمعہ المبارک، 17 ذوالحجہ 1412 ہجری، 19 جون 1992)

جشن عید میلاد النبی کے جلوس کے منکروں کا جلوس نکالنا:

میلیسی، نامہ نگار، سپاہ صحابہ تحصیل میلیسی کے زیر اہتمام یکم محرم کو شہادت خلیفہ دوم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں جلوس نکالا جائے گا۔ یہ جلوس 8 بجے کمیٹی باغ سے شروع ہو کر قائد اعظم روڈ چوک صدیق اکبر رضی اللہ

عنہ، چوک فاروق اعظم تھانہ بازار، چوک عثمان غنی رضی اللہ عنہ فدیہ بازار سے ہوتا ہوا چوک علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں ختم ہو گا جلوس کے دوران سپاہ صحابہ کے قائدین علماء کرام خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے موضوع پر خطاب کریں گے۔

(روزنامہ پاکستان لاہور، جمعرات 30 ذوالحجہ 1412 ہجری، 2 جولائی 1992ء)

دیوبندیوں کا جلوس نکالنا:

شجاع آباد، یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے موقع پر سپاہ صحابہ کا جلوس۔
صحابہ کرام کے ایام سرکاری سطح پر منانے اور ریڈیو ٹی وی پر خصوصی پروگرام نشر کرنے کا مطالبہ۔

شجاع آباد، نامہ نگار، یوم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے موقع پر گذشتہ روز سپاہ صحابہ پاکستان کے زیر اہتمام جمعہ کی نماز کے بعد شاہی جامع مسجد سے ایک جلوس نکالا گیا جس کی قیادت مولانا عبدالغفور حقانی، مولانا زبیر صدیقی اور مولانا محمد عارف اور خواجہ شکیل الرحمن نے کی۔ شرکاء جلوس شہر کے مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے تھانہ چوک پہنچے جہاں جلسہ منعقد ہوا جس سے خطاب کرتے ہوئے مقررین نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایام سرکاری سطح پر منائے جائیں۔ ریڈیو، ٹی وی پر ان کے متعلق خصوصی پروگرام نشر کئے جائیں۔ صحابہ کرام کے خلاف چھپنے والا لٹریچر ضبط کیا جائے شرکاء جلوس نے حکومت اور صوبائی وزیر خوراک دیوان عاشق بخاری کے خلاف نعرہ بازی کی۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ہفتہ 23 جمادی الثانی، 1413 ہجری، 19 دسمبر 1992ء)

دیوبندیوں کا جلوس نکالنا، سپاہ صحابہ چیچہ وطنی کے زیر اہتمام جلوس:

چیچہ وطنی، نامہ نگار، سپاہ صحابہ چیچہ وطنی کے زیر اہتمام 22 جمادی الثانی بسلسلہ یوم سیدنا صدیق اکبرؓ ایک جلوس نکالا جائے گا۔ جس کی قیادت شی صدر حافظ حبیب اللہ اور دیگر رہنما کریں گے۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ہفتہ 12 جمادی الثانی، 1414 ہجری، 27 نومبر 1993ء)

دیوبندیوں نے جشن عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا:

ربوہ میں عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا گیا:

لاہور 11 جنوری (پ ر) تحریک طلبہ اسلام اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربوہ شہر میں قیام پاکستان کے بعد پہلی مرتبہ عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالا گیا۔ جلوس کی قیادت تحریک کے مرکزی قائدین محمد عباس نجمی شاہد محمود کاشمیری اور تحریک تحفظ ختم نبوت کے قاری یامین گوہر قاری اللہ یار ارشد میر سخی سرور، میاں مشتاق اور جمیل رانجھانے کی جلوس ربوہ کے مختلف بازاروں کا چکر لگاتا ہوا مسجد احرار ربوہ میں جا کر ختم ہوا جلوس کے شرکاء شان رسالت زندہ باد ختم نبوت زندہ باد رہبر رہنما مصطفیٰ مصطفیٰ شہدائے ختم نبوت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری زندہ باد کے نعرے لگا رہے تھے۔ جلوس کے دوران مختلف مقامات پر قائدین نے سیرۃ النبی ﷺ کے موضوع پر تقاریر کیں۔

(روزنامہ جنگ لاہور، بدھ 17 ربیع الاول 1402 ہجری، 13 جنوری

1982ء، بحوالہ غیر مقلدین کو دعوت انصاف)

جشن عید میلاد النبی ﷺ پر مٹھائی تقسیم پر اعتراض کا جواب:

علامہ حبیب الرحمن یزدانی مرحوم کے بیٹے کی ولادت پر خوشی کا اظہار:

میاں چنوں (نامہ نگار) جمیعتہ اہلحدیث پاکستان کے نائب ناظم اعلیٰ علامہ حبیب الرحمن یزدانی مرحوم کی بیوی کے ہاں بیٹے کی ولادت کی خوشی میں جامع مسجد اہلحدیث میاں چنوں میں جماعت کے سرکردہ افراد چوہدری احمد علی، حاجی محمد عیسیٰ، حاجی محمد اصغر، حاجی محمد اشرف، بلال مجید اور حافظ عبدالستار حماد کی جانب سے مٹھائی تقسیم کی گئی اور بچے کی صحت کے لئے دعا مانگی گئی۔

(روزنامہ جنگ لاہور، اتوار 15 ذیقعد 1407 ہجری، 14 جولائی 1987،

بحوالہ غیر مقلدین کو دعوت انصاف)

کسی مولوی یا مفتی کی یاد میں دن منانا، اجتماع کرنا تاریخیں مقرر کرنا قرآن و حدیث میں یا آثار صحابہ میں اس کا ثبوت ملتا ہے، وہابیوں دیوبندیوں سے سوال، عرس کے منکروں کا اپنے مولویوں کا دن منانا۔ یوم محمود 12، 13 نومبر کو منایا جائے گا۔

لاتان، 18 اکتوبر (پ ر) مرکزی مجلس استقبالیہ یوم محمود کا اجلاس آج

دفتر لوہاری گیٹ منعقد ہوا۔ مفتی محمود کی یاد میں اجتماع کی تاریخیں 12، 13 نومبر مقرر ہوئیں۔ اس عظیم اجتماع کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے صوبائی سطح پر نگران مقرر کئے گئے۔ قاری محمد ادریس کو پنجاب محمد فاروق قریشی کو سندھ، مولانا عبدالحکیم اکبری کو صوبہ سرحد اور حافظ حسین احمد کو بلوچستان کا نگران مقرر کیا گیا۔ ایک سہہ رکنی رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی جو ملک بھر میں یوم محمود کو منظم طور پر منانے کے کام کی نگرانی کرے گی۔ کمیٹی مولانا سید عبدالجید ندیم، خواجہ محمد عبدالرؤف

صدیقی اور اکرام انصاری پر مشتمل ہے۔ یہ کمیٹی 19 اکتوبر سے کراچی سکھر کونینہ کا دورہ شروع کرے گی۔ جو ایک ہفتہ جاری رہے گا۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان، پیر 20 ذوالحجہ 1401،

19 اکتوبر 1981ء، بحوالہ غیر مقلدون کو دعوت انصاف)

مولانا رشید احمد گنگوہی کی یاد میں تقریب:

ملتان 7 جنوری جامع مسجد پیر لدھے شاہ خونی برج میں 9 جنوری کو ایک بجے دوپہر عظیم روحانی پیشوا مولانا رشید احمد گنگوہی کی یاد میں ایک تقریب ہوئی۔ جس کی صدارت وحید الزماں مظہر کریں گے جبکہ عبداللہ خادم مہمان خصوصی ہوں گے۔ (امروز ملتان، جلد نمبر 33، نمبر 192، جمعرات 8 جنوری 1981ء)

مولانا قاسم نانوتوی کی یاد میں جلسہ:

ملتان 7 جنوری قادر پور راں میں مدرسہ مبارک الاسلام کی جامع مسجد میں 9 جنوری کو یوم مولانا قاسم نانوتوی منایا جائے گا جس سے مولانا محمد صادق صدیقی خطاب کریں گے۔

جشن میلاد النبی ﷺ کی تقریب:

ملتان 7 جنوری، عید گاہ مظفر آباد ملتان میں 9 جنوری کو بعد نماز جمعہ میلاد النبی ﷺ پر ایک جلسہ ہوگا جس سے تنظیم اہلسنت پاکستان ممتاز عالم دین مولانا عبدالستار تونسوی اور عبداللہ خادم خطاب کریں گے۔

(امروز ملتان جلد نمبر 33، نمبر 192، جمعرات 8 جنوری 1991ء)

مولانا عثمانی کا دن منایا جائے گا:

سیالکوٹ (نمائندہ جنگ) جامعہ فاروقیہ جامع مسجد حنفیہ گھمباراں میں

بذم اسلاف کے رہنماؤں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ 10 دسمبر کو قائد تحریک پاکستان شیخ الاسلام حضرت علامہ مولانا شبیر احمد عثمانی کا یوم منایا جائے گا۔ اس سلسلے میں ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو انتظامات کا جائزہ لے گی شرکاء اجلاس مولانا محمد انذر قاسمی، قاری محمد، مولانا عبد الماجد، قاری محمد اقبال، حافظ عبدالشکور اور قاری محمد حیات نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت مولانا عثمانی کا دن قومی سطح پر منانے کا اہتمام کرے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 7 دسمبر 1982ء بحوالہ غیر مقلدین کو دعوت انصاف)

اشرف تھانوی کا بدعت کی تقسیم کرنا:

چنانچہ دیوبندیوں کے پیشوا مولوی اشرف علی تھانوی کا فیصلہ کن بیان ملاحظہ فرمائیں۔

ای صاحب بدعة محرمة والا فقد تکون واجبه کنصب
الادلة على اهل الفرق الضالة وتعلم النحو المفهم للكتاب والنسة
ومندوبة كاحداث نحورباط ومدرسة. وکل احسان لم یکن فی
الصد الصدر الاول. ومکروهه کزخرفة المساجد. ومباحة کالتوسع
بلذیر الماکل والمشارب والتیاب الخ.

ترجمہ: یعنی بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔ بدعت محرمة، بدعت واجبه جیسے علم نحو پڑھنا وغیرہ۔ بدعت مستہ جیسے عربی مدارس بنانا، بدعت مکروہہ جیسے خوبصورت مسجدیں بنانا۔ بدعت مباحہ جیسے عمدہ کپڑے پہننا اور عمدہ طعام کھانا۔

(بوادر النوادیر تھانوی)

اب دیوبندی وہابی بھی بدعتی ہیں۔

- (۱) مدرسے بنانے والے دیوبندی وہابی بھی بدعتی ہیں۔
 - (۲) علم نحو اور قوانین پڑھنے والے دیوبندی وہابی بھی بدعتی ہیں۔
 - (۳) مسجدوں میں نقش و نگار کرانے والے دیوبندی وہابی بھی بدعتی ہیں۔
 - (۴) اچھے کپڑے پہننے والے دیوبندی وہابی بھی بدعتی ہیں۔
- قرون اولیٰ کے برعکس بعض مروجہ امور جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے زمانہ میں نہ تھے:

ہزاروں لاکھوں مسائل اور اعمال دینی اور مذہبی ہماری زندگی کے اندر ایسے ہیں جن کو اس شکل میں نہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کیا تھا لیکن تمام لوگ کرتے ہیں جیسے:

- (۱) مسجدوں کا پکا بنانا۔
- (۲) مسجدوں کو ندین کرنا۔
- (۳) آواز پہنچانے کے لئے لاؤڈ سپیکر کا استعمال کرنا۔
- (۴) مخصوص نصابوں پر کتابوں کا مرتب کرنا اور پڑھنا۔
- (۵) مخصوص مقامات پر واعظ تبلیغ اور تربیت کے لئے اجتماعات کا انعقاد کرنا
- (۶) جلسوں میں نعرہ لگانا خواہ خالی نعرہ توحید ہی کیوں نہ ہو۔
- (۷) خاص طرز کا لباس پہننا۔
- (۸) قرآن پاک پر غلاف چڑھانا۔
- (۹) قرآن پاک پر اعراب لگانا۔
- (۱۰) مختلف نمازوں کے بعد باہم مصافحہ کرنا۔
- (۱۱) صرف و نحو منطق اور فلسفہ پڑھنا اور پڑھانا۔

- (۱۲) درس نظامی قائم کرنا۔
- (۱۳) مدرسوں کا صد سالہ جشن منانا۔
- (۱۴) منبروں پر کفار و مشرکین کو بیٹھا کر غیرت دینی کی دھجیاں اڑانا۔
- (۱۵) سالانہ ختم بخاری کے نام پر اجتماعات کا اجتماع کرنا۔
- (۱۶) جماعتیں اور تنظیمیں بنانا۔
- (۱۷) میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سیرۃ النبی، ولادۃ النبی، عظمت قرآن، عظمت اولیا، صرف اللہ ہی مشکل کشا کانفرنس اور امام اعظم کانفرنس، اہلحدیث کانفرنس، جلسہ تقسیم اسناد و دستار فضیلت اور شہادت حسین کانفرنس، جشن صد سالہ دارالعلوم دیوبند، سالانہ تبلیغی اجتماع رائے ونڈ، لشکر طیبہ کا اجتماع کرنا وغیرہ۔
- (۱۸) ایک مخصوص مقام پر مقررہ تواریخ پر سالانہ عالمی اجتماعات کرنا۔
- (۱۹) حسن قرآت اور حسن نعت کے مقابلے منعقد کرانا اور اول دوم سوم آنے والوں میں یادگاری انعامات تقسیم کرنا۔
- (۲۰) یوم صدیق اکبر، یوم فاروق، یوم عثمان غنی اور یوم مولانا علی اور یوم محمود، یوم عثمانی، یوم قاسم نانوتوی اور یوم رشید گنگوہی منانا۔
- (۲۱) محافل میلاد کو شرک اور بدعت قرار دے کر خود ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کانفرنسوں کا اہتمام کرنا۔
- (۲۲) اپنے دینی اور سیاسی رہنماؤں کے لئے جلوس نکالنا۔
- (۲۳) اپنے مرے ہوئے رہنماؤں کی تصویروں پر مبنی پلے کارڈ اٹھا کر اور بینرز لہرا کر احتجاجی مظاہرے کرنا۔
- (۲۴) سیمینار اور مذاکرات کی آڑ میں اپنے اکابرین کے عرس اور ان کی

برسیاں منانا۔

(۲۵) نماز غائبانہ کے لئے اپنے اشتہار بازی سے اپنے مسلک کی تشہیر کرنا۔

(۲۶) جہاد کے لئے قربانی کی کھالیں وصول کرنا۔

(۲۷) احتجاجی بھوک ہڑتال کرنا۔

(۲۸) یوم صدیق اکبر یوم عمر فاروق یوم عثمان غنی یوم علی المرتضیٰ رضوان اللہ علیہم

اجمعین پر جلوس نکالنا۔

نوٹ:- یہ سب امور وہ ہیں جو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھے

اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی ایسا نہیں کیا تھا جبکہ ہم کرتے ہیں۔

اگر سب کچھ بدعت نہیں تو ایصال ثواب جو قرآن و حدیث سے ثابت

شدہ مسئلہ ہے جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے اور اپنی انتظامی سہولت کی خاطر وقت کا تعین

اور اس نیک عمل کو کسی طرف منسوب کرنا کس طرح بدعت ٹھہرا جبکہ سنت نبوی میں اس

مسئلہ ایصال ثواب اور نیک عمل کے لئے تعین وقت کا باقاعدہ ثبوت موجود ہے۔

اعتراض:

کھانا تقسیم ہونے سے قبل ایصال ثواب صحیح نہیں ہے کیونکہ صدقہ و

خیرات استعمال کے بعد دعا کی جائے تو صحیح ہے فقط۔

جواب:

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہنچے ثواب اس کا میت کو پہنچانا

جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ

کہے۔ ہذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم ہذہ لام سعد سب کا ثواب

مادر سعد کو پہنچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل

یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے اب اسے جو شخص ناجائز کہے وہ حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرف یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ میں اس تقریر و ہابیہ کو ذبح کر گئے لکھتے ہیں۔

اگر شخصے بڈے درخانہ پرورش کند تا گوشت اور خوب شود اور اذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ خواندہ بخوار اند خللے نیقت۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فر بہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوار ند کیسی یہاں خوارندو فاتحہ خواند کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اس کی نیت کرنے ہی حاصل ہو جاتا ہے اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا نیۃ المؤمن من خیر عملہ۔ مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ (۱) قرأت قرآن (۲) اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہنچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جب کہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے دس ثواب قرأت قرآن کے اور ایک نیت طعام کا۔

کیا انہیں میت کو نہیں پہنچا سکتے۔

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگرچہ اس وقت موجود نہیں تو کیا ثواب پہنچانا

شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا کہ جب تک وہ شئی موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری تعالیٰ میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہنچ جائے۔ خود امام الطالقة اسماعیل وہابی صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔ طریقہ اسانیدن آں دعا بجناب الہی است۔

کیا دعا کرنے کے لئے اس شئی کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 4، ص 104)

دوسرا جواب:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی والدہ فوت ہو گئیں اور وہ موجود نہ تھے پس وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری والدہ فوت ہو گئی اور میں موجود نہ تھا۔ اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو نفع پہنچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں پس انہوں نے عرض کیا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا مخرف نامی باغ ان کی طرف سے صدقہ ہے۔ مذکورہ حدیث کے حوالے گزر چکے ہیں۔

نوٹ:- مندرجہ بالا حدیث میں بھی تقسیم سے پہلے صدقے کا اشارہ ایصال ثواب کی طرف ہے اور تقسیم بعد میں ہے۔ گذشتہ فتویٰ میں بھی یہی ثابت کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

بدعت کی تعریف حدیث سے:

وعن غضیف بن حارث التمالی قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم ما حدث قوم بدعة الرفع مثلها من السنة فتمسک

بسنة خیر من احداث بدعة.

ترجمہ: اور حضرت غضیف بن حارث شمالی راوی ہیں کہ آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی قوم بدعت نہیں ایجاد کرتی مگر اس قدر سنت اٹھالی جاتی ہے۔ لہذا سنت کو پکڑنا بدعت کی ایجاد سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ، مسند احمد)

یعنی بدعت وہ ہے جس کے کرنے سے سنت ختم ہو جائے۔ اگر کسی عمل کے کرنے سے سنت پر فرق نہ پڑے تو وہ عمل بدعت بھی نہیں کہلائے گا۔

ضروری وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ جو نقل کی گئی ہے کہ جس عمل کے کرنے سے سنت نہ ختم ہو وہ عمل جائز ہے۔ جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے کہ بہت سے کام جو قرونِ ثلاثہ میں نہ تھے مگر ان کو وہابی دیوبندی مودودی نجدی وغیرہ بھی کرتے ہیں مگر کوئی بدعت کا فتویٰ نہیں دیتا۔

افسوس ہے کہ جب ایصالِ ثواب کا وقت ہو یا میلاد شریف یا عرس مبارک کا یا صلوٰۃ والسلام کا یا چراغاں کا یا میلاد کا جھنڈا اور دیگر امور حالانکہ ان کی اصل حدیث مبارکہ میں ملتی ہے تب بھی منکرین ان کو بدعت قرار دیتے ہیں۔

تو میلاد شریف عرس مبارک، ایصالِ ثواب کی کوئی شکل ہو۔ تیجہ یعنی قل شریف، دسواں، بیسواں، چالیسواں ہو یا سالانہ ختم شریف ہو ان امور سے کوئی سنت ترک ہوتی ہے کوئی نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین ثم آمین۔

الحمد لله رب العالمین:

ہم نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی اور اقوال و افعال امت سے اور اکابرین و ہابیہ دیوبندیہ کے حوالہ جات سے حقیقت ایصال ثواب کو واضح کرنے کی کوشش کی جس سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ جب کوئی مسلمان اس دار فانی سے دار بقاء کی طرف رخصت ہوتا ہے تو اس کے پسماندگان اس کے لئے اگر دعائے مغفرت کرتے ہیں تو اس کو نفع حاصل ہوتا ہے اور اگر صدقہ و خیرات اس کی طرف سے کرتے ہیں تو وہ بھی اس کے لئے باعث نفع ہوتا ہے اور اسی طرح حج، قربانی، تلاوت قرآن مجید اس کی طرف ہدیہ کرتے ہیں تو بھی وہ ان سے نفع حاصل کرتا ہے۔ اسی طرح ایصال ثواب کا کئی طرح سے جائز ہونا۔ مستحسن ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت ہونا اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت ہونا اور اسلاف کا طریقہ مبارکہ ہونا ثابت ہے اور جب یہ کام اصلاً ثابت ہے تو اگر کوئی تیسرے دن دسویں دن چالیسویں دن بھی کرے تو جائز ہے کیونکہ شرعاً کوئی پابندی نہیں۔

لہذا جن لوگوں کی قسمت میں دعا، صدقہ و خیرات، حج، قربانی، تلاوت قرآن مجید کا ثواب لکھا ہوتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس طرح عطا فرماتا ہے کہ اس کے گھر والے اس کی طرف سے اعمال صالحہ کر کے اسے ہدیہ کرتے ہیں اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ ثواب سے محروم رکھنا چاہتا ہے ان کے گھر والوں کے دلوں میں یہ بات پختہ طور پر ڈال دی جاتی ہے کہ یہ سب کام ناجائز ہیں پس جو کسی کی قسمت میں ہوتا ہے وہی ملتا ہے لہذا برادران اسلام کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ اگر کوئی دعا نہ کرے صدقہ و خیرات نہ کرے

قرآن خوانی نہ کرے۔ قل دسواں، چالیسواں وغیرہ جو قرآن کی تلاوت اور دعا مغفرت اور میت کے لئے کچھ صدقہ و خیرات کرنے کے لئے منعقد ہوتی ہیں، نہ کرے تو اس سے جھگڑا کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ کسی کو بخشوانے یا اس کے درجات کی بلندی آپ کے ذمہ نہیں اور یہی گزارش ان حضرات سے ہے کہ وہ بھی ان اعمال خسنہ کرنے والوں کو حرام کا مرتکب، بدعتی یا مشرک کہہ کر اپنی عاقبت کو مزید خراب نہ کریں اہل اسلام کا کام لوگوں کو دین کی طرف بلانا ہے بھگانا نہیں اگر موجودہ دور میں کسی کے طریقہ اور عمل میں غیر شرع کام ہو تو اس کو ناجائز قرار دینا چاہیے نہ کہ کسی اچھے کام کو رد کرنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اور وسیلہ و جلیلہ سے اس حقیر سی کاوش کو میرے اور میرے والدین اور میرے اساتذہ اور معاونین کے لئے ذریعہ نجات اور کفارہ سینات بنائے۔

آمین ثم آمین یا رب العلمین

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسول خیر خلقہ محمد

وآلہ واصحابہ اجمعین.

ابووقاص

محمد اسحاق الوری میو

تاریخ: ۲۰۰۵-۰۹-۲۷

علامہ خطیبانہ و تمام الناس کیلئے خطبہ اور ولایت سلسلہ

استاذ العلماء

حضرت علامہ

بارہ جلدوں پر مشتمل

محمد رفیق عثمانی گورنمنٹ مدرسہ

کنز الخطب

کتاب نمبر ۱۰۰

بارہ وعظ	محرم الحرام شریف سے متعلق بارہ خطبوں پر مشتمل	۱
بارہ وعظ	ولایت کا تعارف اور ماہ صفر میں وصال پانے والے چند اولیاء اللہ کے حالات پر مشتمل	۲
بارہ وعظ	میلا دسر کار دو عالم ﷺ پر مشتمل	۳
بارہ وعظ	علامات محبت اولیاء اللہ اور حضور شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات پر مشتمل	۴
بارہ وعظ	مقصد تخلیق اور نماز پر مشتمل	۵
بارہ وعظ	جمادی الاخریٰ کا تعارف اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شخصیت کے پہلوؤں پر	۶
بارہ وعظ	سراج النبی ﷺ کے علاوہ امام اعظم ابوحنیفہؒ و خواجہ جمیریؒ اور دیگر موضوعات پر مبنی	۷
بارہ وعظ	فضائل شعبان، فضائل زکوٰۃ، تحویل قبلہ اور محبت اعظم پاکستان مولانا سردار احمد اور دیگر موضوعات پر مشتمل	۸
بارہ وعظ	فضائل رمضان، فضائل قرآن، فضائل لیلۃ القدر کے علاوہ حضرت علیؑ اور سیدہ فاطمہؑ اور جنگ بدر جیسے موضوعات پر مشتمل	۹
بارہ وعظ	فضائل عید الفطر، فضائل صدق کے علاوہ حقوق والدین، روح ملک الموت، موت کی موت اور ایصال ثواب جیسے اہم موضوعات پر مشتمل	۱۰
بارہ وعظ	فضائل زینت عابدہ، فضائل مدینہ المنورہ، تعمیر کعبۃ اللہ عمرہ اور دیگر موضوعات پر مشتمل	۱۱
بارہ وعظ	فضائل ذی الحجہ، فضائل و مسائل حج، عید الاضحیٰ، شہادت حضرت عثمان غنیؓ شہادت حضرت عمرؓ اور دیگر موضوعات پر مشتمل	۱۲

تمام موضوعات پر مشتمل خطبہ اور ولایت سلسلہ

کتاب نمبر ۱۰۰
مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ، فیصل آباد

سیدنا امام حسینؑ کے خون و کشتن اور حسینؑ پر پڑے
گفتی جانے والی انگریزی کتاب

عطا ان کرا

عاشقان
سیدنا امام حسینؑ
کے لئے بے مثال تحفہ

خطیب پاکستان ابو الفوارقین اسی مصطفیٰ عتیق

خصوصیات

- مقامِ اہلبیت • شانِ اہلبیت • صحابہ اور اہلبیت
- امام حسینؑ رضی اللہ عنہ کی ولادت • امام کا بچپن • کربلا
- مدینہ کی زندگی • مکہ کی زندگی • سفرِ کربلا • کربلا کا منظر • شبِ عاشورہ • غمِ حسینؑ
- حضرت عمرؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت • حضرت ابو بکرؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت • حضرت عباسؓ رضی اللہ عنہ
- کی شہادت • شہزادہ علی اکبرؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت • عونؓ رضی اللہ عنہ کی قربانی • حضرت مسلمؓ رضی اللہ عنہ
- کی شہادت • محمد ابراہیمؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت • علی اصغرؓ رضی اللہ عنہ • امام پاکؓ رضی اللہ عنہ کی شہادت
- شہادت کے بعد کے واقعات • مدینہ پہنچنے کا بیان • قاتلانِ حسینؑ کا انجام

ہر قسم کے حوالہ جات مزین، بے شمار عربی، فارسی، اردو و پنجابی اشعار سے لامل آنسوؤں سے
پڑھی جانے والی کتاب اس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہیں ہے۔ انشاء اللہ مقرباً رہی ہے۔

کتاب کی قیمت ۱۰ روپے

علامہ سید محمد سعید احسن شاہ صاحب کی مستند و جامع تصانیف



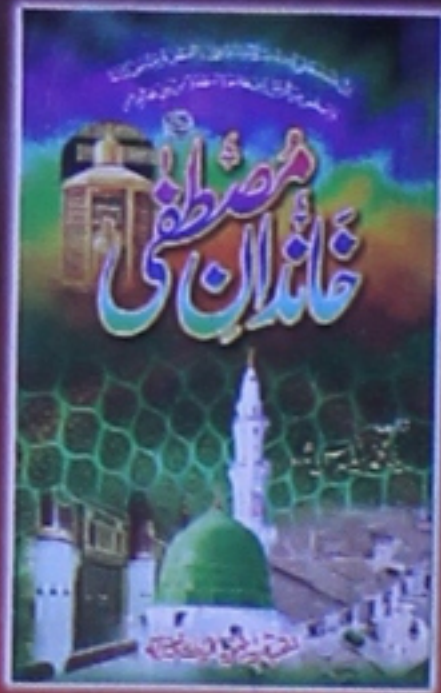
تہذیب زندگی طب نبوی

- رہبر کائنات ﷺ کے اعضاء مبارک کے حسن و جمال کا تذکرہ
 - روزمرہ کے معمولات پر بحث
 - پسندیدہ مشروبات و ماکولات کی تفصیل
 - مختلف جسمانی و روحانی امراض کا طبی علاج بھی
- کتاب ہذا میں ملاحظہ فرمائیے۔



صَلَاةُ الرَّسُولِ یعنی لِاَلْاَنْبِیاءِ کِی نَمَاز

- کیا حنفی نماز سنت مصطفیٰ ﷺ کے عین مطابق ہے؟
- بار بار رفع یدین نہ کرنے، بلند آواز سے آمین نہ کہنے اور بیس رکعت نماز تراویح کا کیا ثبوت ہے؟
- بخاری و مسلم و دیگر کتب احادیث کے ہوتے ہوئے فقہ کی کیا ضرورت ہے؟
- ان سوالوں کا تفصیلی جواب جاننے کے لئے کتاب ہذا کا مطالعہ فرمائیے!



سیرت طیبہ کے ایک نئے نگار اور حسین پہلو عزادانِ مصطفیٰ

• حضور ﷺ کے رشتہ داروں اور اعزہ و اقارب کے احوال کا بیان

• مستند روایات، مکمل حوالہ جات کے ساتھ

• غیر ضروری تفصیلات اور طوالت سے پاک

• حضور ﷺ کے دیگر متعلقین، آپ ﷺ کے رضاعی رشتہ دار، آپ ﷺ

کے ہم شکل، مدنی نقیب، خلفاء راشدین، کاتبین وحی، بارگاہِ قدس

کے مفتیان کرام، شعراء، خطباء کرام اور مؤئین ذی وقار کا بیان

• حضور ﷺ کے مقرر فرمودہ، تحصیل دار، گورنرز، قاضی، محافظ و پہرے دار

اور دیگر بہت سے متعلقین کا تذکرہ

• کچھ اصالت کے نام لکھے گئے خطوط،

• رنگین تصاویر مزین